المَوعِظَةُ الحَسَنَة

مُستند اصلاحی بیانات

۴۰۰ کے قریب آیات و احادیث پر مشتمل

۸ اصلاحی بیانات کا مجموعہ

مؤلف

ابو اریب محمد چمن زمان نجم القادری

شبیر برادرز

اردو بازار ○ لاہور

Marfat.com

الموعظۃ الحسنۃ

المعروف

مستند اصلاحی بیانات

مؤلف

ابو اریب محمد چمن زمان نجم القادری

شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر نزد مسلم ماڈل ہائی سکول ۴۰ اردو بازار لاہور

فون: 042-7246006

شبیر برادرز
اردو بازار ○ لاہور

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

مستند اصلاحی بیانات

ناشر	ملک شبیر حسین
سن اشاعت	اگست 2007ء / رجب 1428ھ
طابع	اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور
کمپوزنگ	ورڈ زمیکر
سرورق	فیضی گرافکس دربار مارکیٹ لاہور
قیمت	[redacted] روپے

شبیر برادرز
اردو بازار ○ لاہور

Marfat.com

حضرت رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ.....

جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا.....

من قال..... جس نے کہا.....

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

وَاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

اے اللہ!

تو جناب محمد صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک (کرم) وسلم پر رحمت نازل فرما اور قیامت والے دن انہیں اپنی قریبی مجلس عطا فرما۔

وجبت له الشفاعة..... اس کے لیے شفاعت واجب ہوگئی۔

﴿رواہ احمد فی مسندہ برقم(١٦٣٧٧)والطبرانی فی الکبیر(٤/ ٤٠٠)والاوسط برقم (٣٤١٣) وابن قانع فی معجم الصحابة برقم(٣٩١)وابن ابی عاصم فی السنةبرقم(٦٨٤)والبزار فی مسندہ برقم (٢٠٣٠)وابونعیم فی معرفة الصحابة برقم(٣٣٨٨)و القاضی اسماعیل بن اسحاق فی فضل الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم برقم(٥١)واللفظ له وابوبکربن الخلال فی السنة برقم(٣٢٣) والآجری فی الشریعةبرقم(١٠٩١) والذهبی فی تذکرة الحفاظ (٤/ ١٤٠٥)واورده الهیثمی فی مجمع الزوائد(٤/ ٤١٩) ثم قال رواہ البزار والطبرانی فی الاوسط والکبیر واسانیدهم حسنة اھ واللہ عزاسمہ اعلم ۱۲ ابو أریب نجم القادری﴾

Marfat.com

فہرس

مضامین

(١)	الاهداء	(٥)
(٢)	الانتساب	(٦)
(٣)	تأثرات	(٧)
(٤)	تأثرات	(٩)
(٥)	تأثرات	(١٢)
(٦)	معروضات مؤلف	(١٤)
(٧)	جذبۂ اتباع رسول ﷺ	(٢٥)
(٨)	والدین کی رضا	(٧٠)
(٩)	اخلاق حسنه	(١٠٧)
(١٠)	توبه کادروازه	(١٤٦)
(١١)	شیطان کی دشمنی	(١٧٩)
(١٢)	زبان کی آفات	(٢٠٣)
(١٣)	آخرموت ھے	(٢٢٧)
(١٤)	جھنم کی ھولناکیاں	(٢٦٤)
(١٥)	المآخذوالمراجع	(٢٩٦)

مبسملا وحامدا ومحمدا ومصليا ومسلما محمدا ﷺ

الاهداء

الحقت ذلك المختصر الى حضرة من هو مآب الفضلاء ومرجع العلماء ذو المفاخر والمناقب صاحب الرأى الثاقب قدوة الاماثل ملك الافاضل الذى هو لمن آوى اليه كالاب الرحيم اى

المحدث المحقق المفتى

محمد ابراهيم القادرى

متعنا الله تعالى بطول بقائه

شيخ الحديث والفنون بالجامعة الغوثية الرضوية بسكر۔

..... فان وقع فى حيز القبول فهو غاية المطلوب ونهاية المأمول ۔

و انا العبد الفقير رضوان القدير المدعو بابى أريب

محمد چمن زمان نجم القادرى عفى الله جل وعلا عن ذنوبه

خادم الطلباء بالجامعة الغوثية الرضوية بسكر۔

الانتساب

میں اپنی اس مختصر کتاب کو اپنے

والد گرامی رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ

''جن کا سایۂ عاطفت بچپن میں ہی سر سے اٹھ گیا تھا.....''

اور اپنی

والدہ حفظہا اللہ جل وعلا

کہ جنکی محبتوں، شفقتوں اور دعاؤں نے ہی مجھے آج کچھ لکھنے کے قابل بنایا.....

کی طرف منسوب کرتا ہوں۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد

محمد حسن زمان نجم القادری

محض عفو و ذنوبہ۔

Marfat.com

تأثرات

استاذ الاساتذہ فخر الجہابذۃ البحر النحریر المحقق

المحدث المفتی **محمد ابـــراھیـــم القـــادری** دامت افاضاتہ

شیخ الحدیث جامعہ غوثیہ رضویہ سکھر۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

"**الموعظة الحسنة**" الموسوم بہ "**مستند اصلاحی بیانات**"۔ جسکے مؤلف فاضلِ جلیل عالمِ نبیل حضرت مولانا العلامہ محمد چمن زمان القادری حفظہ اللہ تعالی مدرس جامعہ غوثیہ رضویہ سکھر ہیں فقیر نے اس کے بعض مقامات کا مطالعہ کیا اور اسے وعاظ وخطباء کے لیے مفید تر پایا۔

آج کل کے واعظین الا ماشاء اللہ وعظ وبیان کے حقیقی تقاضوں کو پورا نہیں کرتے ..... بسا اوقات وہ غیر احادیث کو احادیث کا نام دیتے ہیں۔ پھر اگر حدیث پڑھتے ہیں تو بالعموم عبارت غلط پڑھتے ہیں۔ اور بسا اوقات احادیث موضوع پڑھ کر لوگوں سے داد وصول کرتے ہیں۔ اور شاید انہیں موضوع اور غیر موضوع کی تمیز بھی نہیں ہوتی۔ نہ ہی ایسے واعظین اصلاح احوال کی کوشش کرتے ہیں بلکہ اصلاح کی کوشش پر عزت نفس کا مسئلہ بنا لیتے ہیں۔

حضرت مولانا موصوف زید مجدہٗ نے اس موضوع کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے ایسے مواعظ وبیانات کو ترتیب دینے کے سلسلے کا آغاز کیا جو طلباء وخطباء کے لیے نافع ومفید ہے۔

اس کتاب میں جہاں انہوں نے اچھے موضوعات کا انتخاب کیا وہاں ان بیانات کو قرآنی

Marfat.com

آیات، احادیث طیبہ، آثار صحابہ اور اقوال ائمہ سے مرصع ومزین کیا۔ تحریر وتالیف کے جدید تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے حاشیہ میں اصل مآخذ کے مع جلد نمبر وصفحہ نمبر حوالے درج کیے۔ اور بالعموم ایک حدیث یا اثر پر ایک سے زائد حوالہ جات منضبط کیے..... عبارات پر جا بجا اعراب لگائے تا کہ اعراب کی امکانی غلطیوں سے بچا جا سکے۔

دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ فاضل مؤلف کی اس سعی کو مقبول فرمائے اور اسے عوام وخواص کے لیے مفید بنائے۔

آمین۔ فقط

محمد ابراھیم القادری الرضوی غفرلہ

خادم جامعہ غوثیہ رضویہ سکھر۔

Marfat.com

تأثرات

فقیہ العصر استاذ الاساتذۃ المحقق العلامۃ

مفتی محمد الیاس رضوی اشرفی دامت افاضاتہ

مہتمم جامعہ نضرۃ العلوم کراچی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم الامین

وعلی آلہ وصحبہ اجمعین الی یوم الدین

حضرت مولانا محمد چمن زمان مدظلہ العالی نے اکثر کتب درسیہ کی تکمیل جامع المنقول والمعقول حضرت علامہ **غلام محمد قوفسوی** دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت میں زانوئے تلمذ طے کرتے ہوئے کی۔ مگر یہ ایک ہی نام سو پر بھاری ہے کہ آپ میدان تدریس کے شہسوار ہیں لیکن آپ سے استفادہ ہر ایک کے بس میں کہاں؟

اگر چہ یہ ممکن ہے کہ استاذ لائق وفائق ہو مگر تلمیذ میں لیاقت وصلاحیت سرایت نہ کرے لیکن یہاں یہ امکان مندفع ہے کہ حضرت مولانا محمد چمن زمان صاحب سند فراغت ملنے پر فارغ نہ رہے۔ بلکہ انہوں نے جامعہ مدینۃ العلم گوجرانوالہ، مدرسہ معظم آباد شریف نیز اپنی جائے ولادت اسلام آباد میں تدریسی فرائض بخوبی نبھائے اور اب مفتی اعظم فقیہ العصر شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی **محمد ابراھیم قادری** مدظلہ العالی بطول عمرہ کے زیر سایہ جامعہ غوثیہ رضویہ سکھر (مفتی اعظم پاکستان شیخ الحدیث قبلہ مفتی **محمد حسین قادری** علیہ رحمۃ الباری کے گلستان علمی) میں "**ترمذی شریف، مشکوۃ شریف، حسامی مختصر المعانی، مناظرۂ رشیدیہ، شرح جامی، کافیہ، شرح تہذیب**، اور **مرقات** کا

Marfat.com

خوش اسلوبی سے درس دیتے ہوئے احسن طریق پر تدریسی فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔اور یہ مولانا موصوف کی لیاقت وصلاحیت اور علمی استعداد پر واضح دلیل ہے۔

حضرت مولانا محمد چمن زمان زید مجدہٗ تدریس کے ساتھ ساتھ کچھ وقت تالیف وتصنیف کے لیے بھی نکال لیتے ہیں امید واثق ہے کہ آگے چل کے اہم علمی وتحقیقی موضوعات پر کتب ورسائل تصنیف فرما کر اہل اسلام کو نفع پہنچائیں گے۔

فی الحال آپ نے **الموعظة الحسنة** کے نام سے ایک گلدستہ سجایا ہے جسے صدہا آیات کریمہ اور احادیث مبارکہ سے مہکایا ہے اور اس میں جن چند عنوانات پر قلم اٹھایا ہے وہ بالعموم وقت کی اہم ضرورت رہے ہیں اور بالخصوص ہیں کہ آج والدین کی نافرمانی، اتباع رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دوری اور بداخلاقی کے عام ہونے نیز زبانی اور شیطانی آفات اور مکروفریب میں گرفتار ہونے کے باوجود نہ توبہ کا ہوش نہ موت کا خوف نہ جہنم کا ڈر۔

وعظ ونصیحت خواہ تقریری ہو یا تحریری، کتاب وسنت اور اقوال واحوال اکابرین امت سے مرصع ومزین ہو نہ یہ کہ نام ''**وعظ**'' کا ہو اور ''**بیان**'' محض قصہ کہانی، لطیفہ بازی، تک بندی، چاپلوسی بلکہ اختراع بندی تک پر مشتمل ہو۔اسی خرابی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حکیم الامت مفتی **احمدیار خان نعیمی** علیہ رحمۃ القوی لکھتے ہیں:

آج وعظ کا حال یہ ہے کہ لوگ جب محفل وعظ سے لوٹتے ہیں تو یوں لگتا ہے جیسے تھیٹر سے آرہے ہیں۔الاماں والحفیظ

مقتدر علمائے کرام جو اہلسنت کی شناخت ہیں ان کی خدمت عالیہ میں عرض ہے کہ جہاں انہوں نے پیشہ ور نعت خوانوں کا سدّ باب کیا جو خلاف ادب افعال وحرکات سے محفل نعت کا تقدس پامال کرتے ہیں وہاں ان خطباء وواعظین کا بھی سدّ باب کریں جو غیر علمی خطاب، نیز غیر مہذب انداز سے محفل وعظ کا تقدس پامال کرتے ہیں۔

الحمدللہ! مولانا محمد چمن زمان حفظہ اللہ تعالیٰ نے ''**الموعظة الحسنة**''

Marfat.com

کے ظرف میں چند اہم عنوانات کا جامِ حق سجا کر اسے حقیقۃً وعظ و نصیحت کے قالب میں ڈھالا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں عاجزانہ دعا ہے کہ وہ اسے قبول تام عطا فرمائے..... اس کی افادیت کو قائم رکھے.....اور اسے ذریعۂ اصلاح بنائے .....اور مصنف موصوف کو اجر عظیم مرحمت فرمائے۔

امین

والسلام

فقط

محمد الیاس رضوی اشرفی

۲۰۰۷-۶-۱۱

تأثرات

حضرت علامة استاذ الاساتذة

مولانا جـمـيـل احـمـد صاحب انڈھڑ۔

مدرس جامعہ غوثیہ رضویہ سکھر:۔

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد

اللہ رب العالمین کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ جس نے کائنات کو وجود بخشا اور جن وانس کی ہدایت کے لیے انبیاء ورسل عظام علیہم الصلاۃ والتسلیم کو مبعوث فرمایا۔ تا آنکہ حضور ختمی مرتبت حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر اختتام فرمادیا۔ آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت والا کام حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے سپرد ہوا۔ ان کے بعد تابعین، تبع تابعین، ائمہ مجتہدین ومحدثین کرام نے یہ ذمہ داری سنبھالی۔ ان حضرات کے بعد الی یومنا ھذا ہر وقت کے جید علماء راسخین اور صلحاء امت نے اپنی ذمہ داریوں میں کوئی کوتاہی روا نہ رکھی۔

خوش بخت ہے وہ بندہ جو اس مبارک سلسلہ سے وابستہ ہوا اور اللہ تعالی نے اس خوش قسمت کے ذمہ دین کی کوئی خدمت سپرد فرمائی۔ جناب رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں تمام انسانوں میں سب سے زیادہ سخی ہوں اور میرے بعد سب سے زیادہ سخی وہ ہے جو علم دین کو حاصل کر کے اس کے پھیلانے میں مشغول ہو جائے۔

علمی شغف نعمت عظمی ہے۔ کوئی بھی شخص ہو جس کو یہ نعمت مل گئی گویا اس کو اللہ تعالی کی خوشنودی اور رضا مل گئی۔ ارشاد نبوی ہے کہ

من یرد اللہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین

معنی:- جس کے متعلق اللہ خیر کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔

علم دین سے وابستگی اور دین کی کوئی سی خدمت میسر ہو جائے تو اسے غنیمت جان لیا جائے اور اس کی قدر کرنی چاہیئے۔

الحمدللہ ہمارے مہربان، مشفق دوست، فاضل نوجوان، عالم باعمل حضرت علام مولانا محمد چمن زمان صاحب قادری زدرئرفہ، جو حال میں اہل سنت کی مرکزی اور قدیمی دینی درسگاہ جامعہ غوثیہ رضویہ باغ حیات سکھر میں بڑی جا ںفشانی سے تدریسی فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ انہوں نے پیغمبری پیشہ کو اپناتے ہوئے خواص وعوام کے فائدے کے لیے اچھوتے انداز میں نصائح کا ایک مجموعہ تیار فرمایا ہے۔ جو آیات قرآنیہ اور مستند احادیث اور واقعات سلف سے مزین ہے۔

اس مجموعہ اور دیگر مجموعات نصائح میں فرق یہ ہے کہ مجموعہ ہذا مستند مدلل ہے..... ہر ایک قول کے مأخذ کو پیش کیا گیا ہے..... اور یہ کوشش کی گئی ہے کہ جس قول کو جہاں جہاں آپ نے پایا اس مستند مأخذ کا حوالہ اسی صفحہ پر حاشیہ میں دیا ہے..... تحریر دلنشین ہے..... اردو ادب کا خصوصیت سے لحاظ کیا گیا ہے..... عربی عبارات کے ترجمہ کا اہتمام کیا گیا ہے..... چاروں بیانات میں سے کسی بیان کو تشنہ نہیں چھوڑا۔

تصنیف کے میدان میں غالباً یہ آپ کی ''منظر عام پر آنے والی'' پہلی تصنیف ہے۔ اور فقیر کی نظر میں مقبولیت کے درجہ پر فائز ہے۔ امید ہے کہ آپ کی یہ مخلصانہ کاوش بارگاہ ایزدی میں مقبولیت کا مقام پائے گی اور عوام وخواص اس سے استفادہ کریں گے اور حضرت مصنف کو اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔

ہماری بھی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ فاضل علام کو مزید سرعت قلم سے نوازے اور ایسے ایسے علمی جواہر پارے منظر عام پر لانے کی مزید ہمت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

تاجدار حرم کے فضل وکرم کا محتاج

میاں جمیل احمد انڈھڑ مدرس جامعہ غوثیہ رضویہ سکھر سندھ۔

الحمدلله الذی لم یزل عالما قدیرا و الصلوٰة و السلام الاتمان الاکملان علی من ارسله شاهدا ومبشرا ونذیرا وداعیا الی الله باذنه وسراجا منیرا وعلی ابویه واله وصحبه وازواجه وحزبه وبارک وکرم وسلم تسلیما کثیرا کثیرا اما بعد فاعوذ باللّٰه من الشیطن الرجیم بسم الله الرحمٰن الرحیم

مولای صل وسلم دائما ابدا علی حبیبک خیر الخلق کلهم

رب اشرح لی صدری ویسر لی امری

حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت سیدنا ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ غضب کی حالت میں تشریف لائے .....اور آ کر فرمایا.....

میں تمہیں خدا کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ کیا تم میں سے کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ.....

اجازت تین بار لینی چاہیئے .....پس اگر اجازت دی جائے تو ٹھیک ورنہ لوٹ جانا چاہیئے .....!!!

جناب ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرمانے لگے.....

کیوں کیا بات ہے؟؟؟

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں کل حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس گیا.....اور میں نے جا کر تین بار اجازت طلب کی ..... مجھے کچھ جواب نہ ملا تو میں لوٹ گیا.....پھر

Marfat.com

جب میں نے آج جا کر بتایا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ ہم نے تمہاری آواز سنی تو تھی لیکن ہم اس وقت مصروف تھے جس کی وجہ سے جواب نہ دے سکے تو تمہیں چاہیئے تھا کہ جب تک اجازت نہ دی جاتی اجازت مانگتے رہتے.....تم واپس کیوں گئے؟؟؟

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے کہ میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو جواب دیا کہ میں نے آپ سے ایسے ہی اجازت مانگی جیسا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم سے سنا۔

جب میری یہ بات عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سنی تو فرمانے لگے کہ.....

(تم اس بات کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی طرف کر رہے ہو لہذا) تم یا تو اس بات پر.....**گواہ پیش کرو** (کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے واقعۃً یہ بات فرمائی ہے .....اور اگر تم اپنی صداقت پر گواہ نہ پیش کر سکو تو) **میں تمہیں سزا دونگا** !!!

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور میں نے جا کر اس بات کی گواہی دی کہ میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کو یہ بات فرماتے سنا ہے۔﴿۱﴾

ذی قدر قارئین!!!

سیدنا ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ کے حدیث بیان کرنے پر.....حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے گواہ کا مطالبہ اس لیے نہ کیا کہ انہیں جناب ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ جیسی شخصیت پر شک

﴿۱﴾رواہ البخاری فی الصحیح برقم(۵۷۷۶)ومسلم فی الصحیح برقم(٤٠٠٦ ،٤٠٠٧٠)وابوداودفی السنن برقم(٤٥٠٩)واحمدفی المسند برقم(۱۸۷۸٦) والحمیدی فی المسندبرقم(۷٦۸)والطحاوی فی مشکل الآثاربرقم(۱۳٦۰)واللہ تعالی اعلم۱۲ابواریب نجم القادری غفرلہ

Marfat.com

تھا کہ ہوسکتا ہے کہ یہ جھوٹ بول رہے ہوں.....اور غیر حدیث کو حدیث کہہ رہے ہوں.....!!!

ہرگز ایسا نہیں تھا..... بلکہ یہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی حدیث نبوی کے بارے میں احتیاط تھی کہ اگر کوئی شخص ان کے سامنے ایسی حدیث بیان کرتا جو انہوں نے خود رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی زبان اقدس سے نہ سنی ہوتی تو احتیاطاً اُس شخص سے یہ کہتے کہ تم اس پر کوئی گواہ پیش کرو.....اگر وہ گواہ پیش کر لیتا تب اس کی بات کو تسلیم کرتے۔

اسی طرح حضرت سیدنا علی المرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے بھی مروی ہے.....آپ فرماتے ہیں کہ جب کوئی حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم سے خود سنتا تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ جتنا چاہتا مجھے نفع دیتا.....اور اگر میرے سامنے کوئی دوسرا شخص رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم سے کوئی حدیث بیان کرتا تو میں اسے کہتا کہ..... **تو قسم کھا** .....(کہ واقعی رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے یہ بات فرمائی ہے).....**پس جب وہ قسم کھاتا تب میں اس کی تصدیق کرتا**.....!!! ﴿٢﴾

قارئین ذی قدر!!!

جس طرح صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم.....**کسی سے سنی ہوئی بات کو حدیث کہنے**.....میں احتیاط کرتے تھے.....یونہی وہ حضرات..... **اپنی کسی بات کو حدیث بولنے**.....میں بھی کمال درجہ احتیاط فرماتے تھے۔

چنانچہ حضرت سیدنا زبیر ابن العوام رضی اللہ عنہ سے جناب عبد اللہ بن زبیر نے عرض کی کہ.....فلاں فلاں تو رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم

﴿٢﴾رواہ ابو داود فی السنن برقم(١٣٠٠)والترمذی فی الجمع وحسنہ برقم (٣٧١)وابن ماجہ برقم(١٣٨٥)واحمد فی المسند برقم(٢)والبیهقی فی شعب الایمان برقم(٦٨١٣)وابویعلی فی المسند برقم(١١)والطیالسی فی المسند برقم(١)واللہ٩ جل مجدہ اعلم١٢نجم القادری غفرلہ

Marfat.com

کی بہت احادیث بیان کرتے ہیں لیکن میں نے آپ کو ان کی طرح احادیث بیان کرتے نہیں سنا؟

تو جناب سیدنا زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ نے جواباً فرمایا.....

أمّا انی لم افارقه منذ اسْلمت ولكنی سمعت منه كلمة من كذب علی متعمدا فليتبوأ مقعده من النار ﴿۳﴾

خبردار!!!

میں جب سے مسلمان ہوا رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم سے جدا نہیں ہوا لیکن میں نے آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم سے ایک بات سنی ہے کہ.....

"جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا اسے اپنا ٹھکانا آگ بنا لینا چاہیئے۔"

عبدالرحمٰن بن ابی لیلی کہتے ہیں کہ ہم نے جناب زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے بولا کہ..... ہمیں رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی کوئی حدیث پاک سنایئے.....

تو جناب زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرمانے لگے.....

كبرنا ونسينا والحديث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم شديد ﴿٤﴾

ہم بوڑھے ہو چکے ہیں اور ہم پر نسیان غالب آ چکا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم سے حدیث بیان کرنا بہت سخت کام ہے.....!!!

﴿۳﴾رواہ البخاری فی الصحیح برقم (۱۰۴) وابن ماجہ برقم (۳۶) واحمد برقم (۱۳۳۹) وابن ابی شیبہ فی المصنف (۲۰۳۶) وابونعیم فی معرفۃ الصحابۃ برقم (۲۴۸۹) واللہ تعالی اعلم ۱۲ نجم القادری غفرلہ

﴿٤﴾رواہ ابن ماجہ (ص٤) وعبد اللہ بن محمد بن ابی شیبۃ فی مصنفہ ﴿کتاب الادب (۲۱) باب فی ھیبۃ الحدیث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (۱۳۵) برقم (٤)﴾ واللہ جل مجدہ اعلم ۱۲ نجم القادری غفرلہ

Marfat.com

شعبی کہتے ہیں.....

جالست ابن عمر سنة فلم اسمعه يذكر حديثا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ﴿۵﴾

میں ایک سال تک جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھا لیکن میں نے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم سے کوئی حدیث ذکر کرتے نہیں سنا۔

سائب بن یزید کہتے ہیں.....

خرجت مع سعد الى مكة فما سمعته يحدث حديثا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى رجعنا الى المدينة ﴿۶﴾

میں جناب سعد رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ سے مکہ کی طرف نکلا.....دوبارہ مدینہ طیبہ لوٹنے تک میں نے جناب سعد رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی کوئی ایک حدیث بیان کرتے بھی نہ سنا۔

عمرو بن میمون کہتے ہیں.....میں ہر جمعرات کی شام جناب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا کرتا تھا.....لیکن میں نے کبھی بھی آپ کی زبان سے یہ بات نہ سنی کہ آپ نے کسی بات کے بارے میں کہا ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے یہ فرمایا.....پس ایک شام ایسی آئی کہ آپ نے کہا.....

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم.....

﴿۵﴾رواه ابن ماجه (ص٤) والدارمي برقم (٢٧٣) وعبد الله بن محمد بن ابي شيبة في مصنفه كتاب الادب (٢١) باب في هيبة الحديث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم (١٣٥) برقم (٧) والله عز اسمه اعلم ١٢ نجم القدري غفرله

(٦) رواه الدارمي برقم (٢٧٨) وعبد الله بن محمد بن ابي شيبة في مصنفه كتاب الادب (٢١) باب في هيبة الحديث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم (١٣٥) برقم (٥) وابن ماجه نحوه (ص٤) والله عز اسمه اعلم ١٢ نجم القدري غفرله

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ جل وعلاعبہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

جناب عمرو بن میمون کہتے ہیں کہ جناب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا تھا کہ آپ ﷺ نے سر کو جھکا لیا..... میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ کھڑے ہیں .....آپ کی قمیص کے بٹن کھلے ہوئے ہیں.....آپ کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں ہیں.....گردن کی رگیں پھول گئیں ہیں.....اور (جب آپ حدیث پاک بیان کر چکے تو از راہ احتیاط) فرمانے لگے.....

او دون ذلک او فوق ذلک او قریبا من ذلک او شبیها بذلک ﴿۷﴾

یا اس سے کم یا اس سے زیادہ یا اس کے قریب یا اس کے مشابہ۔

اللہ اکبر!!!

قارئین ذی قدر!!!

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم.....رسول اللہ صلی اللہ جل وعلاعبہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی حدیث پاک کے معاملہ میں کس قدر احتیاط فرمایا کرتے تھے.....

انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ جل وعلاعبہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم سے بلاواسطہ احادیث کو سنا.....لیکن پھر بھی جب بیان حدیث کی بات آتی تھی تو اس قدر احتیاط فرماتے کہ اس وقت ایسی احتیاط کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔

قارئین ذی قدر!!!

ایک طرف ان حضرات کی حدیث نبوی میں احتیاط کو دیکھیئے.....اور دوسری طرف آج کی ناگفتہ بہ حالت پر بھی ایک نظر دوڑائیے.....!!!

﴿۷﴾رواہ الحاکم (۱/۱۱۱) وابن ماجہ (ص٤) والدارمی برقم (۲۷۰) وعبد اللہ بن محمد بن ابی شیبۃ فی مصنفہ ﴿کتاب الادب (۲۱) باب فی ھیبۃ الحدیث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (۱۳۵) برقم (۱)﴾ واوردہ الھیثمی فی مجمع الزوائد (۱/۱٤۱) واللہ تعالی اعلم ۱۲ نجم القادری غفرلہ

Marfat.com

جولوگ حدیث کی تعریف بھی نہیں جانتے..... علم حدیث سے واقفیت درکنار..... عربی عبارت پڑھنے سے بھی بے بہرہ ہیں ..... کتب حدیث کے ناموں سے بھی واقفیت نہیں رکھتے..... وہ لوگ بات بات کو رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی طرف منسوب کرتے ہیں..... بات بات کو حدیث کہہ دینے میں ذرا برابر تأمل نہیں کرتے..... اور ایسی ایسی من گھڑت احادیث بیان کرتے ہیں کہ جن کا کتب حدیث میں نام ونشان تک نہیں ملتا۔

قارئین ذی قدر!!!

یقیناً وہ وقت آچکا ہے کہ جس کے بارے میں ہادیٔ جہاں صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا تھا.....

سیکون فی اٰخر امتی اناس یحدثونکم بما لم تسمعوا انتم ولا اٰبائکم فایاکم و ایاھم ﴿۸﴾

میری امت کے آخر میں کچھ ایسے لوگ ہونگے جو تمہارے سامنے ایسی احادیث بیان کریں گے..... **جو نہ تم نے سنی ہوں گی اور نہ تمہارے آباء و اجداد نے سنی ہوں گی** ..... **پس تم ان لوگوں سے بچ کر رہنا** !!!

اور میں معذرت کے ساتھ کہوں گا کہ آج کل نہ صرف خطباء وواعظین کی یہ حالت ہے بلکہ بعض مصنفین بھی اسی حدیث کا مصداق ہیں ..... کہ کسی بات کو حدیث کہہ کر ذکر کرنے میں کسی طرح کی احتیاط سے کام نہیں لیتے۔ اور جب مصنفین اسقدر غیر ذمہ داری کا ثبوت دیں گے تو انکی کتب پر اعتماد کر کے وعظ وخطبہ دینے والوں کی حالت کا مزید ابتر ہونا لازمی بات ہے۔

انہی امور کے پیش نظر میرے کچھ احباب نے مجھ سے تقاضا کیا کہ میں اصلاحی بیانات وتقاریر کا ایسا مجموعہ ترتیب دوں کہ جس پر اعتماد کر کے وعظ وبیان کرنے والے مبلغین کم از کم کسی ایسی بات ..... جو رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے نہ فرمائی ہو

﴿۸﴾ الصحیح للامام مسلم (۹/۱) و المسند لابی یعلی الموصلی برقم (٦٢٥٣)

Marfat.com

.....اسے آپ صلی اللہ جل وعلاعلیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی طرف منسوب کرنے سے بچ سکیں۔

اور میں نے بھی اس کام کی اہمیت کے پیش نظر ہاں تو کر دی لیکن دیگر تعلیمی مصروفیات کے پیش نظر جہاں اس وعدہ کے ایفاء میں دیر ہوگئی وہاں یہ مجموعہ نہایت مختصر تیار ہو سکا۔ بہر حال ارادہ تو اس بات کا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو اس کام میں مزید اضافہ کروں گا اور اسی خیال کے پیش نظر اس مجموعہ کو ''**حصہ اول**'' کا نام دیا۔

خصوصیات کتاب:-

- بفضلہ تعالیٰ اس مختصر کتاب میں حتی المقدور اس بات کو ملحوظ رکھا گیا ہے کہ بات قرآن و حدیث سے ہی کی جائے.....اگر چہ ترغیب وترہیب کیلئے کچھ دیگر ذرائع کا استعمال بھی مذموم نہیں .....لیکن پھر بھی قرآن عظیم اور حدیث شریف کا تفوق مسلم ہے۔
- نیز اس بات کی حتی المقدور کوشش کی گئی ہے کہ ہر حدیث اپنے اصل ماخذ سے ہی لی جائے مثلاً صحیح البخاری کی حدیث مشکوٰۃ سے نہیں بلکہ صحیح البخاری سے ہی لی جائے۔ اور اسی طرح دیگر کتب کی احادیث بھی اصل کتب سے ہی لی جائیں۔ والحمد للہ علی ذالک
- اور اس بات کا بھی لحاظ کیا گیا ہے کہ ہر حدیث کی صفت صراحۃً یا دلالۃً مذکور ہو جائے .....وما یعقلھا الا العالمون .....سوائے چند احادیث کے کہ قلت وقت اور ما بہ الکفایۃ کتب کے میسر نہ ہونے کے سبب ان کی کیفیت مذکور نہ ہو سکی۔
- اور ان سب امور کا بیان حاشیہ میں کیا گیا ہے تا کہ بیان کا تسلسل نہ ٹوٹنے پائے۔
- نیز عربی عبارات پر اعراب لگا دیا ہے تا کہ مبلغین وواعظین کو پڑھنے میں آسانی رہے لیکن پھر بھی احتیاط اس میں ہے کہ عربی عبارت پڑھنے سے پہلے کسی عالم کو سنالی جائیں۔ کیونکہ یہ بات دیکھی گئی ہے کہ باوجود نہایت احتیاط کے.....کمپوزنگ میں.....کوئی نہ کوئی غلطی رہ جاتی ہے... لہذا عربی عبارات کو دوران وعظ پڑھنے میں ضرور احتیاط کی جائے۔

Marfat.com

اس کتاب میں اس امر کا لحاظ کیا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص اسے دیکھ کر لفظ بلفظ پڑھ کر سنانا چاہے تو بھی اس کو سامنے ایسا مواد ملے جسے تبدیل کیے بغیر بھی وعظ و بیان کا نام دیا جا سکے۔

اعتذار:-

چونکہ یہ مختصر کتاب اس انداز میں لکھی گئی ہے کہ واعظ و مبلغ جب اس کو دیکھ کر وعظ و تبلیغ کریں تو انہیں سامنے ایسی کلام لکھی ملے جس میں کسی طرح کی تبدیلی کیے بغیر تسلسل سے درس و بیان جاری رکھا جا سکے لہذا کئی ایک مقامات پر آیت و حدیث کا ایسا مفہوم بیان کیا گیا ہے کہ جس کو اس آیت و حدیث کا حاصل تو کہا جا سکتا ہے لیکن اس کا لفظ بلفظ ترجمہ نہیں کہا جا سکتا۔

چونکہ اس کتاب کی تصنیف مختلف مقامات و مختلف احوال میں کی گئی ہے..... جس کے سبب مختلف مقامات پر انداز بیان میں اختلاف بھی ہے..... نیز کتب حدیث کے نسخہ جات بھی مختلف ہیں۔

التماس:-

میری اپنے مبلغ و واعظ بھائیوں سے التماس ہے کہ.....

اولاً

بات بات کو رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی ذات گرامی کی طرف منسوب نہ کریں کیونکہ آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کا ارشاد گرامی ہے.....

من حدث عنی کذبا فلیتبو أمقعده من النار ﴿۹﴾

جو شخص میری طرف سے جھوٹی حدیث بیان کرے تو وہ اپنا ٹھکانا آگ بنا لے۔

اور ظاہر ہے کہ جب بات بات کو بلا تحقیق اس بارگاہ کی طرف منسوب کیا جائے گا تو بہت

﴿۹﴾ رواہ الائمة بالفاظ مختلفة وجمع الطبرانی طرقه فی جزء مستقل وذکر فیه نحو امن خمسة وسبعین حدیثا ومائة حدیث واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲

Marfat.com

ممکن ہے کہ غلطی ہو جائے ..... اور فقط ممکن ہی نہیں ..... بلکہ مشاہد ہے کہ ایسی اغلاط صادر ہوتی ہیں۔ لہذا ضروری ہے کہ احتیاط کی جائے۔

ثانیاً

قرآن پاک کی تفسیر اپنی طرف سے ہرگز نہ کی جائے۔ کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کا ارشاد گرامی ہے.....

من قال فی القرآن برأیه فلیتبو أمقعدهٗ من النار ﴿۱۰﴾

جس شخص نے کوئی بات قرآن عظیم میں اپنی رائے سے کہی تو وہ اپنا ٹھکانا دوزخ بنالے۔

ثالثاً

رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی حدیث مبارک کی تفسیر بھی اپنی طرف سے ہرگز نہ کریں۔ کیونکہ معتمر اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا.....

لیتقی من تفسیر حدیث رسول اللہ ﷺ کمایتقی من تفسیر القرآن ﴿۱۱﴾

یعنی رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی حدیث کی تفسیر میں اسی طرح احتیاط سے کام لینا چاہیئے جیسے قرآن عظیم کی تفسیر میں احتیاط ضروری ہے۔

اور آخر میں، میں **علماء کرام سے مؤدبانہ التماس** کرتا ہوں کہ جہاں پر بھی میری غلطی پر مطلع ہوں میری اصلاح ضرور فرمائیں.....

فان صویحبهم قلیل البضاعة فی تلک الصناعة و انما اقول لهم ما قال لسیدنا خضر سیدنا موسی ۰ علیهما التحیة و الثناء ۰

﴿۱۰﴾ الجامع للترمذی (۱۱۹/۲)

﴿۱۱﴾ السنن للدارمی (۱۲۵/۱)

Marfat.com

لا تؤاخذنی بما نسیت ولا ترهقنی من امری عسرا ۰ والعلم عند الله جل وعلا ۰ والصلوة والسلام علی سید الانبیاء ۰ محمد المصطفی ۰ صلی الله جل وعلا علیه وعلی ابویه وآله واصحابه وازواجه وحزبه وابنه وبارک وکرم وسلم تسلیما کثیرا کثیرا ۰

وانا العبد الفقیر الی الله الغنی

ابوأریب محمد چمن زمان نجمّ القادری محص عن ذنوبه

خادم الطلبة بالجامعة الغوثیة الرضویة بسکر۔

Marfat.com

سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی

﴿بیان اول﴾

جذبۂ

اتباع رسول

صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم

حررہٗ

ابوالاریب محمد حسن زمان نجم القادری

محصن عن ذنوبہ۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اِتِّبَاعُہٗ مَحَبَّۃُ اللّٰہِ وَاِطَاعَتُہٗ اِطَاعَۃُ اللّٰہِ ۔ اَمَّابَعْدُ فَاَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی ساتھ عرفات میں تھا..... جب آپ وہاں سے چلے تو میں بھی آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ چل پڑا..... یہاں تک کہ جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام تک پہنچے..... اور امام کے ساتھ نماز ظہر اور نماز عصر ادا فرمائی..... پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امام کی معیت میں وقوف عرفات کیا..... میں نے اور میرے کچھ ساتھیوں نے بھی ان کے ساتھ وقوف عرفات کیا..... یہاں تک کہ جب امام اور دیگر لوگ وہاں سے چل پڑے تو ہم بھی چل پڑے..... یہاں تک کہ ہم جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی معیت میں مَأْزِمَین (مِنٰی سے قریب ایک جگہ) کے قریب ایک گھاٹی میں پہنچ گئے..... یہاں آکر آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے اونٹ کو بٹھایا..... تو ہم نے بھی اپنے اپنے اونٹوں کو بٹھادیا.....

ہم یہ سمجھ رہے تھے کہ جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہاں پر نماز پڑھنے کے لیے ٹھہرے ہیں..... ہمارے پوچھنے پر آپ کے سواری بان نے ہمیں جواب دیا.....

اَنَّہٗ لَیْسَ یُرِیْدُ الصَّلٰوۃَ وَلٰکِنَّہٗ ذَکَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا انْتَھٰی اِلٰی ھٰذَا الْمَکَانِ قَضٰی حَاجَتَہٗ فَھُوَ یُحِبُّ اَنْ یَقْضِیَ حَاجَتَہٗ ﴿۱﴾

﴿۱﴾ رواہ احمد فی المسند برقم (۵۸۷۰) واوردہ المنذری فی الترغیب والترھیب برقم (۷۶) ثم قال رواہ احمد ورواتہ محتج بھم فی الصحیح ۱۲۵۱

Marfat.com

یعنی آپ رضی اللہ عنہ نماز پڑھنے کا ارادہ نہیں رکھتے بلکہ.....

آپ رضی اللہ عنہ کو یاد آیا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم اس مقام پر پہنچے تھے تو آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے یہاں پر قضائے حاجت فرمائی تھی.....اور جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی.....

.....جذبۂ اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم.....

میں اس مقام پر قضائے حاجت فرمانا چاہتے ہیں.....!!!

برادران اسلام !!!

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ فعل مبارک.....ہمیں یہ بات بڑی وضاحت کے ساتھ بتاتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کے افعال مبارکہ کی.....آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی سنت مطہرہ کی.....بہت بڑی اہمیت تھی.....عام ازیں وہ افعال رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے بطور عبادت کیے ہوں.....یا وہ افعال مبارکہ آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی ذات گرامی سے طبعاً صادر ہوئے ہوں.....

بہر حال صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی اتباع.....آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی اقتداء.....ہر کام اور ہر بات میں آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی پیروی.....زندگی کا سب سے بڑا سرمایہ.....اور زیست کا سب سے بڑا حاصل تھا۔

انہی جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں جناب زید بن اسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ میں نے انہیں دیکھا کہ آپ اپنی قمیص کے بٹن کھول کر نماز ادا فرما رہے ہیں.....میں نے

Marfat.com

آپ رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں سوال کیا تو جواب میں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا.....

رَأَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَفْعَلُہٗ ﴿۲﴾

میں نے نبی صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے اسی طرح نماز ادا فرمائی (پس میں نے بھی آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی اتباع میں ایسے ہی نماز ادا کی.....!!!)

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ساتھ ایک سفر میں تھے.....آپ رضی اللہ عنہ ایک جگہ سے گزرے تو وہاں سے کچھ دور ہو کر گزرے.....

جب آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟

تو جواباً آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا.....

اِنِّی رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَرَّ بِھٰذَا الْمَکَانِ حَادَ عَنْہُ فَفَعَلْتُ کَمَا یَفْعَلُ ﴿۳﴾

میں نے رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم جب یہاں سے گزرے تو اس مقام سے دور ہو کر گزرے.....تو میں نے بھی ایسا ہی کیا جیسے آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ

﴿۲﴾رواہ ابن حبان فی الصحیح برقم(۵۵۴۵)وابن خزیمۃ فی الصحیح برقم (۷۵۸،۷۵۷)والبیھقی فی السنن الکبری (۲/۲۴۰)وروی نحوہ فیہ بطریق اخری وروی ابن ابی عاصم فی الآحاد والمثانی نحوہ بدون قولہ رضی اللہ تعالی عنہ رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم الخ بطریق اخری برقم(۶۸۳)واللہ عزاسمہ اعلم۱۲ابو اریب نجم القادری غفرلہ

﴿۳﴾رواہ احمد فی المسند برقم(۴۶۳۸)وابو نعیم فی اخبار اصبہان برقم(۴۰۶۳۶) واوردہ المنذری فی الترغیب والترھیب برقم(۷۴)ثم قال رواہ احمد والبزار باسناد جید اھ واللہ جل مجدہ اعلم۱۲ابو اریب نجم القادری عفی عنہ

Marfat.com

وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے کیا.....!!!

اسی طرح جناب نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما..... مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان ایک درخت کے پاس آتے اور اس کے نیچے ٹھہرتے.....اور فرمایا کرتے کہ (میں اس درخت کے نیچے آکر اس لیے اترتا ہوں کہ) نبی صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم اس کے نیچے آکر اترا کرتے تھے.....!!!﴿۴﴾

یونہی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی دعوت کی تو میں بھی رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کے ساتھ دعوت پر گیا.....اس شخص نے آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کے سامنے جو کی روٹی اور شوربا پیش کیا جس کے اندر کدو بھی تھا۔

جناب انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم پیالے کے کناروں سے کدو کو تلاش فرما رہے ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں.....

فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ بَعْدَ ذٰلِکَ الْیَوْمِ﴿۵﴾

﴿۴﴾رواہ الطبرانی فی الکبیر(۲۴۴/۱۱)والاوسط برقم(۴۱۱۵)وروی ابن بطۃ فی الابانۃ الکبری نحوہ برقم(۷۳)واورد المنذری نحوہ فی الترغیب والترھیب برقم (۷۵)وقال رواہ البزار باسناد لابأس بہ اھ واللہ جل مجدہ اعلم۱۲

﴿۵﴾رواہ مالک فی الموطأ برقم(۱۰۰۳)والبخاری فی الصحیح برقم(۱۹۵۰،۴۹۶۰، ۵۰۰۰،۵۰۱۵،۵۰۱۶،۵۰۱۹)ومسلم فی الصحیح برقم(۳۸۰۳)ابوداود فی السنن برقم(۳۲۸۸)والنسائی فی السنن الکبری(۱۵۵/۴)والترمذی فی الشمائل برقم (۱۶۱)وابوعوانۃ فی المستخرج برقم(۶۷۳۸،۶۷۳۹،۶۷۴۰،۶۷۴۱)والحمیدی فی المسند برقم(۱۲۶۶)والطحاوی فی مشکل الآثار برقم(۱۴۲)وعبدالرحیم العراقی فی الاربعین العشاریۃ برقم(۱۹۸/۱)وابونعیم فی اخبار اصبہان برقم(۲۰۹۷) وابوالشیخ الاصبہانی فی اخلاق النبی ﷺ برقم(۶۱۸،۶۲۲)واللہ تعالیٰ اعلم۱۲

Marfat.com

جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کدو کو پسند فرماتے ہیں تو اس دن سے کدو میرا بھی محبوب بن گیا.....!!!

اسی طرح جناب معاویہ بن قرۃ اپنے والد گرامی جناب قرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں ''مُزَینہ'' کے ایک گروہ کے ساتھ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا.....ہم نے جا کر آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی بیعت کی.....اس وقت رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی قمیص مبارک کے بٹن کھلے ہوئے تھے۔

جناب قرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے بیعت کے بعد اپنے دونوں ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی گریبان سے اندر ڈال کر مہر نبوت کو مس کیا۔

عروۃ (راویٔ حدیث) کہتے ہیں کہ (حضرت قرۃ رضی اللہ عنہ کے بیٹے جناب معاویہ اور ان کے پوتے میں اس قدر **جذبۂ اتباع رسول** ﷺ تھا کہ) میں نے..... **گرمی ہو یا سردی**

جب بھی جناب معاویہ اور ان کے بیٹے کو دیکھا تو.....

ان کی قمیصوں کے بٹن کھلے ہوا کرتے تھے.....

(جذبۂ اتباع رسول ﷺ کا ان پر اس قدر غلبہ تھا کہ)

ان دونوں نے کبھی بھی اپنے بٹن نہ باندھے ..... ﴿۶﴾

ابو جعفر..... جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ.....

كَانَ إِذَا سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

﴿۶﴾ رواہ ابوداود فی السنن برقم (۳۵۶۰) وابن ماجہ فی السنن برقم (۳۵۶۸) واحمد فی المسند برقم (۱۵۶۵۵) وابن ابی شیبۃ فی المصنف (۲۵/۶) والبیہقی فی شعب الایمان برقم (۷۳۵۹) وابن حبان فی الصحیح برقم (۵۵۴۴) وابو نعیم الاصبہانی فی معرفۃ الصحابۃ برقم (۵۲۱۴) والطیالسی فی المسند برقم (۱۱۵۵) والبزار فی المسند برقم (۲۸۱۱) واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ نجم القادری عفی عنہ

Marfat.com

وَسَلَّمَ حَدِیْثًا لَمْ یَعْدُہٗ وَلَمْ یُقَصِّرْ دُوْنَہٗ ﴿۷﴾

یعنی حضرت عبداللہؓ بن عمر رضی اللہ عنہ جب رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم سے کوئی بات سن لیا کرتے .....تو نہ اس سے آگے بڑھتے .....نہ اس سے پیچھے رہتے!!!

برادران اسلام!!!

صرف حضرت عبداللہ بن عمر..... جناب انس بن مالک..... جناب معاویہ بن قرۃ اور جناب قرۃ کے پوتے ہی نہیں..... بلکہ دیگر صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بھی..... رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی ہر ہر ادا کو اپنانا..... آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی ہر ایک سنت پر عمل کرنا..... اپنی زندگیوں کا حاصل..... اور اپنے اس دنیا میں آنے کا اصل مقصد خیال کیا کرتے تھے..... جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں..... فرمایا.....

رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے ایک بار سونے کی انگوٹھی بنوائی اور اس کا نگینہ ہتھیلی کے پیٹ کی طرف کر دیا..... جب صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کو دیکھا..... تو انہوں نے بھی..... **جذبۂ اتباع رسول ﷺ**.....

میں.....سونے کی انگوٹھیاں بنوالیں.....!!!

ایک دن رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے منبر پر جلوہ افروز ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی..... پھر فرمایا.....

اِنِّیْ کُنْتُ اصْطَنَعْتُہٗ وَاِنِّیْ لَا اَلْبَسُہٗ

﴿۷﴾ رواہ ابن حبان فی الصحیح برقم(۲۶۳)وابن ماجۃ فی السنن برقم(٤) واحمد فی المسند برقم(۵۲۸۷)

Marfat.com

بے شک میں نے یہ انگوٹھی بنوائی تھی.....اور بلاشبہ میں اس کو پہنوں گا نہیں.....!!!

پھر آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے اس انگوٹھی کو پھینک دیا۔

جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں.....

فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ ﴿۸﴾

یعنی جب صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے سونے کی انگوٹھی کو پھینک دیا ہے تو.....

(اگر چہ یہ بھی ہوسکتا تھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی انگوٹھیاں بیچ دیتے.....یا اپنی عورتوں کو پہننے کو دے دیتے.....اور سونا پھینک کر اپنا نقصان نہ کرتے.....لیکن شمع رسالت کے ان پروانوں نے کسی نقصان کو نہ دیکھا.....اگر دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کے فعل مبارک کو دیکھا.....اور **جذبۂ اتباع رسول** ﷺ میں آکر).....سارے کے سارے صحابہ نے.....

اپنی انگوٹھیوں کو پھینک دیا.....!!!

اسی طرح حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم.....صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی معیت

﴿۸﴾رواہ مالک فی الموطأ برقم(۱۴۶۸)والبخاری فی الصحیح برقم(۵۴۱۸، ۵۴۲۷، ۶۱۶۰۰، ۶۷۵۴۰)ومسلم فی الصحیح برقم(۳۸۹۸)والترمذی فی الجامع برقم(۱۶۶۳) وفی الشمائل برقم(۱۰۶)والنسائی فی السنن برقم(۵۱۱۹، ۵۱۲۳، ۵۱۹۵، ۵۱۹۷) وفی السنن الکبری (۵ ۴۵۶، ۴۵۸)واحمد فی المسند برقم(۴۹۹۸، ۵۱۵۰، ۵۵۸۷، ۵۶۲۱۰)وعبدالرزاق فی المصنف (۱۰/۳۹۵)والبیهقی فی شعب الایمان برقم (۶۰۷۸، ۶۰۷۹)وابوعوانۃ فی المستخرج برقم(۶۹۷۵، ۶۹۷۶، ۶۹۷۷، ۶۹۷۸، ۶۹۸۰، ۶۹۹۶) وابویعلی فی المسند برقم(۵۷۰۲)وابن حبان فی الصحیح برقم(۵۵۸۳، ۵۵۹۲) والطبرانی فی مسند الشامیین برقم(۹۹)والطحاوی فی مشکل الآثار برقم(۱۲۰۸)

Marfat.com

میں نماز ادا فرما رہے تھے..... کہ آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم اپنے نعلین مبارکین کو دوران نماز اتار دیا..... جب صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کو نعلین مبارکین اتارتے دیکھا.....

(تو ہرگز یہ نہ سوچا کہ ہوسکتا ہے کہ آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے کسی عذر کے پیش نظر اپنے نعلین مبارکین کو اتارا ہو..... نہیں..... بلکہ جیسے ہی اپنے آقا ومولا صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کو نعلین مبارکین اتارتے دیکھا..... **جذبۂ اتباع رسول** ﷺ بھڑک اٹھا..... اور)

سارے کے سارے صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنے اپنے جوتے اتار دیئے.....!!!

نماز کے بعد رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے ان کے جوتے اتارنے کا سبب پوچھا..... تو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی.....

رَأَيْنَا أَلْقَيْتَ نَعْلَيْكَ فَأَلْقَيْنَا نِعَالَنَا ﴿۹﴾

ہم نے دیکھا کہ آپ نے اپنے نعلین مبارکین کو اتارا..... تو (آپ کی اتباع میں) ہم سب نے بھی اپنے اپنے جوتوں کو اتار دیا.....!!!

﴿۹﴾ رواہ ابن حبان فی الصحیح برقم(۲۲۱۹) وابن خزیمۃ فی الصحیح برقم (۹۶۶،۷۶۴) وابوداود فی السنن برقم(۵۵۵) واحمد فی المسند برقم(۱۰۷۲۶ ،۱۱۴۴۳) وابن ابی شیبۃ فی المصنف (۳۰۷/۲) والبیھقی فی السنن الکبری (۴۳۱،۴۰۲/۲) ومعرفۃ السنن والآثار برقم(۱۳۱۹) وعبدالرزاق فی المصنف (۳۸۸/۱) والحاکم فی المستدرک وقال صحیح علی شرط مسلم برقم(۹۱۱) والدارمی فی السنن برقم(۱۴۲۹) ابویعلی فی المسند برقم(۱۱۵۹) وعبدبن حمید فی المسند برقم(۸۸۳) وابونعیم فی اخبار اصبھان برقم(۱۱۶۱) والخطیب فی الفقیہ والمتفقہ برقم(۱۰۱۶) ورواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس(۸۵/۱۰) والحاکم فی المستدرک نحوہ عن انس وقال صحیح علی شرط البخاری برقم(۴۴۳) وعبدالرزاق فی المصنف عن الحکم بن عتیبۃ(۳۸۷/۱) والحارث فی البغیۃ مرسلا عن بکربن عبداللہ المزنی برقم(۵۶/۱)

Marfat.com

اسی طرح جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے رمضان المبارک میں بلا افطار روزے رکھنا شروع کر دیئے..... جب صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کو بلا افطار روزے رکھتے دیکھا تو طاقت نہ ہونے کے باوجود.....

.....جذبۂ اتباع رسول ﷺ.....

میں بلا افطار روزے رکھنا شروع کر دیئے.....(چونکہ اس بات کی طاقت نہ رکھتے تھے لہذا) یہ بلا افطار روزے ان کے لیے تکلیف کا باعث ہوئے۔

پھر جب رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کو خبر ہوئی تو آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو بلا افطار روزے رکھنے سے روک دیا۔﴿۱۰﴾

برادران اسلام!!!

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا اس قدر **جذبۂ اتباع رسول** ﷺ کیوں نہ ہو.....جبکہ ان حضرات کی موجودگی میں قرآن نازل ہوا.....جس میں بار بار رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی اتباع کا حکم فرمایا گیا.....رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی پیروی کو ہدایت اور کامیابی کا معیار بتایا گیا.....آپ صلی اللہ

﴿۱۰﴾رواہ الفریابی فی الصیام برقم(۲۱)واللفظ لہ وقدرواہ البخاری عن انس برقم(۱۸۲۵)وعن ابی سعید برقم(۱۸۳۱،۱۸۲۷)وعن ابی ھریرۃ برقم(۶۷۵۵) وابوداود فی السنن عن ابی سعید نحوہ(۲۰۱۴)والترمذی عن انس برقم (۷۰۹)واحمد عن ابی ھریرۃ برقم(۷۴۵۴)وعن ابی سعید برقم(۱۱۱۲۱،۱۰۶۳۳) وعن انس برقم(۱۲۲۷۹،۱۲۳۱۴،۱۲۶۱۵،۱۲۸۰۵،۱۲۹۷۸،۱۳۴۲۰)وابن مندہ فی التوحید برقم(۱۱۷)وغیرھم مختصرا واللہ جل مجدہ اعلم۱۲نجم القادری غفرلہ

Marfat.com

جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی اطاعت کو دنیا اور آخرت کی کامیابی کا ذریعہ بتایا گیا۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی ظاہری حیات طیبہ میں کچھ لوگوں کا خیال تھا کہ انہیں اللہ تعالیٰ سے محبت ہے..... تو اللہ جل جلالہ نے محبت الٰہیہ کے دعوی میں صدق کا معیار پیش کرتے ہوئے اس آیۂ مقدسہ کو نازل فرمایا.....

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِىْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱﴾

اے محبوب!!!

تم فرمادو کہ لوگو اگر تم اللہ تعالیٰ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تعالیٰ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا..... اور اللہ عزوجل بخشنے والا مہربان ہے۔ ﴿۱۲﴾

یعنی اللہ جل جلالہ نے اپنی محبت کا معیار..... **اتباع رسول** ﷺ کو قرار دیا..... اور اسی قدر نہیں کہ..... **اتباع رسول** ﷺ..... کو محض اپنی محبت کا معیار ہی قرار دیا ہو..... بلکہ نبی اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی اتباع کرنے والوں کو مژدۂ جانفزا سناتے ہوئے فرمایا.....

يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ

﴿۱۱﴾ القرآن الحکیم آل عمران ۳۱

﴿۱۲﴾ رواه ابن جرير فى جامع البيان (٣٢٢/٦) وابن ابى حاتم فى التفسير (٤٧٣/٢) وابن بطة فى الابانة الكبرى برقم (١٠٧٢) وابو حاتم الرازى فى الزهد برقم (٤٥) والآجرى فى الشريعة برقم (٢٥٣) ومحمد بن نصر المروزى فى تعظيم قدر الصلاة برقم (٦٤٧) والحديث مروى من غير وجه والله عز اسمه اعلم

Marfat.com

برادران اسلام !!!

گویا کہ فرمایا جارہا ہے کہ جب تم رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی اتباع کروگے تو نہ صرف یہ کہ تمہارا..... **دعوائے محبت الھیہ** مان لیا جائے گا..... بلکہ تم پر مزید کرم یہ بھی ہوگا کہ اللہ ﷻ تمہیں اپنا محبوب بنالے گا.....اور وہ کریم جل جلالہ تمہارے سارے کے سارے گناہوں کو بھی معاف فرمادے گا.....!!!

برادران اسلام !!!

اتباع رسول ﷺ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ ﷻ نے بار بار قرآن عظیم میں اپنی اطاعت کا حکم ارشاد فرمایا.....اور بارہا اپنی اطاعت کے حکم کے ساتھ ہی رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی اطاعت کا حکم بھی ارشاد فرمایا.....

چنانچہ سورۂ آل عمران میں فرمایا.....

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۳﴾

آپ فرمادیجیئے کہ اطاعت کرو اللہ ﷻ اور رسول ﷺ کی پھر اگر وہ منہ پھیریں تو اللہ ﷻ کو خوش نہیں آتے کافر.....!!!

اسی سورۂ مقدسہ میں ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے.....

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۴﴾

اور اللہ جل جلالہ اور رسول ﷺ کے فرمانبردار ہو اس امید پر کہ تم رحم کیے جاؤ.....!!!

سورۃ النساء میں فرمایا جارہا ہے.....

﴿۱۳﴾ القرآن الحکیم آل عمران ۳۲

﴿۱۴﴾ القرآن الحکیم آل عمران ۱۳۲

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اَطِيْعُوْا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْا الرَّسُوْلَ ﴿۱۵﴾

اے ایمان والو!!!

فرمانبرداری کرو اللہ ﷻ کی اور فرمانبرداری کرو رسول ﷺ کی.....!!!

سورۃ المائدۃ میں ارشاد ہوتا ہے.....

وَاَطِيْعُوْا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۶﴾

اور اطاعت کرو اللہ ﷻ کی اور اطاعت کرو رسول ﷺ کی اور ہوشیار رہو..... پھر اگر تم پھر جاؤ تو جان لو کہ ہمارے رسول ﷺ کا ذمہ صرف واضح طور پر حکم پہنچا دینا ہے.....!!!

سورۃ الانفال میں فرمایا جا رہا ہے.....

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷﴾

اور اللہ ﷻ اور رسول ﷺ کا حکم مانو اگر ایمان رکھتے ہو.....!!!

اسی سورۂ انفال میں ایک دوسرے مقام پر فرمایا جاتا ہے.....

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ﴿۱۸﴾

اے ایمان والو!!!

اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور سن سنا کر اس سے نہ پھرو!

اسی سورۂ انفال میں ایک اور مقام پر فرمایا.....

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ

﴿۱۵﴾ القرآن الحکیم النساء ۵۹

﴿۱۶﴾ القرآن الحکیم المائدۃ ۹۲

﴿۱۷﴾ القرآن الحکیم الانفال ۱

﴿۱۸﴾ القرآن الحکیم الانفال ۲۰

Marfat.com

رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۹﴾

اور اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم مانو اور آپس میں جھگڑو نہیں کہ پھر بزدلی کرو گے اور تمہاری بندھی ہوئی ہوا جاتی رہے گی اور صبر کرو بے شک اللہ ﷻ صبر والوں کے ساتھ ہے.....!!!

سورۂ محمد میں فرمایا جارہا ہے.....

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ﴿۲۰﴾

اے ایمان والو!!!

اللہ ﷻ کی اطاعت کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور اپنے عمل باطل نہ کرو.....!!!

سورۃ المجادلۃ میں ارشاد ہوتا ہے.....

فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ﴿۲۱﴾

تو نماز قائم رکھو اور زکوۃ دو اور اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ کے فرمانبردار ہو.....!!!

سورۂ تغابن میں فرمایا جارہا ہے.....

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۲۲﴾

اور اللہ ﷻ کی اطاعت کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو پھر اگر تم منہ پھیرو تو جان لو کہ ہمارے رسول ﷺ پر صرف صریح پہنچا دینا ہے.....!!!

سورۂ نور میں ان الفاظ میں فرمایا جارہا ہے.....

﴿۱۹﴾ القرآن الحکیم الانفال ٤٦

﴿۲۰﴾ القرآن الحکیم محمد ۳۳

﴿۲۱﴾ القرآن الحکیم المجادلۃ ۱۳

﴿۲۲﴾ القرآن الحکیم التغابن ۱۲

Marfat.com

قُلْ اَطِيْعُوْا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْا الرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۲۳﴾

تم فرماؤ.....اطاعت کرو اللہ ﷻ کی اور اطاعت کرو رسول ﷺ کی پھر اگر تم منہ پھیرو تو رسول ﷺ کے ذمہ وہی ہے جو اس پر لازم کیا گیا.....اور تم پر وہ ہے جس کا بوجھ تم پر رکھا گیا اور اگر رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرو گے راہ پاؤ گے اور رسول ﷺ کے ذمہ نہیں مگر صاف پہنچا دینا.....!!!

برادران اسلام !!!

''قرآن عظیم کا جابجا اپنے ماننے والوں کو رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی اطاعت وفرمانبرداری کا حکم دینا..... جہاں اللہ ﷻ کی اطاعت وفرمانبرداری کا بیان آتا ہے وہاں رسول کریم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی اتباع واقتداء کی بھی تاکید کرنا.....'' اس بات کی روشن دلیل ہے کہ نجات..... رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی پیروی میں ہے.....دارین کی بھلائی **اتبـــاع رسول** ﷺ میں ہی مضمر ہے..... اللہ ﷻ کی خوشنودی حاصل کرنے کا ایک ہی رستہ ہے اور وہ رستہ **اتباع رسول** ﷺ ہے۔

برادران اسلام !!!

قرآن عظیم نے جابجا **اتبـــاع رسول** ﷺ کی تاکید فرمائی ہے.....اور نہ صرف یہ کہ فقط رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی اتباع اور اطاعت کا حکم دے دیا ہو.....نہیں نہیں..... بلکہ جہاں رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی اتباع واقتداء کا حکم دیا وہاں رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی اطاعت کو اللہ ﷻ کی اطاعت بھی فرمایا..... چنانچہ سورۃ النساء میں

Marfat.com

ارشاد ہوتا ہے.....

مَنْ يُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ﴿٢٤﴾

جس نے رسول ﷺ کی اطاعت کی اس نے اللہ ﷻ کی اطاعت کی۔

برادرانِ اسلام !!!

جہاں اللہ ﷻ نے اپنی اطاعت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی اطاعت کا حکم دیا..... رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی اطاعت کو اپنی اطاعت فرمایا..... وہاں رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی اطاعت وفرمانبرداری کرنے والوں کے لیے طرح طرح کے انعامات بھی مقرر فرمائے..... **اتباع رسول** ﷺ کا جذبہ رکھنے والوں کو کامیابی وکامرانی کا مژدہ بھی سنایا..... چنانچہ سورۃ النساء میں ارشاد ہوتا ہے.....

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٢٥﴾

اور جو اطاعت کرے اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ کی..... اللہ ﷻ اسے باغوں میں لے جائیگا..... جن کے نیچے نہریں رواں..... ہمیشہ ان میں رہیں گے..... اور یہی ہے بڑی کامیابی!

سورۂ نور میں فرمایا جارہا ہے.....

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿٢٦﴾

اور جو اطاعت کرے اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ کی اور اللہ ﷻ سے ڈرے اور پرہیزگاری کرے تو یہ لوگ کامیاب ہیں.....!!!

﴿٢٤﴾ القرآن الحکیم النساء ٨٠

﴿٢٥﴾ القرآن الحکیم النساء ١٣

﴿٢٦﴾ القرآن الحکیم النور ٥٢

Marfat.com

سورۃ الاحزاب میں ارشاد فرمایا جارہا ہے.....

وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿٢٧﴾

اور جو اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرے اس نے بڑی کامیابی پائی.....!

سورۃ الفتح میں فرمایا.....

وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ﴿٢٨﴾

اور جو اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرے..... اللہ ﷻ اسے باغوں میں لے جائیگا..... جن کے نیچے نہریں رواں۔

بلکہ سورۃ النساء میں تو یہاں تک فرمادیا.....

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ﴿٢٩﴾

اور جو اللہ ﷻ اور رسول ﷺ کی اطاعت کرے تو اسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ ﷻ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ۔ یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں.....!!!

ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ﴿٣٠﴾

یہ اللہ ﷻ کا فضل ہے اور اللہ کافی ہے جاننے والا.....!!!

برادران اسلام!!!

دل کے کانوں کے ساتھ اس فرمان الٰہی کو دوبارہ سنیے.....اور توجہ فرمایئے

﴿٢٧﴾ القرآن الحکیم الاحزاب ٧١

﴿٢٨﴾ القرآن الحکیم الفتح ١٧

﴿٢٩﴾ القرآن الحکیم النساء ٦٩

﴿٣٠﴾ القرآن الحکیم النساء ٧٠

Marfat.com

کہ **اتبـاع رسـول** ﷺ کا جذبہ رکھنے والوں کے لیے کیا انعام مقرر فرمایا جارہا ہے..... اطاعت مصطفیٰ ﷺ کرنے والوں کو کس بلند مقام سے نوازا جارہا ہے..... فرمایا.....

وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصّٰلِحِيْنَ

اور جو اللہ ﷻ اور رسول ﷺ کی اطاعت کرے تو اسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ ﷻ نے فضل کیا یعنی انبیاء کا اور صدیقین کا اور شہداء کا اور نیک لوگوں کا.....!!!

برادران اسلام!!!

اتباع رسول ﷺ کا جذبہ رکھنے والوں کے لیے کتنا بڑا انعام اور کس قدر عظیم فضل ہے کہ انہیں **اتباع رسول** ﷺ کے بدلے میں نہ صرف جنت..... بلکہ..... نیک لوگوں شہیدوں..... صدیقین..... بلکہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی معیت سے سرفراز فرمایا جارہا ہے!

میرے مسلمان بھائیو!!!

انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی معیت کی قدر معلوم کرنی ہو تو بنی اسرائیل کی اس بڑھیا سے معلوم کیجیئے کہ.....

جب جناب موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو دریا میں اترنے کا حکم دیا جاتا ہے..... لیکن آپ کی سواریوں کے منہ پھیر دیئے جاتے ہیں..... وہ واپس پلٹ آتی ہیں..... حضرت سیدنا موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام، اللہ ﷻ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں.....

مَالِیْ یَارَبِّ؟؟؟

یااللہ!!!

یہ کیا حال ہے؟؟؟ (سواریاں آگے کیوں نہیں جارہیں؟؟؟)

تو اللہ ﷻ کی طرف سے جواب دیا جاتا ہے.....

اِنَّکَ عِنْدَ قَبْرِ یُوْسُفَ فَاحْتَمِلْ عِظَامَهٗ مَعَکَ!!!

Marfat.com

تم یوسف علیہ السلام کی قبر انور کے پاس ہو..... لہذا ان کے جسم اقدس کو بھی اپنے ساتھ لے لو!!!

لیکن حضرت موسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کو حضرت یوسف علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کی قبر انور کا پتہ معلوم نہیں ہوتا..... آپ علیہ السلام لوگوں سے پوچھتے ہیں..... تو عرض کیا جاتا ہے کہ اگر ان کی قبر کا کسی کو علم ہو سکتا ہے تو وہ بنی اسرائیل کی بڑھیا کو ہو سکتا ہے..... پس جناب موسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام اس بڑھیا کو بلا بھیجتے ہیں..... جب وہ حاضر خدمت ہوتی ہے تو آپ فرماتے ہیں.....

هَلْ تَعْلَمِيْنَ اَيْنَ قَبْرُ يُوْسُفَ؟؟؟

بڑھیا! کیا تجھے معلوم ہے کہ یوسف علیہ السلام کی قبر کہاں ہے؟؟؟

بڑھیا عرض کرتی ہے.....

نَعَمْ.....!!!

جی ہاں معلوم ہے.....!!!

حضرت موسی علیہ السلام فرماتے ہیں.....

فَدُلِّيْنَا عَلَيْهِ !!!

اگر تجھے معلوم ہے تو ہمیں بتاؤ!!!

بڑھیا عرض کرتی ہے.....

لَا وَاللّٰهِ حَتّٰى تُعْطِيَنِيْ مَا اَسْئَلُكَ!!!

خدا کی قسم میں آپ کو اس وقت تک قبر یوسف کا پتہ نہ بتاؤں گی جب تک آپ مجھے وہ عطا نہ فرما دیں جس کا میں نے آپ سے سوال کرنا ہے!!!

حضرت سیدنا موسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں.....

لَكِ ذَاكِ!!!

Marfat.com

تجھے یہ چیز عطا کی جائیگی!!!

بڑھیا موقع غنیمت جانتی ہے..... بارگاہ کلیمی سے جب عطا کا وعدہ پاتی ہے تو ایسے کمال کا سوال کرتی ہے..... کہ اگر انسان ہزار زندگیاں پائے..... ہر زندگی میں ہزاروں سال عمر عطا کیا جائے..... اور ساری زندگی عبادت و ریاضت میں گزار دے.....اور پھر کہیں جا کے اسے یہ کمال حاصل ہو تب بھی یقیناً وہ فائدے میں رہا.....اور اسے اس کے حق سے زیادہ عطا ہوا.....اور وہ کمال کیا تھا..... بڑھیا عرض کرتی ہے.....

اَسْئَلُکَ اَنْ اَکُوْنَ مَعَکَ فِیْ الدَّرَجَةِ الَّتِیْ تَکُوْنُ فِیْهَا فِی الْجَنَّةِ

میں آپ سے اس بات کا سوال کرتی ہوں کہ..... میں جنت کے اندر

.....آپ کے ساتھ.....

اس درجہ میں رہوں جس میں آپ ہوں گے .....!!!

حضرت سیدنا موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ہر چند فرماتے ہیں کہ جنت کا سوال کر لو..... یعنی اس قدر ہی تجھے کافی ہے لیکن بڑھیا نے یہی جواب دیا.....

لَاوَ اللّٰهِ لَا اَرْضٰی اِلَّا اَنْ اَکُوْنَ مَعَکَ!!!

خدا کی قسم!!!

میں اس وقت تک نہ مانوں گی جب تک مجھے جنت میں.....

.....آپ کی معیت..... نہ ملے.....!!!

پھر جناب موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف وحی کی گئی کہ آپ اسے عطا کر دیجئے..... اس میں آپ کا کچھ نقصان نہیں..... پس جناب موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے.....

.....جنت میں اپنی معیت.....

Marfat.com

سے نواز دیا تو اس بڑھیا نے انہیں حضرت سیدنا یوسف علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کی قبر انور کا پتہ بتا دیا.....﴿۳۱﴾

برادران اسلام !!!

یقیناً انبیائے کرام علی نبینا وعلیہم الصلوۃ والسلام کی جنت کے اندر معیت.....کوئی عام سی بات نہیں.....اور یہی وجہ ہے کہ جب بنی اسرائیل کی بڑھیا نے دیکھا کہ موسیٰ علیہ السلام نے آگے جانا بھی ہے.....لیکن ان کی سواریاں آگے کی طرف رخ بھی نہیں کر رہیں.....اور بات سیدنا یوسف کے جسد انور پر ٹھہری ہے.....اور قبر یوسف کا میرے سوا کسی کو علم نہیں.....میں بتاؤں گی تو بات بنے گی.....لہذا موقع ہے کہ میں کچھ شرط رکھ لوں.....اور مزید برآں یہ کہ بارگاہ کلیمی سے وعدۂ عطا بھی ہو چکا تھا.....اور پھر مانگا تو کیا مانگا؟؟؟

اللہ جلَّ مَجْدُہٗ کے نبی علیہ السلام کی جنت میں معیت.....!!!

برادران اسلام !!!

یقین جانئے.....کہ اگر کسی کو ایک لمحہ کے لیے بھی جنت میں انبیاء کرام علی نبینا وعلیہم الصلوۃ والسلام کی معیت نصیب ہوگئی تو یقیناً وہ شخص قابل رشک ہے.....جسے ایک ساعت کے لیے بھی جنت میں انبیاء کرام علی نبینا وعلیہم الصلوۃ والسلام کی رفاقت عطا کر دی گئی تو بالیقین اسے بڑی کامیابی مل گئی.....!!!

اور میرے ذی قدر بھائیو !!!

قرآن عظیم کی اس آیۂ مقدسہ میں.....**انبیاء کرام کی معیت**.....کی

﴿۳۱﴾رواہ ابن ابی عاصم فی الآحاد والمثانی برقم(٤٠٧)والحاکم فی المستدرک وقال صحیح علی شرط الشیخین برقم(٤٠٥١،٣٤٨٢)والطبرانی فی الاوسط برقم(٧٩٩١)وابویعلی فی المسند برقم(٧٠٩٦)وابن حبان فی الصحیح برقم(٧٢٤)وابونعیم الخرائطی فی مکارم الاخلاق برقم(٥٧٩)والخطیب فی تاریخ بغداد(٢٥٤/٤)واورده الهیثمی فی المجمع وقال ورجال ابی یعلی رجال الصحیح (٤٢٤/٤)واللہ جل مجدہ اعلم١٢

Marfat.com

بشارت کسے دی جارہی ہے؟؟؟

انبیاء کرام علی نبینا وعلیہم الصلوۃ والسلام کی رفاقت کا وعدہ کس سے کیا جارہا ہے؟؟؟

مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ.....!!!

جو اللہ جل جلالہ اور اس کے رسول صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی اطاعت کرے.....

جو رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی سنت مطہرہ کو اپنے لیے لازم کرلے.....

جو..... **اتباع رسول** ﷺ.....کرے اسے جنت میں انبیاء کرام علی نبینا وعلیہم الصلوۃ والسلام کی رفاقت عطا کی جائیگی۔

تو میرے بھائیو!!!

یقیناً یہ ایک بڑا انعام ہے جو..... **اتباع رسول** ﷺ.....کرنے والے کے لیے مقرر فرمایا گیا ہے..... یقیناً یہ ایک عظیم عنائیت ہے جس کا مستحق وہ انسان ہے جس میں **جذبۂ اتباع رسول** ﷺ پایا جاتا ہے.....!!!

بہر حال برادران اسلام!!!

ابھی تک متعدد آیات قرآنیہ کا بیان ہوا جن میں اللہ جل جلالہ نے رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی اتباع واطاعت کا حکم فرمایا ہے.....لیکن یہ بات واضح رہے کہ نہ صرف اللہ جل جلالہ نے ہی رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی اتباع کا حکم دیا ہے..... بلکہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے خود بھی اپنی اتباع کو کامیابی اور کامرانی کا معیار اور اللہ جل جلالہ کے قرب کا واحد ذریعہ بتایا ہے..... ہدایت کو اپنی سنت مطہرہ میں پنہاں بتایا ہے۔

چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ

دارد دراحہ دبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ ﴿٣٢﴾

جس نے میری فرمانبرداری کی اس نے اللہ جل جلالہ کی اطاعت کی.....اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ جل جلالہ کی نافرمانی کی۔

اسی طرح حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ.....

ایک دن رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ دارد دراحہ دبارک وکرم وسلم نے ہمارے ساتھ نماز ادا فرمائی.....نماز ادا کرنے کے بعد ہماری طرف متوجہ ہوئے.....اور ہمیں اتنی بلیغ نصیحت فرمائی کہ آپ کی نصیحت سننے سے آنسو نکل آئے اور دل خوف زدہ ہو گئے۔

رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ دارد دراحہ دبارک وکرم وسلم کی اس موعظت کو سن کر ایک شخص بولا.....

یارسول اللہ!!!

ایسے لگتا ہے جیسے یہ نصیحت الوداعی نصیحت ہے.....تو آپ ہمیں کس بات کی

﴿٣٢﴾رواہ البخاری فی الصحیح برقم(٦٦٠٤،٢٧٣٧)ومسلم فی الصحیح برقم (٣٤١٨،٣٤١٧) والنسائی فی السنن برقم (٥٤١٥،٤١٢٢)وابن ماجہ فی السنن برقم(٣،٢٨٥٠)والحاکم فی المستدرک وصححہ برقم(٤٥٩٤)واحمدفی المسند برقم (٨١٤٩،٧٧٨٦،٧٣٣٥،٧١٢٥) وابن ابی شیبۃ فی المصنف(٥٦٦/٧)والبیھقی فی السنن الکبری(١٥٥/٨)والشعب برقم(٧٠٩٥)والاعتقادبرقم(٢٣٠)وعبدالرزاق فی المصنف(٣٢٩/١١) والطبرانی فی الاوسط برقم(٢٤٩٢)وابن ابی عاصم فی الدیات برقم(٦٧)والسنۃبرقم(٨٨٥،٨٨٤،٨٨٣،٨٨٢) والمذکروالتذکیر برقم (٢٠،١٩،١٨)ومعمربن راشدفی الجامع برقم(١٢٨٨) وابوبکر بن الخلال فی السنۃبرقم(٤٧) والفاکھی فی الفوائدبرقم(٢٤٩)وابن الاعرابی فی المعجم برقم(٦٤٥) واخرج فی صحیفۃھمام بن منبہ برقم(٢٢)ونسخۃوکیع عن الاعمش برقم(١٠)واللہ جل مجدہ اعلم١٢

Marfat.com

تاکید فرماتے ہیں؟؟؟

تو رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

میں تمہیں اللہ عزوجل سے ڈرکی.....اوراپنے امیر کی طاعت وفرمانبرداری کی تاکید کرتا ہوں.....اگر چہ تمہارا امیر کوئی حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔

پھر فرمایا.....

فَاِنَّهٗ مَنْ یَعِشْ مِنْکُمْ بَعْدِیْ فَسَیَرٰی اِخْتِلَافًا کَثِیْرًا فَعَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الْمَهْدِیِّیْنَ الرَّاشِدِیْنَ تَمَسَّکُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَیْهَا بِالنَّوَاجِذِ ﴿٣٣﴾

پس جو شخص میرے بعد زندہ رہے گا تو عنقریب بہت زیادہ اختلاف دیکھے گا.....پس تم **میری سنت** اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء کی سنت کو لازم پکڑلو.....میری اور میرے خلفاء کی سنت کو نہایت درجہ مضبوطی سے تھام لو!!!

ایک بار حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کی.....

یارسول اللہ!!!

یہودیوں کی کچھ باتیں ہمیں بھلی لگتی ہیں.....تو آپ کا کیا خیال ہے کہ ان

﴿٣٣﴾رواہ ابوداود فی السنن برقم(٣٩٩١)واللفظ لہ والترمذی فی الجامع برقم (٢٦٠٠)وابن ماجہ فی السنن برقم(٤٣٠٤٢)واحمد فی المسند برقم(١٦٥١٩، ١٦٥٢١، ١٦٥٢٢)والدارمی فی السنن برقم(٩٦)والبیہقی فی السنن الکبری (١١٤/١٠)ودلائل النبوۃ برقم(٢٩٢٢)وشعب الایمان برقم(٧٢٥٥، ٧٢٥٦)وابن بطۃ فی الابانۃ الکبری برقم(١٤٨)والحاکم فی المستدرک وصححہ برقم(٣٠١، ٣٠٣، ٣٠٤، ٣٠٥)والطبرانی فی الکبیر (١٦٢/١٣، ١٦٣، ١٦٤، ١٦٦، ١٦٧، ١٦٨، ١٧٧)والاوسط برقم(٦٦)ومسند الشامیین برقم(٤٢٦، ٦٨٤، ٧٦٧، ١١٤٩، ١٣٤٨، ١٩٨٨)وابن حبان فی الصحیح برقم(٥)وابونعیم فی معرفۃ الصحابۃ برقم(٤٩٩٥)وابن ابی عاصم فی السنۃ برقم(٤٦، ٤٧)

Marfat.com

میں سے کچھ ہم لکھ نہ لیا کریں؟؟؟

جواباً رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

اَمُتَهَوِّكُوْنَ اَنْتُمْ كَمَاتَهَوَّكَتِ الْيَهُوْدُوَالنَّصَارٰى ؟؟؟

کیا تم بھی ایسے ہی مضطرب باتیں کرو گے جیسے یہود ونصاری نے کیں؟؟؟

لَقَدْجِئْتُكُمْ بِهَابَيْضَاءَ نَقِيَّةً

خبردار! میں تمہارے پاس شریعت مطہرہ کوسفید، صاف ستھرا لے کرآیا ہوں۔

پھراپنی اتباع کی اہمیت کوواضح کرتے ہوئے فرمایا.....

وَلَوْكَانَ مُوْسٰى حَيًّامَاوَسِعَهٗ اِلَّااتِّبَاعِى ﴿٣٤﴾

اوراگرموسی علیہ السلام بھی اس وقت ظاہری حیات میں ہوتے توانہیں.....

میری اتباع کے سواچارہ نہ تھا.....!!!

مسلمان بھائیو!!!

غورتوفرمایئے.....کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کس انداز میں اپنی اتباع کے لازم ہونے کی تعلیم دے رہے ہیں.....کس انداز سے اپنے غلاموں کوسکھارہے ہیں کہ اگرنجات ہےتومیری اتباع میں ہے.....آخرت کی کامیابی میری پیروی میں مضمر ہے.....اللہ تعالیٰ کی رضامیری اقتداء میں پنہاں ہے.....حضرت سیدنا موسی علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام اگرچہ نبی ہیں.....اللہ جل جلالہ کے رسول ہیں.....اللہ تعالیٰ نے انہیں کتاب عطافرمائی.....لیکن رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم فرماتے ہیں کہ اگرجناب موسی علیہ السلام بھی اس وقت ظاہری حیات طیبہ میں ہوتے توانہیں بھی رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی اتباع کرنی پڑتی.....!!!

﴿٣٤﴾رواہ احمدفی المسندبرقم(١٤١٠٤)وابن ابی شیبۃفی المصنف(٢٢٨/٦) والبیھقی فی شعب الایمان برقم(١٧٥،١٧٣)واللفظ لہ وابن ابی یعلی الموصلی برقم(٢٠٨١)واللہ تعالی اعلم١٢

Marfat.com

برادران اسلام !!!

اگر ایک نبی اور رسول علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام..... جو خود صاحب کتاب ہیں..... ان کے لیے بھی رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی اتباع لازم ہو..... تو ظاہر ہے کہ ہمارے لیے تو بطریق اولی ضروری اور لازم ہوگی۔

برادران اسلام !!!

جس طرح قرآن عظیم نے رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی اتباع کا حکم دیا اور ساتھ ہی اس حکم کی تعمیل کرنے والوں کو کامیابی اور کامرانی کی بشارت بھی سنائی..... یونہی رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے بھی جہاں اپنی سنت مطہرہ کی اتباع واقتداء کی تاکید فرمائی وہاں اس عظیم رستے کی اتباع کرنے والوں کو طرح طرح کے ثواب کا وعدہ بھی دیا..... اس عظیم طریقہ کی پیروی کرنے والوں کو بے شمار انعامات کی بشارت بھی دی۔

چنانچہ حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

مَنْ أَكَلَ طَيِّبًا وَعَمِلَ فِيْ سُنَّةٍ وَأَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَهٗ دَخَلَ الْجَنَّةَ ﴿۳۵﴾

جس نے پاکیزہ کھانا کھایا..... اور **سنت کی موافقت** میں عمل کیا..... اور لوگ اس کی برائیوں سے محفوظ رہے..... وہ داخل جنت ہوا۔

﴿۳۵﴾ رواہ الترمذی فی الجامع برقم (۲۴۴۴) والعلل الکبیر برقم (۳۹۷) والحاکم فی المستدرک وصححہ برقم (۷۱۷۳) واللفظ لہ واللالکائی فی شرح اصول اعتقاد اھل السنۃ والجماعۃ برقم (۶) والطبرانی فی الاوسط برقم (۳۶۵۴) والبیھقی فی شعب الایمان برقم (۵۵۱۲) وابن ابی الدنیا فی الصمت برقم (۲۶) وھناد بن السری فی الزھد برقم (۱۱۲۹) واللہ تعالی اعلم ۱۲

Marfat.com

یونہی حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

مَنْ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِیْ وَثَبَتَ نَجَا وَمَنْ اَفْرَطَ مَرَقَ وَمَنْ خَالَفَ هَلَکَ ﴿۳۶﴾

جس نے میری سنت کو لازم پکڑا اور ثابت قدم رہا.....وہ نجات پا گیا.....اور جو حد سے بڑھا وہ دین سے نکل گیا.....اور جس نے مخالفت کی وہ ہلاک ہوا۔

ایک بار جناب بلال بن حارث رضی اللہ عنہ کو فرمایا.....

اِعْلَمْ!!! جان!!!

جناب بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی.....

مَا اَعْلَمُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ؟؟؟

یارسول اللہ!!!

میں کیا جانوں؟؟؟

پھر فرمایا.....

اِعْلَمْ یَابِلَالُ!!!

اے بلال!!!

جان!!!

جناب بلال رضی اللہ عنہ نے دوبارہ عرض کی.....

مَا اَعْلَمُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ؟؟؟

یارسول اللہ!!!

میں کیا جانوں؟؟؟

﴿۳۶﴾رواہ ابن بطۃ فی الابانۃ الکبری برقم(۱۵۰)واللہ جل وعلا اعلم ۱۲

Marfat.com

فرمایا.....

مَنْ اَحْیَا سُنَّۃً مِنْ سُنَّتِیْ قَدْ اُمِیْتَتْ بَعْدِیْ فَاِنَّ لَہٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ مَنْ عَمِلَ بِھَا مِنْ غَیْرِ اَنْ یَنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْئًا ﴿۳۷﴾

جو میری ایسی سنت زندہ کرے جس پر میرے بعد عمل چھوڑ دیا جا چکا ہو تو اس کے بعد جو بھی اس پر عمل کرے گا..... اس سنت کو زندہ کرنے والے کو ان عمل کرنے والوں کی طرف سے بھی ثواب ملے گا..... اور اس سے ان بعد والوں کے اپنے ثواب میں کسی طرح کی کوئی کمی نہ ہوگی۔

ایک بار فرمانے لگے.....

اِنَّ ھٰذَا الدِّیْنَ بَدَأَ غَرِیْبًا وَسَیَعُوْدُ کَمَا بَدَأَ

بے شک اس دین کی ابتداء غریبی و کمی کی حالت میں ہوئی اور عنقریب یہ دین ایسا ہی ہو جائے گا جیسے اس کی ابتداء ہوئی.....

فَطُوْبٰی لِلْغُرَبَاءِ

تو کامیابی ہے غرباء کے لیے.....!!!

عرض کیا گیا.....

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَنِ الْغُرَبَاءُ؟؟؟

یارسول اللہ!!!

غرباء کون ہیں؟؟؟

﴿۳۷﴾ رواہ الترمذی فی الجامع وحسنہ برقم (۲۶۰۱) واللفظ لہ و ابن ماجہ برقم (۲۰۵، ۲۰۶) والطبرانی فی الکبیر (۴۰۳/۱۱) وعبد بن حمید فی المسند برقم (۲۹۱) والبیھقی فی الاعتقاد برقم (۲۱۳) والبزار فی المسند برقم (۲۸۷۵) وابن وضاح فی البدع برقم (۹۱) والخطیب فی الکفایۃ فی علم الروایۃ برقم (۱۱۰۱) واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲

Marfat.com

فرمایا.....

اَلَّذِیْنَ یُحْیُوْنَ سُنَّتِیْ وَیُعَلِّمُوْنَھَا عِبَادَ اللّٰہِ ﴿۳۸﴾

وہ لوگ جو میری سنت کو زندہ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے بندے بن کر میری سنت پر عمل کرتے ہیں۔

برادران اسلام !!!

قابل رشک ہے وہ انسان جسے **اتباع رسول** ﷺ کی توفیق ملی..... خوش نصیب ہے وہ مسلمان جسے سنت نبوی پہ عمل کرنے کی سعادت نصیب ہوئی..... اور خوش نصیب کیوں نہ ہو کہ کبھی اس کے بارے میں فرمایا جارہا ہے کہ وہ **اتباع رسول** ﷺ کے سبب داخل جنت ہوا کبھی یہ بشارت دی جارہی ہے کہ سنت نبوی کی اتباع کے باعث وہ کامیاب وکامران ہوا..... کسی جگہ یہ خوش خبری دی جارہی ہے کہ ایسی سنت..... جس پر عمل متروک ہو چکا ہو..... اس کو زندہ کرنے کی وجہ سے اسے قیامت تک اس پر عمل کرنے والوں کی طرف سے بھی ثواب ملے گا..... اور کہیں فرمایا جارہا ہے کہ اس احیاء سنت کے عظیم کام کے سبب اس کے لیے..... **طوبیٰ**..... ہے!!!

برادران اسلام !!!

طوبیٰ کا ایک معنی تو وہ ہے جو اہل لغت نے بیان کیا..... یعنی کامیابی اور بھلائی وغیرہ..... لیکن ایک معنی وہ ہے جو خود رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے بیان فرمایا..... چنانچہ ایک شخص نے سوال کیا.....

یارسول اللہ!!!

طوبیٰ کیا ہے؟؟؟

﴿۳۸﴾رواہ البیھقی فی الزھد الکبیر برقم(۲۱۵)وابن عبدالبر فی جامع بیان العلم وفضلہ برقم(۱۵۰۰۳)وروی الترمذی فی الجامع وقال حسن صحیح برقم (۲۵۵٤)والطبرانی فی الکبیر(۱۱/٤۰۳)وابونعیم فی الحلیۃ(۱/۲۰۵)وابن عدی فی الکامل(٦/۵۹)نحوہ واللہ جل مجدہ اعلم۱۲

Marfat.com

جواب میں رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

شَجَرَةٌ فِی الْجَنَّةِ مَسِیْرَةُ مِائَةِ عَامٍ ثِیَابُ اَهْلِ الْجَنَّةِ تَخْرُجُ مِنْ اَكْمَامِهَا ﴿٣٩﴾

طوبیٰ جنت میں ایک درخت ہے جس کی مسافت ایک سو سال کی راہ ہے اور جنتیوں کے کپڑے اس درخت کے شگوفوں کے غلاف سے نکلتے ہیں.....!!!

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے ایک شخص کے پوچھنے پر فرمایا.....

لَوِ ارْتَحَلْتَ جَذَعَةً مِنْ اِبِلِ اَهْلِكَ لَمَا قَطَعْتَهَا حَتّٰی تَنْكَسِرَ تَرْقُوَتُهَا هَرَمًا ﴿٤٠﴾

اگر تو اپنے گھر کے اونٹوں میں سے اونٹ کے کسی بچے پر سوار ہو کر **شجرۂ طوبیٰ** کے نیچے چلنا شروع کر دے تو اس اونٹ کی بڑھاپے کی وجہ سے گردن ٹوٹ جانے تک بھی تو اس کو طے نہ کر سکے گا.....!!!

برادران اسلام!!!

طوبیٰ کا وہ معنی جو رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے بیان فرمایا.....اسے سامنے رکھیے.....تو ماقبل میں بیان کی گئی بشارت کا مطلب

﴿٣٩﴾اخرجه احمد فی المسند برقم(١١٢٤٥)بروایة دراج عن ابی الهیثم وقال فی تقریب التهذیب (٢٨٤/١)دراج صدوق فی حدیثه عن ابی الهیثم ضعف اهـ فلیفهم ثم تنبهت علیه فی الصحیح لابن حبان برقم(٧٥٣٦)والمسند لابی یعلی الموصلی (٣٨٧/٣)والبعث لابی داود برقم(٦٨)والله اعلم ١٢

﴿٤٠﴾رواه الطبرانی فی المعجم الكبیر(٥٨،٥٧/١٢)والاوسط(٤٠٨/١)واللفظ له وابن حبان فی الصحیح برقم(٧٥٣٧)والله تعالی اعلم ١٢ نجم القادری

Marfat.com

کچھ اس طرح بن جاتا ہے..... کہ.....

جو شخص احیاء سنت کرے..... جن سنتوں پر عمل متروک ہو چکا ہو ان پر از سر نو عمل شروع کرے..... اسے جنت میں ایسا درخت عطا کیا جاتا ہے جس کی مسافت ایک سو سال کی راہ ہے..... جس کے شگوفوں سے جنتیوں کے کپڑے نکلتے ہیں..... جو اس قدر بڑا درخت ہے کہ اگر انسان اونٹ کے ایک بچے پر سوار ہو کر اس کے نیچے چلنا شروع کر دے تو وہ اونٹ کا بچہ چلتے چلتے جوان ہو..... پھر چلتے چلتے وہ بوڑھا بھی ہو جائے یہاں تک کہ بڑھاپے کی شدت کی وجہ سے اس کی گردن ٹوٹ جائے .....لیکن پھر بھی اس درخت کی مسافت کو طے نہیں کیا جا سکتا۔

مسلمان بھائیو!!!

فقط اسی قدر پر بس نہیں..... بلکہ احادیث طیبہ میں تو بوقت فساد امت..... سنت نبویہ پر عمل کرنے والے کے بارے میں فرمایا کہ اسے شہید کا سا ثواب ملتا ہے..... چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا.....

اَلْمُتَمَسِّکُ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ لَهٗ اَجْرُ شَهِیْدٍ ﴿۴۱﴾

میری امت میں فتنہ وفساد کے وقت جو میری سنت کو لازم پکڑ لے اس کے لیے شہید کا ثواب ہے۔

بلکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے تو اس طرح مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

اَلْمُتَمَسِّکُ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ لَهٗ اَجْرُ خَمْسِیْنَ شَهِیْدًا ﴿۴۲﴾

﴿۴۱﴾ رواه الطبرانی فی الکبیر (۲۰/ ۵۰) والاوسط برقم (۵۵۷۲) واورده الهیثمی فی مجمع الزوائد ثم قال رواه الطبرانی فی الاوسط وفیه محمد بن صالح العدوی ولم ار من ترجمه وبقیة رجاله ثقات اھ

﴿۴۲﴾ رواه ابن بطة فی الابانة الکبری برقم (۲۲۴)

Marfat.com

میری امت میں فتنہ وفساد کے وقت میری سنت کولازم پکڑنے والے کے لیے پچاس شہیدوں کا ثواب ہے۔

بلکہ اس سے بھی بڑھ کروہ انعام جوحضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

مَنْ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَفَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَهٗ اَجْرُمِائَةِ شَهِیْدٍ ﴿۴۳﴾

جومیری امت میں فتنہ وفساد کے وقت میری سنت کولازم پکڑ لے تواس کے لیے ایک سوشہیدوں کا ثواب ہے۔

برادران اسلام !!!

ان احادیث طیبہ میں..... جوشخص بوقت فسادامت..... رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی سنت کواپنے لیے لازم کرلے..... اس کے لیے کہیں ایک شہید کا..... کہیں پچاس شہداء کا..... کہیں سوشہیدوں کا ثواب بتایا گیا ہے..... اور شہید کا اجر کتنا ہے؟؟؟

یقیناً ہماری سوچ اور خیال سے کہیں زیادہ!!!

قرآن عظیم میں شہید کے عظیم مقام کواس انداز میں بیان فرمایا جارہا ہے.....

وَلَاتَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْافِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًابَلْ اَحْیَاءٌ عِنْدَرَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ ﴿۴۴﴾

اور جواللہ عزوجل کی راہ میں مارے گئے ہرگز انہیں مردہ نہ خیال کرنا بلکہ وہ اپنے رب عزوجل

﴿۴۳﴾رواہ البیھقی فی الزھدالکبیر برقم(۲۱۷)وابن بشران فی امالیہ برقم(۵۰۱، ۷۰۰)ورواہ ابن بطة فی الابانة الکبری عن یحیی رفعه برقم(۲۲۰)وعن علی بن ابی طالب مرفوعابرقم(۱۵۱)وابن عدی فی الکامل (۳۲۷/۲)

﴿۴۴﴾القرآن الحکیم آل عمران ۱۶۹

کے پاس زندہ ہیں روزی پاتے ہیں.....

فَرِحِيْنَ بِمَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٤٥﴾

شاد ہیں اس پر جو انہیں اللہ جل جلالہ نے اپنے فضل سے دیا اور خوشیاں منا رہے ہیں اپنے پچھلوں کی جو ابھی ان سے نہ ملے کہ ان پر نہ کچھ اندیشہ ہے اور نہ کچھ غم۔

يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٤٦﴾

خوشیاں مناتے ہیں اللہ جل جلالہ کی رحمت اور فضل کی اور یہ کہ اللہ جل جلالہ ضائع نہیں کرتا اجر مسلمانوں کا۔

رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم شہید کے مقام و مرتبہ کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں.....

اَلشَّهِيْدُ اَوَّلُ دَفْعَةٍ مِّنْ دَمِهٖ يُكَفَّرُ بِهَا كُلُّ خَطِيْئَةٍ وَيَرٰى مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُزَوَّجُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ وَيُؤَمَّنُ مِنَ الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَيُحَلّٰى حُلَّةَ الْاِيْمَانِ ﴿٤٧﴾

شہید کے خون کا جب پہلا قطرہ نکلتا ہے.....تو اس کی ہر خطا کو معاف فرما دیا جاتا ہے اور وہ جنت میں اپنی جگہ دیکھ لیتا ہے.....اور اس کا بڑی آنکھوں والی حوروں کے ساتھ نکاح کیا جاتا ہے.....وہ بڑی گھبراہٹ سے مامون کر دیا جاتا ہے.....عذاب قبر سے امن دے دیا جاتا ہے.....اور اسے ایمان کا حلہ پہنا دیا جاتا ہے۔

﴿٤٥﴾ القرآن الحکیم آل عمران ۱۷۰

﴿٤٦﴾ القرآن الحکیم آل عمران ۱۷۱

﴿٤٧﴾ رواہ ابن قانع فی معجم الصحابۃ برقم (۱٤۱٤) واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲

Marfat.com

جناب جدار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی معیت میں جہاد کیا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کو فرماتے سنا.....

اَوَّلُ قَطْرَةٍ تَقَعُ مِنْ دَمِ الشَّهِيْدِ يُكَفِّرُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِهَا عَنْهُ كُلَّ خَطِيْئَةٍ لَهٗ وَتَجِيْئَانِ يَعْنِيْ الْحُوْرَ الْعِيْنَ تَجْلِسَانِ عِنْدَ رَأْسِهٖ فَتَمْسَحَانِ عَنْ وَجْهِهٖ وَتَقُوْلَانِ مَرْحَبًا قَدْ آنَ لَكَ وَيَقُوْلُ هُوَ مَرْحَبًا قَدْ آنَ لَكُمَا ﴿۴۸﴾

جب شہید کے خون کا پہلا قطرہ گرتا ہے تو اللہ عزوجل اس کے بدلے میں اس کی ہر خطا کو مٹا دیتا ہے.....اور اس کے پاس دو حوریں آتی ہیں.....آ کر اس کے سر کے پاس بیٹھ جاتی ہیں.....اس کا چہرہ صاف کرتی ہیں.....اور اسے کہتی ہیں.....

مَرْحَبًا قَدْ آنَ لَكَ

کشادگی پائی تو نے.....تیرا ہم سے ملاقات کا وقت آ چکا۔

اور وہ بھی ان دونوں کو کہتا ہے.....

مَرْحَبًا قَدْ آنَ لَكُمَا!!!

مرحبا.....!!! تمہارا مجھ سے ملاقات کا وقت آ چکا۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

اَلشَّهِيْدُ يُشَفَّعُ فِيْ سَبْعِيْنَ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ ﴿۴۹﴾

﴿۴۸﴾ رواہ ابونعیم فی معرفۃ الصحابۃ برقم (۱۶۳۱) والحدیث مخرج فی المنتقی من کتاب الطبقات لابی عروبۃ الحرانی برقم (۵۵) واللفظ لہ واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲

﴿۴۹﴾ رواہ ابن حبان فی الصحیح برقم (۴۷۴۶) والآجری فی الشریعۃ برقم (۸۰۵، ۸۰۶) واوردہ الہیثمی فی موارد الظمآن (۱ ۳۸۸) واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲

شہید کی.....اپنے گھر والوں میں سے ستر لوگوں کے حق میں شفاعت قبول کی جائیگی۔
بلکہ بعض شہداء سے متعلق تو یوں فرمایا.....

وہ بندۂ مؤمن جو اپنی جان و مال کے ساتھ اللہ ﷻ کے رستے میں جہاد کرے.....پھر اسے دشمن کا سامنا کرنا پڑے تو ان سے قتال کرے یہاں تک کہ اسے قتل کر دیا جائے فرمایا.....

فَذَاکَ الشَّهِيْدُ فِیْ خَيْمَةِ اللّٰهِ تَحْتَ عَرْشِهٖ لَايَفْضُلُهُ النَّبِيُّوْنَ اِلَّابِدَرَجَةِ النُّبُوَّةِ﴿۵۰﴾

تو یہ ''وہ شہید ہے جو اللہ ﷻ کے خیمہ میں ہوگا.....اللہ ﷻ کے عرش کے نیچے.....انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی.....اس پر سوائے درجۂ نبوت کے کوئی فضیلت نہ ہوگی''۔

برادران اسلام !!!

جب شہید کو اس قدر فضیلت عطا ہوئی کہ.....مرنے کے بعد بھی اسے رزق عطا کیا جاتا ہے.....خون کا پہلا قطرہ نکلتے ہی اس کے سارے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں.....وہ جنت میں اپنی جگہ دیکھ لیتا ہے.....حوروں سے اس کا نکاح کر دیا جاتا ہے.....حوریں آ کر اس کے چہرے پر پڑے گرد و غبار کو صاف کرتی ہیں.....اسے مرحبا کہتی ہیں.....عذاب قبر سے اسے نجات دے دی جاتی ہے.....فزع اکبر یعنی نفخۂ ثانیہ کہ جسے سن کر زمین و آسمان میں موجود ہر ذی عقل گھبرا جائے گا.....جیسا کہ قرآن عظیم میں فرمایا.....

وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ

﴿۵۰﴾رواه ابن حبان فی الصحيح برقم(٤٧٤٩)و احمدفی المسندبرقم(١٦٩٩٨) والدارمی فی السنن برقم(٢٤٦٦)و البيهقی فی السنن الكبرى(١٦٤/٩)و البعث والنشور برقم(٢٢٣)و الطبرانی فی الكبير(٥٥،٥٤/١٢)ومسند الشاميين برقم (٩٩٥)و الطيالسی فی المسندبرقم(١٣٥١)و ابن ابی عاصم فی الجهادبرقم(١٠١) وابن المبارک فی الجهاد برقم(٧)و ابن عساکر فی تاريخه(٢٧٦،٢٧٥/٣٨)

Marfat.com

وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّامَنْ شَاءَ اللّٰهُ ﴿۵۱﴾

اور جس دن پھونکا جائے گا صور.....تو گھبرا جائیں گے جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں ہیں مگر جسے خدا چاہے۔

لیکن برادران اسلام !!!

شہید اس دن بھی ان لوگوں میں سے ہوگا جن پر یہ گھبراہٹ طاری نہ ہوگی نیز اس شہید کو ایمان کا حلہ پہنا دیا جاتا ہے.....نہ صرف یہ کہ خود جنت میں داخل ہوتا ہے بلکہ اپنی رشتہ داروں میں سے ستر انسانوں کی شفاعت بھی کرتا ہے.....اور اس کی شفاعت مقبول بھی ہوتی ہے..... بلکہ بعض احادیث میں تو یہاں تک فرما دیا کہ جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والا بھی شہید ہے.....﴿۵۲﴾

اور بعض شہید تو ایسے ہیں کہ جنہیں اللہ ﷻ کے خیمہ میں.....اللہ ﷻ کے عرش کے نیچے جگہ ملتی ہے.....ان کو اس عظیم مقام سے نوازا جاتا ہے کہ اس کے اور انبیاء کرام علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے درمیان صرف درجۂ نبوت کا فرق رہ جاتا ہے۔

تو برادران اسلام !!!

شہید کے اس عظیم مقام کو پیش نظر رکھتے ہوئے غور فرمایئے کہ جو شخص فساد امت کے وقت سنت نبویہ کو اپنے لیے لازم کر لیتا ہے.....**اتباع رسول** ﷺ ایسا عظیم کام کرتا

﴿۵۱﴾ القرآن الحکیم النمل ۸۷

﴿۵۲﴾ رواہ الترمذی فی الجامع وحسنہ برقم(۱۵۶۶) واحمد فی المسند برقم (۹۸۱۵،۹۱۲۸) وابن ابی شیبۃ فی المصنف(۳۵۱/۸،۵۹۹،۵۶۶/۴) والبیھقی فی السنن الکبری (۸۲/۴) وشعب الایمان برقم(۸۳۶۲،۳۱۸۴) والحاکم فی المستدرک برقم(۱۳۸۰) وابن حبان فی الصحیح برقم(۷۳۷۱،۴۷۴۲،۴۳۸۹) والطیالسی فی المسند برقم(۲۶۸۱) وابن المبارک فی الجہاد برقم(۴۵) وابو نعیم الاصبہانی فی صفۃ الجنۃ برقم(۷۷) وتمام فی فوائدہ برقم (۱۲۸۳،۴۱۹) والخرائطی فی مساوئ الاخلاق برقم(۵۸۰)

Marfat.com

ہے.....اسے بعض احادیث طیبہ کے مطابق ایک شہید کا.....بعض کے مطابق پچاس شہداء کا.....
اور بعض احادیث مبارکہ کے مطابق سو شہیدوں کا ثواب عطا کیا جاتا ہے.....!!!

برادران اسلام !!!

یقیناً یہ ایک بڑی کامیابی اور ایک بڑا ثواب ہے..... جو سنت نبویہ کو اپنے لیے لازم کر لینے والے کو عطا کیا جاتا ہے.....اور پھر سنت نبویہ کو اپنے لیے لازم کر لینے والے..... ایسی سنن جن پر عمل چھٹ چکا ہو انہیں دوبارہ زندہ کرنے والے.....ان کا ثواب اسی میں منحصر نہیں ..... بلکہ وہ کریم آقا صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کچھ اور بھی فرماتے ہیں.....اپنے حسن بے مثال کے دیوانوں کی امید بندھاتے ہیں.....انہیں اپنی سنت طیبہ پر عمل کی ترغیب دیتے ہوئے ان کے اصلی مقصود کا ذکر فرماتے ہیں..... جناب انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ..... کہ حبیب پروردگار صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

مَنْ اَحْیَا سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّةِ ﴿٥٣﴾

جس نے میری سنت کو زندہ کیا.....اس نے مجھ سے محبت کی.....جس نے مجھ سے محبت کی.....وہ.....

جنت میں میرے ساتھ ہوگا.....!!!

اے شمع جمال مصطفائی کے پروانو!!!

تمہارے آقا صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے

﴿٥٣﴾رواه الترمذی فی الجامع وحسنه برقم(٢٦٠٢)وابن بطة فی الابانة الکبری برقم(٥٢) والطبرانی فی الاوسط برقم(١١٤٩٦،٦١٦٧)والصغیر برقم(٨٥٧)وابن شاهین فی الترغیب فی فضائل الاعمال برقم(٥٢٧)والعقیلی فی الضعفاء الکبیر برقم(١٥٣١،٥٠٥)ومحمد بن نصر المروزی فی تعظیم قدر الصلاة برقم (٦١٩)واللالکائی فی شرح اصول اعتقاد اهل السنة والجماعة برقم(٥)والله اعلم ١٢

Marfat.com

تمہارے دل کی بات کردی ہے.....تمہاری ڈھارس بندھادی ہے.....اگر احیائے سنت کرو تو تمہیں اپنا محبّ فرمارہے ہیں.....اور محبّ کے لیے یہ بات کچھ کم نہیں کہ محبوب اس کے بارے میں خود فرمادے کہ فلاں میرا محبّ ہے.....فلاں مجھ سے محبت کرتا ہے.....یقیناً اس محبّ کی محبت محبوب کے ہاں مقبول ہوتی ہے جس کے بارے میں محبوب خود گواہی دے کہ فلاں میرا محبّ ہے.....اور یہاں وہ کریم آقا صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم اپنی سنت کو زندہ کرنے والے کے بارے میں خود فرماتے ہیں کہ وہ میرا محبّ ہے.....**جو میری سنت زندہ کرتا ہے وہ مجھ سے محبت کرتا ہے**.....اور پھر اسی پر بات کو ختم نہیں فرمایا.....بلکہ فرمایا جاتا ہے.....

كَانَ مَعِیَ فِیُ الْجَنَّةِ

جنت میں میرے ساتھ ہوگا!!!

اے میرے مسلمان بھائیو!!!

اگر فقط جنت ہی مل جائے تب بھی سودا برا نہیں.....کوئی نقصان نہیں.....لیکن یہاں تو جنت کے ساتھ ساتھ اپنی معیت ورفاقت کی خوشخبری بھی دے رہے ہیں.....اور اگر جنت میں ان کی معیت ورفاقت کا مقام پوچھنا ہو تو جناب ربیعہ رضی اللہ عنہ سے جاکر پوچھو.....جس وقت آپ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے علی الاطلاق فرما دیا تھا.....

سَلْ.....!!!

اے ربیعہ!!!!

مانگ.....!!!

جو جی میں آئے مانگ.....!!!

اور جناب ربیعہ رضی اللہ عنہ کے سامنے اس وقت پوری کائنات تھی.....اور فرمانے والے بھی وہ تھے جنہیں اللہ جل جلالہ نے.....

Marfat.com

اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ﴿٥٤﴾

کا تاج پہنایا..... جو خود فرماتے ہیں.....

اُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحَ کُلِّ شَیْءٍ اِلَّا الْخَمْسَ ﴿٥٥﴾

علوم خمسہ کے علاوہ کائنات کی ہر ایک چیز کی کنجی مجھے عطا کر دی گئی ہے..... اور پھر بعد میں وہ علوم خمسہ بھی سکھا دیئے گئے.....

جیسا کہ قرآن عظیم میں فرمایا.....

وَعَلَّمَکَ مَالَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ ﴿٥٦﴾

یعنی اے حبیب !!!

آپ جو کچھ نہیں جانتے تھے اللہ ﷻ نے ہر وہ چیز آپ کو بتا دی..... !!!

برادران اسلام !!!

آج اس مختار آقا صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی رحمت جوش پر ہے..... جناب ربیعہ رضی اللہ عنہ کو کائنات کی کوئی بھی چیز مانگنے کا اختیار دے دیا ہے..... لیکن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے نہ حکومت مانگی..... نہ دولت مانگی..... نہ عزت کا سوال کیا..... نہ شہرت کا مطالبہ کیا..... اگر سوال کیا تو بس ایک..... اور وہ یہ کہ.....

اَسْئَلُکَ مُرَافَقَتَکَ فِی الْجَنَّةِ ﴿٥٧﴾

﴿٥٤﴾ القرآن الحکیم الکوثر ١

﴿٥٥﴾ رواہ احمد فی المسند برقم (٥٣٢٢) والطبرانی فی الکبیر (١٠/٤٩٤) ورواہ احمد فی المسند عن عبداللہ موقوفا برقم (٣٩٥٤،٣٤٧٧) والشاشی فی المسند موقوفا برقم (٨٢١) واوردہ الہیثمی فی المجمع وقال رواہ احمد والطبرانی ورجال احمد رجال الصحیح (٤/١٦) واللہ تعالی اعلم ١٢

﴿٥٦﴾ القرآن الحکیم النساء ١١٣

﴿٥٧﴾ رواہ مسلم فی الصحیح برقم (٧٥٤) وابوداود فی السنن برقم (١١٢٥) والنسائی فی السنن برقم (١١٢٦) وفی السنن الکبری (١/٢٤٢) والبیہقی = =

Marfat.com

یارسول اللہ !!!

میں آپ سے..... جنت کے اندر..... **آپ کی رفاقت**..... کا سوال کرتا ہوں.....!!!

برادران اسلام !!!

جنت میں رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی رفاقت ومعیت وہ عظیم مقام ہے جسے حضرت ربیعہ رضی اللہ تعالی عنہ نے ساری کائنات سے چنا..... کائنات کی ہر چیز مانگنے کا اختیار ہوتے ہوئے بھی اسی چیز کا سوال کیا۔

تو میرے بھائیو !!!

غور فرمایئے گا..... یہاں پر فرمایا جارہا ہے.....

كَانَ مَعِیَ فِیُ الْجَنَّةِ

یعنی میری سنت کو زندہ کرنے والے کو جنت میں میری معیت نصیب ہوگی !!!

یعنی جو مقام جناب ربیعہ رضی اللہ عنہ ساری کائنات سے چنتے ہیں..... اس کا کچھ حصہ احیائے سنت کرنے والے کو بھی مل رہا ہے..... رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی جس سنت پر عمل چھٹ چکا ہو..... اسے دوبارہ لوگوں میں روشناس کرانے والوں کو بھی اس عظیم مرتبہ سے کچھ نہ کچھ خیرات مل رہی ہے۔

برادران اسلام !!!

سنت نبویہ پر عمل کرنے والے یقیناً مبارک باد کے مستحق ہیں..... جنہیں اس عظیم مقام سے سرفراز فرمایا جارہا ہے..... اس بے مثل مرتبہ کی بشارت دی جارہی ہے..... جنہیں

= =فی السنن الکبری (٤٨٦/٢)والدعوات الکبیر برقم(٣٥٠)وابن ابی عاصم فی الآحاد والمثانی برقم(٢١١٢)والطبرانی فی الکبیر(٤٣٣/٤)وابوعوانة فی المستخرج برقم(١٤٧٦)وابونعیم فی معرفة الصحابة برقم(٢٤١٩)وفی حلیة الاولیاء(٢١٤/١)واللہ سبحانہ وتعالی اعلم١٢

ایسے مقام کی خوشخبری دی جارہی ہے جو کامیابی کے مراتب میں سے عظیم ترین مرتبہ اور کامرانی کے درجات میں سے بلندترین درجہ ہے۔

برادران اسلام !!!

جس طرح سنت مطہرہ پرعمل کرنے والے کے لیے عظیم انعامات کے وعدے.....اور جزیل اجروں کی بشارتیں ہیں..... یونہی جولوگ اس رستے سے دور ہٹتے ہیں..... اتباع رسول ﷺ سے جی چراتے ہیں.....ان لوگوں کوتنبیہ کے لیے اللہ ﷻ اوراس کے رسول صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی طرف سے وعیدیں بھی دی گئیں.....تاکہ جو لوگ انعام کے لالچ میں آکر راہ نہ پائیں ..عذاب سے ہی ڈر کر راہِ راست پر آجائیں.....اور یوں اپنی دنیااورآخرت بہتر بنائیں..... چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے ایک بارفرمایا.....

كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبَى

میری ساری کی ساری امت جنت میں داخل ہوگی سوائے اس شخص کے کہ جس نے (جنت میں داخلے سے) انکارکیا.....!!!

عرض کیا گیا.....

يَارَسُوْلَ اللهِ وَمَنْ يَأْبَى ؟؟؟

یارسول اللہ!!! (بھلا جنت میں داخلے سے) کون انکارکرتا ہے؟؟؟

فرمایا.....

مَنْ أَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ أَبَى ﴿٥٨﴾

﴿٥٨﴾رواه البخاری فی الصحیح برقم(٦٧٣٧)واحمدفی المسند برقم(٨٣٧٣) والحاکم فی المستدرک وقال صحیح علی شرطهمابرقم(١٦٩)وابن حبان فی الصحیح برقم(١٧)وروی الطبرانی فی الاوسط نحوه برقم(٨٢٠)

جس نے میری پیروی کی وہ داخل جنت ہوا.....اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے (جنت میں داخلے سے) انکار کیا.....!!!

بلکہ ایک حدیث میں تو یہاں تک فرمادیا.....

مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ ﴿٥٩﴾

جس نے میری سنت سے روگردانی کی وہ مجھ سے نہیں.....!!!

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

سِتَّةٌ لَعَنْتُهُمْ وَلَعَنَهُ اللّٰهُ وَكُلُّ نَبِیٍّ كَانَ

چھ شخص ایسے ہیں جنہیں میں بھی لعنت کرتا ہوں.....ان کو اللہ جل جلالہ بھی لعنت کرتا ہے اور ہر وہ نبی جو ہوگزرا اس نے بھی ان پر لعنت کی.....

اَلزَّائِدُ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ

اللہ جل جلالہ کی کتاب میں زیادتی کرنے والا.....

وَالْمُكَذِّبُ بِقَدَرِ اللّٰهِ

﴿٥٩﴾رواه البخاری فی الصحیح برقم(٤٦٧٥)ومسلم فی الصحیح برقم(٢٤٨٧) وابن حبان فی الصحیح برقم(١٤)وابن خزیمة فی السنن برقم(١٩٩) والنسائی فی السنن برقم(٣١٦٥)وفی السنن الکبری(٣/٢٦٤)والطحاوی فی مشکل الآثار برقم(١٠٥٠)واحمد فی المسند برقم(٦١٨٨)والدارمی فی السنن برقم(٢٢٢٤)والبیهقی فی السنن الکبری(٧/٧٧)وشعب الایمان برقم (٥٢٣٩)ومعرفة السنن والآثار برقم(٤٢٧٩)والسنن الصغیر برقم(١٨٣٤)والحارث فی بغیة الحارث برقم(١/١٥٧)وعبدالرزاق فی المصنف(٦/١٦٧)وابوعوانة فی المستخرج برقم(٣٢٣٦)وعبدبن حمید فی المسند برقم(١٣٢١)وابو الشیخ فی اخلاق النبی ﷺ برقم(٣١١)والعدنی فی الایمان برقم(٤٩)وابن المبارک فی الزهد والرقائق برقم(١٠٩١)وابن ابی عاصم فی السنة برقم(٥١)والخطیب البغدادی فی الفقیه والمتفقه برقم(٣٦٧)واللہ تعالیٰ اعلم١٢

Marfat.com

اللہ عزوجل کی تقدیر کو جھٹلانے والا.....

وَالْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبَرُوْتِ لِيُعِزَّ مَنْ اَذَلَّ اللّٰهُ وَيُذِلَّ مَنْ اَعَزَّ اللّٰهُ

اور زبردستی حاکم بننے والا.....تاکہ جسے اللہ تعالیٰ نے ذلت دی اسے عزت دے اور جسے اللہ جل جلالہ نے عزت دی اسے ذلیل کرے.....

وَالْمُسْتَحِلُّ لِحَرَمِ اللّٰهِ

اور اللہ تعالیٰ کے حرم کو حلال جاننے والا.....

وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِیْ

اور میرے قریبیوں (کی اذیت) کو حلال جاننے والا.....

وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِیْ ﴿٦٠﴾

اور میری سنت کو ترک کرنے والا.....!!!

برادران اسلام !!!

خدارا چند لمحات کے لیے اس چیز پر غور فرمایئے !!!

کیا یہ اچھا ہے کہ مسلمان **اتباع رسول** ﷺ کرے اور جزیل اجر پائے.....یا یہ اچھا ہے کہ انسان سنت نبویہ کی پامالی کرے اور جہنم میں جائے؟؟؟؟

کیا یہ اچھا ہے کہ مسلمان سنت نبوی کو اپنے لیے لازم کرلے اور جنت کا مستحق بن جائے

﴿٦٠﴾رواه ابن حبان فی الصحیح برقم(٥٨٤٣)والترمذی فی الجامع برقم (٢٠٨٠) والفاكهی فی اخبار مكةبرقم(١٤٢٩)والحاكم فی المستدرک وقال صحیح علی شرط البخاری برقم(٧١١١،٣٩٠٢،١٠١)والطبرانی فی الكبير (٢٠٨/٣)والاوسط برقم (١٧٣٣) والبيهقی فی شعب الايمان برقم(٣٨٥٠)وفی القضاء والقدر برقم (٣٦٢) وابونعيم فی معرفة الصحابة برقم(١٦٩٤)والطحاوی فی مشكل الآثار برقم(٢٩٤٥) وابن بشران فی اماليه برقم(٢٣٣)وابن مردويه فی اماليه برقم(٢٩) والطبرانی فی الدعاء برقم(١٩٧١) وابن ابی عاصم فی السنة برقم(٣٧)والله تعالی اعلم١٢

Marfat.com

یا یہ اچھا ہے کہ سنت کو ترک کرے اور جہنم کا ایندھن بن جائے؟؟؟

برادران اسلام !!!

کیا یہ چیز زیادہ اچھی ہے کہ سنت نبویہ پر عمل کرنے سے جنت کی طرح طرح کی نعمتیں ملیں..... اور سب سے بڑی بات یہ کہ اللہ جل جلالہ کی محبت کا پروانہ نصیب ہو..... جنت میں رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی معیت نصیب ہو.....

یا.....

یہ اچھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم فرمائیں کہ یہ مجھ سے نہیں ہے..... اور فرمائیں کہ اللہ جل جلالہ نے..... میں نے..... اور ہر نبی نے..... اس پر لعنت کی.....؟؟؟

میرے بھائیو!!!

یقیناً کوئی عقل مند پہلی کو برا اور دوسری کو اچھا نہیں کہے گا..... یقیناً ہر ذی فہم پہلی کو اختیار کرے گا اور دوسری سے دور بھاگے گا.....!!!

تو پیارے بھائیو!!!

''پہلی کا حصول اور دوسری سے نجات'' **اتباع رسول** ﷺ سے حاصل ہوتی ہے..... سنت نبویہ کو اپنے لیے لازم کر لینے سے ملتی ہے۔

تو آئیے !!!

آج اس بات کا عہد کر لیتے ہیں کہ **انشاء اللہ** عزوجل آج اور ابھی سے ہم..... **اتباع رسول** صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی پوری پوری کوشش کریں گے.....!!!

رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی ہر ایک سنت

Marfat.com

پر عمل کی سعی مقدور کریں گے.....!!!

اللہ ﷻ ہمیں **اتباع رسول** ﷺ کی توفیق عطا فرمائے.....اور بروز قیامت رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی شفاعت ومعیت عطا فرمائے۔

آمین

بحرمة سید المرسلین

صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم

وانا العبد الفقیر الی مولاہ الغنی

محمد چمن زمان نجم القادری

عفی عنہ

المدرس بالجامعة الغوثية الرضوية۔سکھر

Marfat.com

سبحانہ وتعالیٰ

﴿بیان ثانی﴾

والدین

کی

رضا

حررہٗ
ابو أدیب محمد رحمن زمان نجم القادری
محصن عن ذنوبہ۔
خادم الطلبۃ الجامعۃ الغوثیۃ الرضویۃ سکھر۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ خَالِقِ الْآبَاءِ وَالْاُمَّھَاتِ رَافِعِ الدَّرَجَاتِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ السَّادَاتِ اَفْضَلِ الْمُمْکِنَاتِ وَعَلٰی اَبَوَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَمُتَّبِعِیْہِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے میری خالہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ جل وعلا عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کے وصال اقدس کو ابھی تھوڑا ہی وقت گزرا تھا کہ دُومَۃُ الجَندل والوں میں سے ایک عورت، رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی تلاش میں، میرے پاس آئی۔ (اس عورت کا مسئلہ یہ تھا کہ) جادو کے معاملہ سے کوئی چیز اس میں داخل ہوگئی تھی..... لیکن ابھی تک اس عورت نے اس چیز کے ذریعے کسی خلاف شرع کام کا ارتکاب نہ کیا تھا..... اور اب وہ عورت اس چیز سے متعلق رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم سے پوچھنا چاہتی تھی۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت عروہ بن زبیر سے فرمایا.....

اے بھانجے!

جب اس عورت نے رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کو نہ پایا، جو اسکی پریشانی میں اس کو شفا دیتے..... تو وہ اس قدر شدت سے روئی کہ مجھے

Marfat.com

اس پر بہت رحم آیا.....وہ عورت روتے ہوئے کہتی تھی کہ مجھے ڈر ہے کہ میں ہلاک ہوگئی ہوں.....!!!

(پھر اس عورت نے اپنی ہلاکت و بربادی کا سبب بیان کرتے ہوئے کہا.....)

میرا شوہر مجھ سے الگ ہو گیا تھا (اور اس وجہ سے میں نے نہایت پریشان تھی.....ایک دن) میرے پاس ایک بوڑھی عورت آئی تو میں نے اس سے کہا کہ میرا شوہر مجھ سے دور ہے.....تم مجھے کوئی ایسا طریقہ بتاؤ کہ میرا شوہر مجھے مل جائے۔

اس بڑھیا نے کہا کہ اگر تو میری بات مانے تو امید ہے کہ تیرا شوہر تجھے مل جائے۔

وہ عورت کہنے لگی کہ میں اس قدر پریشان تھی کہ میں نے اس بڑھیا کے ساتھ وعدہ کر لیا کہ تو مجھے جو بات بھی کہے گی میں اس پر ضرور عمل کروں گی۔

پس جب رات ہوئی تو وہ بڑھیا میرے پاس دو سیاہ رنگ کے کتے لے کر آ گئی.....ان میں سے ایک پر وہ بڑھیا سوار ہوئی اور دوسرے پر میں سوار ہو گئی.....سوار ہونا ہی تھا کہ ہم آناً فاناً ''بابل'' میں جا پہنچے۔

ہم جیسے ہی وہاں پر رکے تو اچانک میری نظر دو مَردوں پر پڑی جن کو پاؤں سے باندھ کر لٹکایا گیا تھا.....ان دونوں نے مجھے دیکھتے ہی کہا.....

تجھے کونسی حاجت یہاں لے کر آئی ہے؟؟؟

میں نے ان دونوں سے پوچھا.....

کیا تم جادو جانتے ہو؟؟؟

ان دونوں نے کہا.....

ہم تو بس نری آزمائش ہیں.....تو جادو سیکھ کر اپنا ایمان برباد نہ کر اور واپس چلی جا!!!

اس عورت نے کہا کہ میں نے واپسی سے انکار کر دیا۔

اس پر ان دونوں نے مجھ سے کہا.....

Marfat.com

کہ تو جا.....اور جا کر اُس تنور میں پیشاب کر دے!!!

عورت نے کہا کہ میں وہاں گئی تو گھبرا گئی.....اور کچھ کیے بغیر ان دونوں کی طرف واپس لوٹ آئی۔

جب میں ان کے پاس واپس آئی تو انہوں نے مجھ سے پوچھا.....

کیا تو نے اس تنور میں پیشاب کیا؟؟؟

میں نے کہا.....

ہاں کیا!!!

وہ دونوں کہنے لگے.....

تو کیا.....تو نے کسی چیز کو دیکھا؟؟؟

میں نے کہا.....

میں نے تو کسی چیز کو نہیں دیکھا!!!

تو وہ دونوں مجھ سے کہنے لگے.....تو جھوٹ بولتی ہے کہ تو نے تنور میں پیشاب کیا ہے۔تو نے پیشاب نہیں کیا!!!

پھر کہنے لگے.....

تو اپنے علاقے میں واپس چلی جا اور جادو سیکھ کر اپنا ایمان برباد مت کر!!!

عورت نے کہا.....میں نے پھر جادو سیکھے بغیر واپسی سے انکار کر دیا۔

پس دوبارہ انہوں نے مجھے کہا.....

اگر تو جادو سیکھنا ہی چاہتی ہے تو اس تنور میں جا کر پیشاب کر!!!

عورت نے کہا کہ میں دوبارہ گئی تو میرا بدن لرز اٹھا.....مجھ پر خوف طاری ہو گیا.....اور میں دوبارہ (کچھ کیے بغیر) ان دونوں کے پاس لوٹ آئی۔

ان دونوں نے پھر مجھ سے پوچھا.....

Marfat.com

کیا دیکھا؟؟؟

میں نے کہا.....

مجھے تو کچھ بھی نظر نہیں آیا!!!

ان دونوں نے مجھے کہا.....

تو جھوٹ بولتی ہے.....تو نے تنور میں پیشاب نہیں کیا!!!

پھر مجھے کہنے لگے.....

تو اپنے وطن واپس لوٹ جا اور جادو سیکھ کر کفر نہ کر کیونکہ تیرا کام پورا ہونے والا ہے!!!

عورت کہنے لگی کہ میں نے پھر انکار کر دیا۔

انہوں نے پھر مجھ سے کہا.....

اگر تو جادو سیکھنا ہی چاہتی ہے تو اس تنور میں جا کر پیشاب کر دے!!!

عورت نے کہا کہ میں نے اب کی بار جا کر اس تنور میں پیشاب کیا تو کیا دیکھتی ہوں کہ ایک گھڑ سوار جو لوہے کا نقاب کئے ہوئے تھا.....میرے اندر سے نکل کر آسمان کی طرف بلند ہوا..... یہاں تک کہ میری نظر سے اوجھل ہو گیا .....میں نے آ کر ان دونوں کو بتایا کہ میں نے تنور میں پیشاب کیا ہے.....!!!

ان دونوں نے کہا.....

کیا دیکھا؟

میں نے کہا.....

ایک شخص گھوڑے پر سوار دیکھا جو لوہے کا نقاب کیے ہوئے تھا.....میرے اندر سے نکلا اور آسمان کی طرف چلا گیا..... یہاں تک کہ میری نظروں سے اوجھل ہو گیا.....!!!

وہ دونوں کہنے لگے.....

اب کی بار تو نے سچ بولا.....وہ گھوڑا سوار شخص تیرا ایمان تھا جو تجھ سے نکل چکا

Marfat.com

ہے.....اب جا!!!

وہ عورت کہنے لگی کہ میں نے اس بڑھیا سے کہا.....

خدا کی قسم!!!

مجھے تو جادو کے متعلق کچھ پتا نہیں چلا اور نہ ہی ان دونوں نے مجھے کچھ سکھایا

ہے.....(حالانکہ میں تو جادو سیکھنے آئی تھی!!!)

وہ دونوں کہنے لگے.....

کیوں نہیں!!!اب تُو جس چیز کا بھی ارادہ کرے گی وہ فوری طور پر ہو جایا

کرے گی.....اگر آزمانا چاہتی ہو تو یہ گندم لو اور اسے زمین میں بو دو!

عورت کہنے لگی کہ میں نے گندم کو بو کر کہا.....

اُگ!

تو وہ اگ پڑی.....!

میں نے کہا.....

پتے نکال!

تو پتے نکل آئے.....!

پھر میں نے کہا.....

دانے لا!

تو اس میں دانے آ گئے.....!

پھر میں نے کہا.....

خشک ہو!

تو وہ خشک ہو گئی.....!

پھر میں نے کہا.....

Marfat.com

آٹا بن جا!

تو وہ آٹا بن گئی.....!

پھر میں نے کہا.....

روٹی پک جا!

تو وہ روٹی پک گئی.....!

تو جب میں نے دیکھا کہ میں جس چیز کا ارادہ کرتی ہوں تو وہ ہو جاتی ہے تو (مجھے یقین ہو گیا کہ ان دونوں شخصوں نے درست کہا تھا کہ تیرا ایمان تجھ سے نکل چکا ہے تو اب میں) بہت شرمندہ ہوئی اور اپنے کیے پر سخت نادم ہوئی۔

(یہ سب کچھ بتا دینے کے بعد وہ عورت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے) کہنے لگی.....

اللہ کی قسم! اے ام المومنین!!!

میں نے اس جادو کے ذریعے نہ تو کوئی اور کام کیا اور نہ ہی کبھی کرونگی.....

خدارا میری نجات کا کوئی راستہ بتایئے!!!

پھر اس عورت نے رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے بھی اپنے مسئلہ کے بارے میں سوال کیا.....اور رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کے وصال کے بعد ابھی تک بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہم مدینہ طیبہ میں موجود بھی تھے.....لیکن سب کے سب ہی اس بات سے ڈر رہے تھے کہ اس عورت کو ایسا فتوٰی کیونکر دیں کہ جس کا ان کو علم نہیں۔

ہاں!!!

یہ بات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس عورت سے ضرور کہی بلکہ سارے کے سارے صحابہ رضی اللہ عنہم کا اس بات پر اتفاق ہو گیا کہ.....

لَوْ كَانَ اَبَوَاكِ حَيَّيْنِ اَوْ اَحَدُهُمَا لَكَانَا يَكْفِيَانِكِ ﴿۱﴾

یعنی اے عورت!!!

اگر تیرے ماں باپ، دونوں یا ان میں سے کوئی ایک زندہ ہوتا..... تو وہ تجھے تیرا گناہ بخشوانے میں کفایت کرتے.....!!!

برادران اسلام!!!

رسولِ اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کے وصال کے فوراً بعد سارے کے سارے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا اس بات پر متفق ہونا کہ ''اس عورت کو اگر کوئی چیز نفع دے سکتی ہے..... کوئی نیکی اس کے گناہ کو مٹا سکتی ہے..... تو وہ ماں باپ کی خدمت ہے، ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک ہے.....'' صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا اس بات پر اتفاق صاف صاف بتا رہا ہے اور پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے نزدیک والدین کی خدمت اور ان کی بھلائی سے بڑھ کر کوئی بھی ایسا عمل نہ تھا جو انسان کی نجات کا سبب بن سکے۔

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے اس جواب سے یہ بات بھی واضح طور پر معلوم ہو رہی ہے کہ ان کے نزدیک والدین کی خدمت ایک ایسا عظیم کام تھا کہ انسان سے کسی طرح کا گناہ بھی سرزد ہو جائے پھر وہ اپنے رب تبارک وتعالیٰ کو راضی کرنا چاہے..... اپنے گناہ کو مٹانا چاہے تو ''والدین کی خدمت اور ان کے ساتھ بھلائی'' اس کے گناہ کو مٹا سکتی ہے۔

اسی طرح کی ایک بات حضرت عطاء بن یسار رحمہ اللہ تعالیٰ کو حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمائی تھی..... جیسا کہ حضرت عطاء بن یسار رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ روایت کرتے ہیں کہ

﴿۱﴾ اخرجه الحاكم فی المستدرک کتاب البر و الصلة (۱۵٦/٤) و صححه و اقره الذهبی فی المختصر ثم تنبهت علیه فی السنن الکبری للبیهقی (۱۳۷/۸) و فی شرح اصول اعتقاد اهل السنة و الجماعة للالکائی (۳۳۷/۵) و الله سبحانه و تعالی اعلم و علمه جل مجده اتم و احکم ۱۲ نجم القادری غفرله

Marfat.com

ایک شخص نے حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں آ کر عرض کی..... کہنے لگا.....

میں نے ایک عورت کی طرف نکاح کا پیغام بھیجا تو اس عورت نے میرے ساتھ نکاح کرنے سے انکار کر دیا..... پھر اسی عورت کی طرف ایک اور شخص نے نکاح کا پیغام بھیجا تو اس عورت نے اس شخص کے ساتھ نکاح کرنے کو پسند کیا (اور اس کے پیغامِ نکاح کو قبول کر لیا۔) مجھے اس بات پر بڑی غیرت آئی (کہ اس نے میرے ساتھ نکاح کو ناپسند کیا ہے اور اس دوسرے شخص کے ساتھ نکاح کو ترجیح دی ہے) تو میں نے (غصے میں آ کر) اس لڑکی کو قتل کر دیا..... (لیکن اب مجھے اپنے گناہ پر ندامت ہو رہی ہے اور میں توبہ کرنا چاہتا ہوں) تو کیا میرے لئے توبہ کی کوئی صورت ہے؟؟؟

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے پوچھا.....

اَحَیَّۃٌ اُمُّکَ؟؟؟

کیا تیری ماں زندہ ہے؟؟؟

اس شخص نے جواب دیا.....

لا.....!!!

نہیں..... ماں تو زندہ نہیں ہے.....!!!

تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا..... کہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کر اور جس قدر ہو سکے اس کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کر..... (ہو سکتا ہے کہ وہ تیرا گناہ بخش دے۔)

حضرت عطا بن یسار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا (کہ جب اس شخص نے آپ کے سامنے اپنے گناہ کا ذکر کیا اور کہا کہ میں توبہ کرنا چاہتا ہوں تو) آپ نے اس سے اسکی ماں کے زندہ ہونے کے بارے میں کیوں پوچھا؟؟؟

تو حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا.....

اِنِّیْ لَا اَعْلَمُ عَمَلًا اَقْرَبَ اِلَی اللّٰہِ عزوجل مِنْ بِرِّ الْوَالِدَۃِ

میں کوئی ایسا عمل نہیں جانتا جو **والدہ کے ساتھ نیکی** کرنے سے زیادہ اللہ عزوجل کے

دربار میں قربت والا ہو۔﴿۲﴾

مسلمان بھائیو!!!

واقعی والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کی اللہ ﷻ کے دربار میں بہت زیادہ اہمیت ہے.....اس عظیم کام کی قدر و قیمت کا اندازہ تو اسی بات سے ہو جاتا ہے کہ انبیاء کرام ورسل عظام علی نبینا وعلیہم الصلاۃ والسلام وہ نفوس قدسیہ ہیں کہ انہیں اللہ ﷻ نے وہ کمال اور وہ رتبہ عطا کیا..... جو کمالات بشریہ میں سے عظیم تر کمال اور مقامات بشریہ میں سے بلند ترین مقام ہے.....لیکن پھر بھی جب ان کی مدح فرماتا ہے تو کسی کے بارے میں فرماتا ہے.....

وَبَرًّا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ﴿۳﴾

اور اپنے ماں باپ سے اچھا سلوک کرنے والا تھا اور زبردست و نافرمان نہ تھا۔

اور کسی کا قول اس طرح ذکر فرماتا ہے.....

وَبَرًّا بِوَالِدَتِيْ وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا شَقِيًّا ﴿٤﴾

یعنی اللہ ﷻ نے مجھے میری ماں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا بنایا اور مجھے زبردست بدبخت نہ کیا!!!

مسلمان بھائیو!!!

یقین جانئے کہ ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک اگر کوئی عام سا کام اور کوئی چھوٹی سی نیکی ہوتی تو انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے لیے مقام مدح میں ہرگز بیان نہ کی جاتی.....!!

آپ غور تو فرمایئے.....کیا کوئی بادشاہ اپنے وزراء اور اپنی سلطنت کے رؤساء کی شان

﴿۲﴾اخرجه البخاری فی الادب المفرد برقم (٤)اقول ورجاله رجال الصحيح ثم تنبهت عليه فی شرح اصول اعتقاد اهل السنة والجماعة للالكائی (٧٣/٥)والدر المنثور للسيوطی (٢٥٢/٦) وعزاه الی الادب للبخاری والی البيهقی والله اعلم

﴿۳﴾القرآن الكريم مريم ١٢.١٣.١٤

﴿٤﴾ القرآن الكريم مريم ٣٠.٣١.٣٢

Marfat.com

اس انداز میں بیان کرنا پسند کرے گا کہ ان کی شان میں کہے کہ یہ لوگ تو اتنے عظیم ہیں کہ یہ میرے ملک میں رہتے ہیں ..... یا یوں کہے کہ ان کی تو شان یہ ہے کہ ان لوگوں کو میرے ملک کی شہریت حاصل ہے..... یا اس طرح کہے کہ یہ لوگ تو ایسے عظمت وشان والے ہیں کہ میرے ملک سے انہیں تنخواہ دی جاتی ہے.....!!!

ہرگز نہیں!!!

بلکہ ان کی شان میں ان کے بڑے بڑے کمالات بیان کیے جائیں گے اور ان کی اعلی صفات کو ذکر کیا جائے گا..... تو بلا تشبیہ یہاں پر بھی سمجھ لیجیئے کہ اللہ ﷻ اپنی کائنات میں سے عظیم تر لوگوں کی مدح فرمائے گا تو ہرگز عامی صفات ''جن میں کوئی خاص کمال نہ ہو'' ذکر نہ فرمائے گا..... پس جب والدین کے ساتھ حسن سلوک کو اپنے انبیاء کی تعریف میں ذکر فرمایا تو ضرور یہ ایک ایسا عظیم وصف ہے کہ اس کا شمار اللہ ﷻ کے دربار میں ان اوصاف میں ہوتا ہے جو انسان کو پستیوں سے بلندیوں اور رفعتوں کی طرف لے جاتے ہیں۔

مسلمان بھائیو!!!

والدین کے ساتھ بھلائی اور نیکی کی اہمیت اس قدر زیادہ ہے کہ اللہ ﷻ نے بنی اسرائیل سے جب اپنی عبادت کا وعدہ، اور اپنے ساتھ شریک نہ ٹھہرانے کا عہد و پیمان لیا تو ساتھ فوراً ہی والدین کے ساتھ بھلائی اور نیکی کرنے کا وعدہ بھی لے لیا..... جیسا کہ سورۃ البقرۃ میں ارشاد ہوتا ہے.....

وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ وَ بِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ﴿۵﴾

اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے وعدہ لیا کہ اللہ ﷻ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو۔

﴿۵﴾ القرآن الحکیم البقرۃ ۸۳

Marfat.com

برادران اسلام !!!

صرف اسی قدر نہیں کہ فقط بنی اسرائیل ہی کو یہ حکم ملا ہو بلکہ سب امتوں میں سے افضل، امت محمدیہ علی نبیہا الصلوٰۃ والسلام کو بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بار بار اپنی عبادت کے ساتھ والدین سے اچھا سلوک کرنے کی تاکید فرمائی ہے..... جیسا کہ سورۂ نساء میں ارشاد ہوتا ہے.....

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ﴿٦﴾

اور اللہ کی بندگی کرو اور اسکا شریک نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ سے بھلائی کرو۔

سورۂ بنی اسرائیل میں فرمایا.....

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا

اور تمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اسکے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو.....!!!

اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا

اور اگر تیرے سامنے ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے اف (تک) نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات کہنا.....!!!

وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ﴿٧﴾

اور ان کیلئے عاجزی کا بازو بچھا نرم دلی سے۔ اور عرض کر اے میرے رب تو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے مجھے بچپن میں پالا۔

سورۃ الاحقاف میں بندوں کو انکے ماں باپ کے احسانات یاد دلاتے ہوئے ارشاد ہوتا

﴿٦﴾ القرآن الکریم النساء ٣٦

﴿٧﴾ القرآن الحکیم بنی اسرائیل ٢٣.٢٤

Marfat.com

ہے.....

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا

اور ہم نے آدمی کو حکم کیا کہ اپنے والدین کے ساتھ بھلائی کرے۔

حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا

اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا تکلیف سے اور جنا اس کو تکلیف سے۔

وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ﴿۸﴾

اور اسے اٹھائے پھرنا اور اس کا دودھ چھڑانا تیس مہینہ میں ہے۔

سورۃ العنکبوت میں ارشاد فرمایا.....

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا

اور ہم نے آدمی کو تاکید کی اپنے ماں باپ کے ساتھ بھلائی کی.....

وَاِنْ جٰهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ﴿۹﴾

اور اگر وہ تجھ سے کوشش کریں کہ تو میرا شریک ٹھہرائے جس کا تجھے علم نہیں تو ان کا کہا نہ مان.....!!!

ذی قدر اہل اسلام!!!

قرآن عظیم کی یہ تنبیہ خیز آیات، جہاں ہمیں اس بات کا حکم دے رہی ہیں کہ والدین اگر شریعت مطہرہ کے خلاف کوئی کام کرنے کا حکم دیں تو ہرگز ان کی فرمانبرداری میں شریعت مقدسہ کی نافرمانی مت کرو..... وہاں اس بات پر بھی واضح دلالت کر رہی ہیں کہ والدین اچھے ہوں یا برے، نیک ہوں یا معاذ اللہ بدکردار..... حتیٰ کہ کسی کے والدین کافر یا مشرک ہی کیوں نہ ہوں.....

﴿۸﴾ القرآن الحکیم سورۃ الاحقاف آیت ۱۵

﴿۹﴾ القرآن الحکیم سورۃ العنکبوت آیت ۸

Marfat.com

بہر حال ہر اس کام میں، جو شریعت مقدسہ کے خلاف نہ ہو، انکی فرمانبرداری ضروری اور انکی اطاعت لازم ہے۔

مسلمان بھائیو!!!

جس طرح قرآن مقدس میں اللہ ﷻ نے ہر حال میں والدین کی خدمت اور ان سے حسن سلوک کا حکم دیا ہے یونہی ہمارے آقا و مولا محمد رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے بھی ہر صورت میں والدین کی فرمانبرداری اور ان کے ساتھ بھلائی کا حکم فرمایا ہے..... چنانچہ بارگاہ رسالت میں کوئی بھی شخص آکر نیکی اور بھلائی سے متعلق سوال کرتا تو آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم اس سے ہرگز یہ نہ پوچھتے کہ تیرے ماں باپ مسلمان ہیں یا کافر..... ایک خدا کی عبادت کرتے ہیں یا ان گنت معبودوں کے پجاری..... نیکوکار ہیں یا بدکردار..... بلکہ مطلقاً فرمادیا کرتے.....

جا! اور جا کر اپنے والدین کی خدمت کر!!!

حضرت سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آکر رسول اکرم، شفیع معظم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم سے سوال کیا.....

مَاتَأْمُرُنِیْ ؟؟؟

آپ مجھے کس بات کا حکم فرماتے ہیں؟؟؟

رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

بِرَّ اُمَّکَ!!!

اپنی ماں کے ساتھ بھلائی کر!!!

اس شخص نے دوبارہ یہی سوال کیا..... تو رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے دوسری بار بھی فرمایا.....

بِرَّ اُمَّکَ!!!

Marfat.com

اپنی ماں کے ساتھ بھلائی کر!!!

اس شخص نے تیسری بار پھر یہی سوال کیا تو پھر بھی آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

بِرَّ اُمَّکَ!!!

اپنی ماں کے ساتھ نیکی کر!!!

چوتھی بار پھر اس شخص نے یہی سوال کیا تو رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے اب کی بار فرمایا.....

بِرَّ اَبَاکَ﴿۱۰﴾

اپنے باپ کے ساتھ بھلائی کر!!!

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور ہجرت پر بیعت کرنا چاہتا تھا.....لیکن وہ اپنے والدین کو روتا ہوا چھوڑ کر آیا تھا.....تو آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے اس کو فرمایا.....

اِرْجِعْ اِلَیْهِمَا وَاَضْحِکْهُمَا کَمَا اَبْکَیْتَهُمَا﴿۱۱﴾

﴿۱۰﴾رواه البخاری فی الادب المفرد برقم (٦٠٥) واللفظ له و فی الصحیح نحوه (٨٨٣/٢)و مسلم فی الصحیح نحوه (٣١٢/٢) وابن ماجه فی کتاب الادب باب بر الوالدین (ص٢٦٨) ورواه احمد فی المسند باللفظ المزکور برقم (٩٢٠٧)ثم تنبهت علیه فی مشکل الآثار للطحاوی (٢٢٩/٤)والبر والصلة للحسین بن حرب (ص٧)١٢

﴿١١﴾رواه ابو داود فی کتاب الجهاد باب فی الرجل یغزو وابواه کارهان وسکت رحمه الله عنه (٢٥١/١)والنسائی (١٨١/٢)وابن ماجه (ص٢٠٥) والبخاری فی الادب المفرد برقم (١٩٠١٣)والحاکم فی کتاب البر الصلة اولاعلی الصفحة المرقمة برقم(١٥٢)فی المجلد الرابع و صححه واقره الذهبی و ثانیا علی الصفحة المرقمة برقم(١٥٣)فیه مصححا واحمد فی المسند (٦٨٣٣٠٦٤٩٠،٦٨٦٩٠٦٩٠٩)ثم تنبهت علیه فی السنن الکبری للنسائی (٤٢٥/٤)والصحیح لابن حبان (٣٢٨/٢ ٣٣٦٠)ومشکل الآثار للطحاوی (١١٦/٥)والله جل وعل ااعلم ١٢ابو اریب نجم القادری

Marfat.com

یعنی تو اپنے والدین کی طرف واپس لوٹ جا اور جس طرح تو نے انہیں رلایا ہے یونہی انہیں ہنسا!!!

بلکہ حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ تو روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص (جہاد کے ارادہ سے) یمن سے ہجرت کر کے رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی بارگاہ عالیہ میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے اس سے پوچھا.....

هَلْ لکَ اَحَدٌ بِالْیَمَنِ ؟؟؟

کیا یمن میں تیرا کوئی ہے؟؟؟

اس شخص نے عرض کی.....

اَبَوَایَ !!!

میرے ماں باپ ہیں!!!

تو آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

اَذِنَا لکَ ؟؟؟

کیا ان دونوں نے تجھے ادھر آنے کی اجازت دی؟؟؟

اس نے عرض کی.....

لا!!!

یعنی اجازت تو نہیں دی!!!

برادران اسلام!!!

وہ شخص ہجرت کر کے آچکا تھا.....طویل اور کٹھن سفر کر کے آیا تھا..... یہاں سے دوبارہ واپس جا کر والدین کو راضی کرنا.....پھر ان کی اجازت سے دوبارہ واپس آنا..... یقیناً اس میں شدید دشواری تھی.....لیکن رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم

Marfat.com

نے والدین کے مقام ومرتبہ کو ظاہر کرنے کی خاطر فرمایا.....

اِرْجِعْ اِلَیْهِمَا فَاسْتَأْذِنْهُمَا فَاِنْ اَذِنَا لَکَ فَجَاهِدْ وَاِلَّا فَبِرَّهُمَا ﴿۱۲﴾

تو اپنے والدین کے پاس جا.....اور جا کر ان سے اجازت طلب کر.....!

اگر وہ دونوں تجھے (جہاد کی) اجازت دیں تو جہاد کر.....اور اگر تجھے اجازت نہ دیں تو (جہاد نہ کر بلکہ) ان کے ساتھ حسن سلوک کر!!!

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص جہاد کا ارادہ لے کر بارگاہ رسالت علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں حاضر ہوا.....اور آ کر رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کے سامنے اپنے ارادہ کا اظہار کیا.....

جب اس نے اپنے اس ارادہ کا اظہار کیا تو بجائے اس کے کہ آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم اسے جہاد کی اجازت مرحمت فرماتے.....فرمایا.....

اَحَیٌّ وَالِدَاکَ؟؟؟

کیا تیرے ماں باپ زندہ ہیں؟؟؟

عرض کی.....

نَعَمْ!!!

جی ہاں زندہ ہیں!!!

﴿۱۲﴾اخرجه ابن حبان برقم (٤٢٢) وابو داود فی کتاب الجهاد باب فی الرجل یغزو وابواه کارهان وسکت عنه (٢٥٢/١) واحمد برقم (١١٧٤٤) والحاکم فی کتاب الجهاد (١٠٣/٢) وصححه وتکلم علیه الذهبی وقال دراج واه واقول قال ابن حجر فی تقریب التهذیب (٢٨٤/١) صدوق فی حدیثه عن ابی الهیثم ضعف اهـ ثم اقول وقد رواه فیما نحن فیه عن ابی الهیثم فغایة الامر هو ضعیف الاسناد لا المتن واللہ جل وعلا اعلم ثم تنبهت علیه فی السنن الکبری للبیهقی (٢٦/٩) والمسند لابی یعلی الموصلی (٤١٦٣) واللہ اعلم ١٢ ابو اریب نجم القادری

Marfat.com

آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

ففیھما فجاھد ﴿۱۳﴾

یعنی اگر تیرے ماں باپ زندہ ہیں تو میدان جنگ میں نہیں ..... بلکہ اپنے والدین کی خدمت میں جہاد کر اور ان کے ساتھ بھلائی کر اور حسن سلوک کی خوب کوشش کر!!!

یونہی حضرت جاہمہ سَلَمی رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم عرض کی.....

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّی کُنْتُ اَرَدْتُّ الْجِھَادَ مَعَکَ اَبْتَغِیْ بِذٰلِکَ وَجْہَ اللّٰہِ وَالدَّارَ الْآخِرَۃَ

یارسول اللہ!!!

میں خاص اللہ کی ذات اور آخرت میں بھلائی کی خاطر آپکی معیت میں جہاد کرنا چاہتا ہوں.....!!!

رسول اکرم، منبع علم وحِلم وحِکَم، معدن جود وکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

وَیْحَکَ اَحَیَّۃٌ اُمُّکَ؟؟؟

تجھ پر ہلاکت ہو کیا تیری ماں زندہ ہے؟؟؟

﴿۱۳﴾اخرجہ البخاری فی الصحیح(۴۲۱/۱)و فی الادب المفرد برقم (۲۰) ومسلم فی الصحیح (۳۱۳/۲)ابو داود فی السنن کتاب الجھاد و ابواہ کارھان (۲۵۱/۱) و احمد فی المسند برقم (۶۵۴۴،۶۷۶۵،۶۸۱۱،۶۸۱۲،۶۸۵۸،۷۰۶۲)ثم تنبھت علیہ فی الجامع للترمذی (۲۳۸/۶)والسنن للنسائی (۱۴۸/۱۰)والمصنف لابن ابی شیبۃ (۷۰۰/۷)والسنن الکبری للبیھقی (۲۵/۹)والمصنف لعبد الرزاق (۱۷۵/۵)والسنن الکبری للنسائی (۸/۳)والمعجم الاوسط للطبرانی (۳۲۹/۱۹،۳۵۶/۵)والکبیر لہ (۱۰۷/۲۰۰،۲۰۳/۱۱)وشعب الایمان للبیھقی (۳۳۴،۳۳۳/۱۶)واللہ جل مجدہٗ اعلم ۱۲

Marfat.com

حضرت جاہمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی.....

نَعَمْ!!!

جی ھاں زندہ ہے!!!

تو رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

اِرْجِعْ فَبِرَّھَا!!!

واپس جا.....اور جا کر اس کے ساتھ بھلائی کر!!!

حضرت جاہمہ رضی اللہ عنہ نے دوسری جانب سے حاضر ہو کر عرض کی.....

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّی کُنْتُ اَرَدْتُّ الْجِھَادَ مَعَکَ اَبْتَغِیْ بِذٰلِکَ وَجْہَ اللّٰہِ وَالدَّارَ الْآخِرَۃَ

یارسول اللہ!!!

میں خاص اللہ کی ذات اور آخرت میں نجات کی خاطر آپ کے ساتھ مل کر جہاد کرنا چاہتا ہوں.....!!!

رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

وَیْحَکَ اَحَیَّۃٌ اُمُّکَ؟؟؟

تجھ پر ہلاکت ہو کیا تیری ماں زندہ ہے؟؟؟

حضرت جاہمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی.....

نَعَمْ!!!

جی ھاں زندہ ہے!!!

تو رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

فَارْجِعْ فَبِرَّھَا!!!

اگر وہ زندہ ہے تو واپس جا کر اس کی خدمت کر!!!

Marfat.com

حضرت جاہمہ رضی اللہ عنہ نے تیسری بار سامنے سے آکر عرض کی.....

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ كُنْتُ اَرَدْتُّ الْجِهَادَ مَعَكَ اَبْتَغِیْ بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ

یارسول اللہ!!!

میں خاص اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذات اور آخرت کیلئے آپ کی معیت میں جہاد کرنا چاہتا ہوں.....!!!

رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے تیسری بار پھر فرمایا.....

وَيْحَكَ اَحَيَّةٌ اُمُّكَ؟؟؟

تجھ پر ہلاکت ہو کیا تیری ماں زندہ ہے؟؟؟

حضرت جاہمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی.....

نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!!!

جی ہاں یارسول اللہ ماں زندہ ہے!!!

تو رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

وَيْحَكَ الْزِمْ رِجْلَهَا فَثَمَّ الْجَنَّةُ ﴿١٤﴾

تجھ پر ہلاکت ہو.....

تو ماں کے قدموں میں پڑا رہ.....کیونکہ جنت وہیں ہے.....!!!

﴿١٤﴾ اخرجه ابن ماجه فی كتاب الجهاد باب الرجل يغزو وله ابوان (ص٢٠٤) و اللفظ له و اخرج الحاكم (٢/١٠٤، ٤/١٥١) وصححه و اقره الذهبی و احمد فی المسند برقم (١٥٦٢٣) نحوه ثم تنبهت عليه فی السنن الكبرى للبيهقی (٩/٢٦) و السنن الكبرى للنسائی (٣/٨) وشعب الايمان للبيهقی (١٦/ ٣٤٠، ٣٤٢) ومعرفة الصحابة لابی نعيم الأصبهانی (٥/٢٢٧) و الله جل مجدهٗ اعلم ١٢ ابو اريب نجم القادری

Marfat.com

برادران اسلام!!!

یہ پانچ احادیث بیان ہوئیں لیکن کسی ایک حدیث میں بھی اس بات کا ذکر نہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے کسی سے یہ پوچھا ہو کہ کیا تیرے والدین مسلمان ہیں؟؟؟ کیا تیرے والدین اللہ ﷻ کی توحید اور میری رسالت کی گواہی دیتے ہیں؟؟؟ اور اگر وہ مؤمن ومؤحد ہیں تو ان کی خدمت کرو..... اگر اسلام کے دشمن ہیں تو اں سے اچھا سلوک کرنے کی کوئی حاجت نہیں..... بلکہ جو بھی آیا اس سے اس کے والدین کے کفر واسلام سے متعلق سوال کیے بغیر اس کو یہی فرمایا.....

جاؤ اور جا کر ماں باپ کی خدمت کرو..... ان کی فرمانبرداری کرو..... ان کے ساتھ حسن سلوک کرو..... جاؤ اور ان کے قدموں میں جا کر جنت ڈھونڈو!!!

مسلمان بھائیو!!!

یہ آیات واحادیث ہمیں پکار پکار کر کہہ رہی ہیں کہ اے مسلمانو!!!

والدین کی خدمت کے معاملہ میں یہ بات ہرگز نہ دیکھنا کہ وہ اچھے ہیں یا برے..... نماز پڑھتے ہیں یا نہیں..... روزہ رکھتے ہیں یا نہیں..... اگر ان پر زکوۃ لازم ہے تو اس کی ادائیگی کرتے ہیں یا نہیں..... بلکہ اس بات کو بھی مت دیکھنا کہ وہ مسلمان ہیں یا نہیں..... بلکہ اگر معاذاللہ ثم معاذاللہ کسی کے والدین کافر یا مشرک ہی کیوں نہ ہوں..... پھر بھی ان کے ساتھ بھلائی اور احسان لازم ہے..... اور جس کام میں شریعت مطہرہ کہ نافرمانی نہ ہو اس میں ان کی اطاعت ضروری ہے۔

چنانچہ جناب سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (جب میں مسلمان ہوا تو) میری ماں نے قسم کھالی کہ اگر تو تم محمد (صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم) کو چھوڑ دو اور ان کے ساتھ کفر کرلو تو ٹھیک ہے ورنہ میں مرتے دم تک نہ کھانا کھاؤں گی اور نہ ہی پانی پیوں گی.....!!!

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (ہمارے لیے بہت بڑی پریشانی بن گئی کہ ماں نے کھانا پینا چھوڑ دیا اور وہ اپنی اس قسم پر اسقدر پختہ ہوئیں کہ) اگر ہم لوگ انہیں کچھ کھلانا یا پلانا چاہتے تو کسی لکڑی کیساتھ ان کا منہ کھولتے پھر کوئی چیز انکے منہ میں ڈالتے تھے۔

تو اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں.....

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ

اور ہم نے آدمی کو اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید فرمائی.....

حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ

اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا کمزوری پر کمزوری جھیلتی ہوئی اور اس کا دودھ چھوٹنا دو سال میں ہے.....

اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ

یہ کہ حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا..... آخر مجھی تک آنا ہے.....

وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَالَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا ﴿۱۵﴾

اور اگر وہ تجھ سے کوشش کریں کہ میرا شریک ٹھہرائے ایسی چیز کو جس کا تجھے علم نہیں تو ان کا کہنا نہ مان اور دنیا میں اچھی طرح ان کا ساتھ دے۔

گویا کہ اللہ تعالیٰ نے جناب سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو اس بات کی تاکید فرمادی کہ تمہاری ماں اگرچہ کافرہ ہے..... مشرکہ ہے..... لیکن بہرحال ماں ہے۔ اس نے بڑی مشقت سے تجھے اپنے پیٹ میں اٹھائے رکھا..... زچگی کے جان لیوا جھٹکوں میں تجھے جنا..... دو سال تک اپنا تجھے اپنا

﴿۱۵﴾ اخرجه احمد فی المسند برقم (۱۶۱۴،۱۵۶۷) و اخرج مسلم فی الصحیح کتاب الفضائل باب فضل سعد بن ابی وقاص (۲۸۱/۲) و البخاری فی الادب المفرد برقم (۲٤) ثم تنبهت علیه فی تفسیر ابن جریر (۱۳۸/۲۰) و السنن الکبری للبیهقی (۲٦/۹) و الله تعالی اعلم ۱۲

Marfat.com

دودھ پلایا..... خود بھوک برداشت کر کے بھی تجھ کو کھلایا..... تجھے اگر کوئی تکلیف ہو جاتی تو اس کی جان پر بن جاتی تھی..... اس نے تیری ہر ضرورت کا خیال رکھا..... تیری پرورش کی..... اور اب وہ تجھے اللہ ﷻ کی نافرمانی اور اس کے ساتھ شریک ٹھہرانے کا حکم دے رہی ہے..... اور تجھ پر لازم ہے کہ تو شریعت مطہرہ کے خلاف اس کی بات نہ مان..... لیکن اس کے احسانات کا تقاضا یہ ہے کہ اس کی خدمت ضرور کر..... اور اس کے ساتھ حسن سلوک کو ترک مت کر!!!

مسلمان بھائیو!!!

اسی طرح جب سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ، سیدہ اسماء کے پاس آئیں اور اس وقت آپ کی والدہ اسلام سے سخت نفرت کرتی تھیں تو آپ نے رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم سے پوچھا.....

أفأصِلُهَا؟؟؟

یعنی یا رسول اللہ!!!

کیا میں اپنی ماں کے ساتھ تعلق جوڑوں (یا اس کے کفر و شرک اور اسلام سے نفرت کی وجہ سے اس سے تعلق قطع کر دوں اور اس کی خدمت سے باز رہوں؟؟؟)

اللہ اکبر!!!

رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کو اس بات کا بخوبی علم تھا کہ ان کی والدہ اسلام سے نفرت کرتی ہے..... اللہ ﷻ کے ساتھ شریک ٹھہراتی ہے..... لیکن پھر بھی سیدہ اسماء کو یہ نہ کہا کہ وہ کافرہ ہے اس سے دور رہ..... وہ دشمن اسلام ہے اس کو اپنے گھر سے نکال دے..... بلکہ فرمایا.....

صِلِي أُمَّكِ ﴿١٦﴾

﴿١٦﴾ رواه البخاري في الصحيح كتاب الهبة باب الهدية للمشركين (١/٣٥٧) وفي كتاب الادب باب صلة الوالد المشرك (٢/٨٨٤) وفي الادب المفرد = =

Marfat.com

تو اپنی ماں کے ساتھ تعلق جوڑ!!!

مسلمان بھائیو!!!

یہ دونوں حدیثیں تو صاف صاف فرمارہی ہیں کہ والدین کافر ومشرک ہی کیوں نہ ہوں، پھر بھی انکے ساتھ بھلائی اور انکی خدمت بہر حال لازم ہے۔

برادران اسلام!!!

اگر کافر ومشرک والدین کی بھی ہر حال میں خدمت ضروری اور ان کے ساتھ بھلائی لازم ہے تو آپ خود اندازہ کرلیجئے کہ جن کے والدین مسلمان ہوں..... اللہ ﷻ کی توحید اور اس کے حبیب صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی رسالت کے قائل ہوں ان کا مقام ومرتبہ کس قدر بلند ہوگا؟؟؟

برادران اسلام!!!

جس طرح ہر اہمیت والے کام کے بہت سے فضائل ہوا کرتے ہیں..... اسے کرنے والے کیلئے جنت کے وعدے.....اور جہنم سے آزادی کی بشارت ہوتی ہے..... دنیوی واخروی فوائد کی خوشخبریاں ہوتی ہیں.....دارین کی بھلائی کی امید دلائی جاتی ہے..... یونہی ماں باپ کی خدمت اور ان کے ساتھ حسن سلوک پر بھی اللہ ﷻ نے بہت سے انعامات مقرر فرمائے ہیں..... حبیب رب العالمین صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے عظیم بشارتیں سنائیں ہیں.....

رسول انور صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کا ارشاد گرامی

==برقم (۲۵)ومسلم فی الصحیح کتاب الزکوۃباب فضل النفقۃ و الصدقۃ علی الاقربین(۳۲٤/۱)وابن حبان برقم (٤٥٢) و احمد برقم (۲۷٤٥۲،۲۷٤٥۳،۲۷٤٥٤، ۲۷٥۳۸،۲۷٤۸۹،۲۷٤۷۸) ثم تنبهت علیه فی السنن الکبری للبیهقی (۱۹۱/٤ ۱۲۹/۹۰)والمسندللشافعی (٤۳۹/۱)والمسند للحمیدی(۳۳۸/۳)ومعرفۃ السنن والآثار للبیهقی (۸٥/۷)واللہ تعالی اعلم ۱۲ ابو اریب نجم القادری محص اللہ ذنوبہ

Marfat.com

ہے.....

مَنْ بَرَّ وَالِدَيْهِ طُوْبٰى لَهٗ زَادَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْ عُمُرِهٖ

جو شخص والدین کے ساتھ بھلائی کرے اس کیلئے طوبیٰ ہے اور (ماں باپ کی خدمت کی برکت سے) اللہ عزوجل اس کی عمر بڑھا دیتا ہے.....﴿۱۷﴾

مسلمان بھائیو!!!

رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم فرما رہے ہیں کہ جو شخص والدین کے ساتھ بھلائی کرے اس کے لیے **طوبیٰ** ہے.....اور **طوبیٰ** کا ایک معنی اہل لغت نے بیان کیا ہے.....یعنی خیر.....اور ایک معنی خود رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے بیان فرمایا ہے.....چنانچہ ایک شخص نے آکر آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم سے پوچھا.....

یارسول اللہ!!!

یہ طوبیٰ کیا ہے؟؟؟

رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ مَسِيْرَةُ مِائَةِ عَامٍ ثِيَابُ اَهْلِ الْجَنَّةِ تَخْرُجُ مِنْ اَكْمَامِهَا﴿۱۸﴾

﴿۱۷﴾ اخرجه الحاكم فی المستدرک کتاب البر و الصلة (۱۵۴/۴) و صححه و اقره الذهبی و البخاری فی الادب المفرد برقم (۲۲) ثم تنبهت علیه فی المعجم الکبیر للطبرانی (۱۲۸/۱۵) و المسند لابی یعلی الموصلی (۱۸/۴) وبر الوالدین لابن الجوزی (ص ۲) و الله تعالی اعلم ۱۲

﴿۱۸﴾ اخرجه احمد فی المسند برقم (۱۱۶۹۶) بروایة دراج عن ابی الهیثم وقال فی تقریب التهذیب (۲۸۴/۱) دراج صدوق فی حدیثه عن ابی الهیثم ضعف اهـ فلیفهم ثم تنبهت علیه فی الصحیح لابن حبان برقم (۷۵۳۶) المسند ابی یعلی الموصلی (۳۸۷/۳) و البعث لابی داود برقم (۶۸) و الله اعلم ۱۲

Marfat.com

طوبیٰ جنت میں ایک درخت ہے جس کی مسافت ایک سو سال کی راہ ہے اور جنتیوں کے کپڑے اس درخت کے شگوفوں کے غلاف سے نکلتے ہیں.....!!!

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم نے ایک شخص کے پوچھنے پر فرمایا.....

لَوِارْتَحَلْتَ جَذَعَةً مِنْ اِبِلِ اَهْلِكَ لَمَا قَطَعْتَهَا حَتّٰى تَنْكَسِرَ تَرْقُوَتُهَا هَرَمًا ﴿۱۹﴾

اگر تو اپنے گھر کے اونٹوں میں سے اونٹ کے کسی بچے پر سوار ہو کر اس کے نیچے چلنا شروع کر دے تو اس اونٹ کی بڑھاپے کی وجہ سے گردن ٹوٹ جانے تک تو اس کو ہرگز طے نہ کر سکے.....!!!

برادران اسلام !!!

طوبیٰ کا وہ معنی جو رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وسلم نے بیان فرمایا.....اسے سامنے رکھیے تو گذشتہ حدیث کا حاصل یوں ہو جائیگا.....

جو شخص اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرے.....ان کے ساتھ بھلائی کرے.....اس کی عمر میں اضافہ کے ساتھ ساتھ اس کو آخرت میں ایسا درخت عطا کیا جائے گا کہ جنتیوں کے کپڑے اس کے شگوفوں سے نکلتے ہیں.....اور اس کی مسافت ایک سو سال کا رستہ ہے.....اگر اونٹ کے ایک بچے پر سوار ہو کر اس کے نیچے چلنا شروع کیا جائے تو وہ اونٹ چلتے چلتے جوان ہو جائے.....پھر بوڑھا ہو جائے.....یہاں تک کہ بڑھاپے کے باعث اس کی گردن ٹوٹ جائے تب بھی اس درخت کو طے نہیں کیا جا سکتا.....!!!

والدین کے ساتھ حسن سلوک کے فضائل کو بیان کرتے ہوئے حضرت سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ

﴿۱۹﴾ انظر المعجم الکبیر للطبرانی (۱۲/۵۷،۵۸) والاوسط لہ (۱/۴۰۸) واللفظ لہ والصحیح لابن حبان برقم (۷۵۳۷) واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ نجم القادری

Marfat.com

روایت کرتے ہیں کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ جل وعلاعلیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

بِرُّوْا اٰبَاءَ كُمْ تَبِرَّكُمْ اَبْنَاءَ كُمْ ﴿۲۰﴾

اپنے ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو تمہاری اولاد تمہارے ساتھ بھلائی کرے گی!!!

حضرت سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ جل وعلاعلیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے ارشاد فرمایا.....

اَلْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ

باپ جنت کے دروازوں میں سے درمیانہ دروازہ ہے۔

اور بعض روایات میں اس طرح ہے.....

اِنَّ الْوَالِدَةَ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ ﴿۲۱﴾

بے شک ماں جنت کے دروازوں میں سے درمیانی دروازہ ہے۔

یعنی جو شخص اپنے ماں باپ کو راضی رکھے گا.....ان کی خدمت کرے گا.....تو ان کی

﴿۲۰﴾ اخرجه الحاكم فی كتاب البر و الصلة (۱۵٤/٤) و صححه و قال الذهبی ان سويدا ابا حاتم ضعيف اقول و الشاهد له حديث جابر المخرج فی المستدرک بعد حديث ابی هريرة بطريق اخری فتامل ثم تنبهت عليه فی المعجم الكبير للطبرانی (۱۷۳/۱۱) و الله تعالی اعلم ۱۲

﴿۲۱﴾ اخرجه الحاكم فی كتاب الطلاق (۱۹۷/۲) و صححه و اقره الذهبی و ايضا فی كتاب البر و الصلة (۱۵۲/٤) مصححا و الترمذی فی الجامع ابواب البر و الصلة باب ما جاء من الفضل فی رضا الوالدين (۱۲/۲) و صححه و ابن ماجه فی كتب الادب باب بر الوالدين (ص ۲۶۹) و احمد فی المسند برقم (۲۸۰۶۱،۲۲۰۶۰، ۲۸۱۰۳) بلفظ الوالد و اخرج الحاكم فی كتاب البر و الصلة (۱۵۲/٤) و احمد فی المسند برقم (۲۲۰۶۹) بلفظ الوالدة ثم تنبهت عليه فی الصحيح لابن حبان (۳٤۰/۲) و المصنف لابن ابی شيبة (۹۹/۶) و شعب الايمان للبيهقی (۳۵۷،۳۵۶/۱۶) و المسند للحميدی (۳۱۰/۱) و المسند للطيالسی (۱۳۳/۳) بلفظ الوالد و الله تعالی اعلم ۱۲

Marfat.com

خدمت نہ صرف یہ کہ اسے جنت میں لے جائے گی بلکہ جنت کے درمیانی اور سب سے اعلی دروازہ سے اس کے داخلے کا سبب بھی بنے گی۔

ایک بار رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

میں سویا تو میں نے اپنے آپ کو جنت میں پایا..... وہاں پر میں نے ایک قاری کی آواز سنی جو قرآن پڑھ رہا تھا تو میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟؟؟؟

جواباً عرض کیا گیا.....

حارثہ بن نعمان ہیں!!!

یہ خواب سنانے کے بعد پھر رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

كَذٰلِكَ الْبِرُّ!!!

(یعنی ماں باپ کے ساتھ) نیکی (کی جزا) اسی طرح ہوا کرتی ہے.....!!!

راوی کہتے ہیں کہ

حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کی جنت میں آواز سنائی دینے کی وجہ یہ تھی کہ وہ سب لوگوں سے بڑھ کر اپنی ماں کے ساتھ حسن سلوک کرنے والے تھے۔ ﴿۲۲﴾

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

رِضَا الرَّبِّ فِیْ رِضَا الْوَالِدِ ﴿۲۳﴾

﴿۲۲﴾ اخرجه الحاكم فی كتاب البر و الصلة (۱۵۱/٤) وقال صحيح على شرط الشيخين و اقره الذهبی رحمهما الله ثم تنبهت عليه فی الصحيح لابن حبان برقم (۷۱٤۱) المسند لاحمد برقم (۲٤۱۷۲) و المصنف لعبد الرزق (۱۳۲/۱۱) و الله اعلم ۱۲

﴿۲۳﴾ رواه الترمذی فی كتاب البر و الصلة باب ما جاء من الفضل فی رضا = =

اللہ ﷻ کی رضا.....والد کی رضا میں ہے.....!!!

برادران اسلام !!!

ان احادیث شریفہ سے ماں باپ کی خدمت کرنے والے اور انکے ساتھ اچھا سلوک کرنے والے شخص کے مقام و مرتبہ کا بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے.....کہیں یہ فرمایا جا رہا ہے کہ کامیابی اور بہتری اس کا مقدر کر دی گئی ہے.....اور کہیں عمر میں اضافہ کی بشارت دی جا رہی ہے.....کہیں اس بات کا بیان ہو رہا ہے کہ اس کی اولاد اس کے ساتھ بھلائی کرے گی.....تو کہیں فرمایا جا رہا ہے کہ اسے جنت کے سب سے اعلیٰ دروازہ سے داخل جنت کیا جائیگا.....کہیں اس بات کا بیان کیا جا رہا ہے کہ اس کی تلاوت کی آواز جنت تک جایا کرتی ہے.....اور کہیں شجرۂ طوبیٰ عنائیت کیے جانے کا بیان کیا جا رہا ہے.....!!!

ذی قدر مسلمان بھائیو !!!

ساری نعمتوں میں سے بڑی نعمت اور ساری عنائیتوں میں سے بڑی عنائیت تو وہ ہے جس کا بیان جناب عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ والی حدیث میں ہوا.....

اور وہ ہے اللہ ﷻ کی رضا !!!

جی ھاں !!!

اللہ ﷻ کی رضا کا حاصل ہو جانا کوئی معمولی سی بات نہیں.....بلکہ یہ نعمت اس قدر بڑی نعمت ہے کہ دنیا کی کوئی نعمت اس عظیم نعمت کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتی۔

چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ جب جنتی جنت میں چلے جائیں گے تو اللہ ﷻ ان

= =الوالدین (۱۲/۲) والحاکم فی المستدرک (۱۵۲/٤) کلاھما عن عبد اللہ بن عمرو مرفوعا وقال الحاکم صحیح علی شرط مسلم وقد اخرج الترمذی بعدہ والبخاری فی الادب المفرد برقم (۲) عنہ موقوفا وقال الترمذی ھذا (ای الوقف) اصح (من الرفع) ثم تنبہت علیہ فی الابانۃ الکبری لابن بطۃ (۱۳۵/٦) وشعب الایمان للبیھقی (۳۳۹/۱٦) مرفوعا واللہ تعالی اعلم ۱۲

Marfat.com

سے پوچھے گا.....

هَلْ رَضِيْتُمْ؟؟؟ (جنتیو!!!) کیا تم راضی ہوئے؟؟؟

جنتی عرض کرینگے.....

مَالَنَا لَانَرْضٰى ؟ ہمیں کیا ہوگیا ہے کہ ہم راضی نہ ہوں؟

وَقَدْ اَعْطَيْتَنَا مَالَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ

حلانکہ تو نے تو ہمیں وہ کچھ عطا فرمادیا ہے جو تو نے تیری مخلوق میں سے کسی کو بھی عطا نہیں کیا!!!

اللہ ﷻ فرمائے گا.....

اَلَا اُعْطِيْكُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ؟

کیا میں تم کو ان ساری نعمتوں سے بہتر نعمت نہ عطا کروں؟

جنتی (تعجب سے) عرض کرینگے.....

يَارَبِّ وَاَىُّ شَىْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذٰلِكَ؟

اے ہمارے پروردگار!!!

ان نعمتوں سے بڑی کونسی نعمت ہے؟؟؟

تو اللہ ﷻ ارشاد فرمائے گا.....

اُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِىْ .....

آج میں تم لوگوں پر اپنی رضا کو واجب کرتا ہوں.....

فَلَا اَسْخَطُ بَعْدَهٗ اَبَدًا ﴿۲۴﴾

﴿۲۴﴾ اخرجه البخارى كتاب الرقاق باب صفة الجنة و النار (۹۶۹/۲) وفى كتاب الرد على الجهمية وغيرهم التوحيد باب كلام الرب مع اهل الجنة (۱۱۲۱/۲) ومسلم فى صحيحه برقم (۲۸۲۹) وابن حبان فى صحيحه برقم (۷۳۹۷) واحمد فى المسند برقم (۱۱۸۵۷) ثم تنبهت عليه فى الجامع للترمذى برقم (۲۴۷۸) و الله اعلم ۱۲

Marfat.com

تو آج کے بعد میں تم لوگوں سے کبھی بھی ناراض نہ ہوں گا.....!!!

برادران اسلام!!!

غور تو فرمایئے..... جنت کی نعمتیں کوئی عام سی نعمتیں نہیں ہیں..... وہ نعمتیں ایسی نعمتیں ہیں کہ ان کے بارے میں اللہ ﷻ ارشاد فرماتا ہے.....

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ ﴿۲۵﴾

تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لیے چھپا رکھی ہے۔

تو یقیناً جنت کی نعمتیں بہت بڑی اور نہایت عظیم نعمتیں ہیں کہ ان کا کسی دل پر خطرہ تک نہیں گزرا..... لیکن یہ حدیث پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ

''اللہ ﷻ کی رضا''

ایک ایسی نعمت ہے جو تمام جنتی نعمتوں سے بڑی اور تمام عطاؤں سے جزیل عطا ہے!!!

اسی بات کو قرآن عظیم میں اس انداز میں بیان فرمایا گیا ہے.....

وَعَدَ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللَّهِ أَكْبَرُ ﴿۲۶﴾

اللہ نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو باغوں کا وعدہ دیا ہے جن کے نیچے نہریں رواں ان میں ہمیشہ رہیں گے اور پاکیزہ مکانوں کا بسنے کے باغوں میں اور.....

اللہ ﷻ کی رضا سب سے بڑی!!!

مسلمان بھائیو!!!

اس حدیث اور اس آیت نے ہمیں یہ بتایا کہ اللہ ﷻ کی رضا جنت کی تمام

﴿۲۵﴾ القرآن الحکیم سورۃ السجدۃ آیت ۱۷

﴿۲۶﴾ القرآن الحکیم سورۃ التوبۃ آیت ۷۲

نعمتوں سے بڑی نعمت ہے اور گذشتہ حدیث نے ہمیں اس نعمت کو حاصل کرنے کا طریقہ بتایا..... اور وہ یہ کہ تم اپنے باپ اور ماں کو راضی کرلو..... تمہارا رب جَلَّ وَعَلَا تم سے راضی ہو جائیگا.....!!!

مسلمان بھائیو!!!

اس کے باوجود بھی اگر کوئی شخص اپنے والدین کو راضی کر کے اللہ ﷻ کی رضا حاصل نہیں کرتا تو یقیناً وہ محروم ہے۔ اللہ ﷻ ہم سب کو ہمارے والدین کی رضا کے ذریعے اپنی اور اپنے پیارے حبیب ﷺ کی رضا حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

برادران اسلام!!!

جس طرح اللہ ﷻ نے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنے والوں کے لیے بے شمار انعامات مقرر فرمائے ہیں یونہی والدین کی نافرمانی کرنے والوں اور ان کے ساتھ برا سلوک کرنے والوں کیلئے بے شمار عقوبتیں اور سخت سزائیں بھی مقرر فرمائی ہیں۔ تاکہ جو لوگ ثواب کے لالچ سے راہ راست پر نہ آئیں..... عذاب سے ہی ڈر جائیں..... اور یوں والدین کی خدمت کر کے جنت پائیں۔

چنانچہ حضرت سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے کسی نے پوچھا.....

هَلْ خَصَّكُمُ النَّبِيُّ ﷺ بِشَيْءٍ لَّمْ يَخُصَّ بِهِ النَّاسَ كَافَّةً؟؟؟

کیا رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے آپ کو کسی ایسی چیز کے ساتھ خاص فرمایا کہ باقی تمام لوگوں میں سے کسی کو بھی آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے اُس چیز کے ساتھ خاص نہ فرمایا ہو؟؟؟

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا.....

مَاخَصَّنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِشَيْءٍ لَّمْ يَخُصَّ بِهِ النَّاسَ اِلَّا مَا فِيْ قِرَابِ سَيْفِيْ

ہمیں رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے کسی بھی

ایسی چیز کے ساتھ خاص نہ فرمایا جو عام لوگوں کو عطا نہ فرمائی ہو سوائے اس چیز کے جو میری تلوار کے غلاف میں ہے.....

پھر حضرت علی ﷺ نے ایک ورق نکالا جس پر کچھ دوسری باتوں کے ساتھ یہ بات بھی تحریر تھی.....

لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَّعَنَ وَالِدَيْهِ ﴿۲۷﴾

اللہ ﷻ کی لعنت ہو ایسے شخص پر جو اپنے ماں باپ پر لعنت کرے۔

والدین کے ساتھ برا سلوک کرنے کی برائی کو بیان کرتے ہوئے حضرت سیدنا معاذ بن انس ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

اِنَّ لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عِبَادًا لَّا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ

بے شک اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى کے کچھ بندے ایسے ہیں کہ قیامت والے دن..... اللہ ﷻ نہ ان سے کلام فرمائے گا اور نہ انہیں پاک فرمائے گا اور نہ ہی ان کی طرف نظر رحمت فرمائے گا.....!!!

عرض کی گئی.....

یارسول اللہ!!! وہ کون سے لوگ ہیں؟؟؟

﴿۲۷﴾رواہ النسائی فی کتاب الضحایا باب من ذبح لغیر اللہ عزوجل (۲۰۷/۲) مسلم فی کتاب الاضاحی باب تحریم الذبح لغیر اللہ تعالی ولعن فاعلہ (۶۰/۲، ۱۶۱۰) والحاکم فی کتاب البر والصلۃ (۱۵۳/۴) والبخاری فی الادب المفرد برقم (۱۷) واحمد فی المسند برقم (۱۳۰۷۰،۹۵۴) وعبد اللہ فی زوائد المسند برقم (۸۵۵، ۸۵۸۰) ثم تنبہت علیہ فی الصحیح لابن حبان (۶۷۲۴) المستخرج لابی عوانۃ برقم (۶۳۳۹، ۶۳۴۰، ۶۳۴۱، ۶۳۴۲) والمسند لابی یعلی الموصلی (۸۳/۲) واللہ سبحانہ وتعالی اعلم ۱۲ نجم القادری

Marfat.com

تو رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

مُتَبَرِّمٌ وَالِدَيْهِ رَاغِبٌ عَنْهُمَا .....﴿۲۸﴾

وہ شخص جو اپنے والدین سے بیزار ہو اور انکی خدمت سے دور بھاگے.....!!!

برادران اسلام!!!

آخرت تو دار جزاء ہے۔ وہاں پر تو اچھے، برے کام کا بدلہ ملنا ہی ہے۔ لیکن والدین کی نافرمانی کرنے والا اور ان کے ساتھ برا سلوک کرنے والا اتنا بڑا مجرم ہے کہ اسے آخرت میں عذاب کے علاوہ دنیا میں بھی اسکی سزا دی جاتی ہے جیسا کہ رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کا ارشاد گرامی ہے.....

كُلُّ الذُّنُوْبِ يُؤَخِّرُ اللّٰهُ مَاشَاءَ مِنْهَا إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ إِلَّا عُقُوْقَ الْوَالِدَيْنِ فَإِنَّ اللّٰهَ يُعَجِّلُهٗ لِصَاحِبِهٖ فِي الْحَيَاةِ قَبْلَ الْمَمَاتِ ﴿۲۹﴾

تمام گناہوں میں سے اللہ تعالیٰ جسے چاہے قیامت تک مؤخر فرما دیتا ہے سوائے والدین کی نافرمانی کے..... کیونکہ اللہ تعالیٰ والدین کے نافرمان کو مرنے سے پہلے زندگی میں ہی اس گناہ کی سزا دیتا ہے۔

مسلمان بھائیو!!!

یقیناً جس طرح والدین کے ساتھ بھلائی بہت عظیم نیکی ہے یونہی والدین کی نافرمانی بھی بہت بڑا گناہ اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہے.....لیکن نہایت افسوس کی بات ہے کہ

﴿۲۸﴾ اخرجه احمد فی المسند برقم (۱۵۷۲۱) وفی اسناده ضعف ثم تنبهت علیه فیه فی مسند ابن عمر برقم (٥٩٠٤) والسنن الکبری للبیهقی (۲۲۸/۸) والله اعلم

﴿۲۹﴾ رواه الحاکم فی کتاب البر والصلة (١٥٦/٤) وصححه وقال الذهبی بکار (احد رواة الحدیث) ضعیف وقال فیه ابن حجر صدوق یهم اهـ فافهم والله جل وعلا اعلم ۱۲ نجم القادری عفی عنه

Marfat.com

آج ہماری اکثریت والدین کے حقوق سے غافل اور ماں باپ کو ستانا اور تکلیف دینا ان کا مشغلہ بن چکا ہے۔

برادران اسلام !!!

یقین جانیے!!!

والدین کی نافرمانی اتنا شدید گناہ ہے کہ اگر کسی نے والدین کی نافرمانی کر لی اور اسی حالت میں اسے موت آ گئی تو اسے جنت میں داخلے سے روک دیا جائے گا..... اس کی کیسی ہی نیکی کیوں نہ ہو..... جب تک اس کے والدین اس سے راضی نہیں ہو جاتے اس پر جنت کا دروازہ نہیں کھولا جائے گا..... جیسا کہ امام ابن جریر تفسیر جامع البیان میں روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم سے "اصحابِ اعراف" کے بارے میں پوچھا گیا کہ

یارسول اللہ!!!

اصحاب اعراف کون ہونگے ؟؟؟

تو رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

قَوْمٌ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِمَعْصِیَةِ اٰبَائِھِمْ فَمَنَعَھُمْ قَتْلُھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ عَنِ النَّارِ وَمَنَعَتْھُمْ مَعْصِیَةُ آبَائِھِمْ اَنْ یَدْخُلُوا الجَنَّة۔ ﴿۳۰﴾

﴿۳۰﴾ رواہ ابن جریر فی جامع البیان برقم (۱۱٤۰۸، ۱۱٤۰۹) واورده الحافظ ابن کثیر فی تفسیره (۲/۲۲۱) ثم قال ورواه ابن مردویه وابن جریر وابن حاتم من طرق عن ابی معشر به وکذا رواه ابن ماجه مرفوعا من حدیث ابی سعید الخدری و ابن عباس والله اعلم بصحة هذه الاخبار المرفوعة وقصارا ها ان تکون موقوفة اھ ثم تنبهت علیه فی المعجم الصغیر للطبرانی (۲/۲۷۳) والاوسط له (۷/۱۳٦، ۱۰/۳٥٦) والبعث والنشور للبیهقی (ص۱۰٦، ۱۰۷) ومساوئ الاخلاق لابی نعیم الخرائطی (۱/۲٥۸) والتفسیر لسعید بن منصور (۳/۱۹٦) والله اعلم ۱۲ ابو الأریب غفرله

Marfat.com

یعنی اصحاب اعراف وہ لوگ ہیں جو اپنے والدین کی نافرمانی کی حالت میں اللہ کے رستے میں شہید ہوئے.....تو اللہ کے رستے میں شہادت نے انہیں آگ میں جانے سے روک دیا اور والدین کی نافرمانی نے انہیں جنت میں داخلے سے روک دیا!!!

برادران اسلام!!!

یقیناً لمحۂ فکریہ ہے.....ڈرجانے کا مقام ہے.....اپنا انداز زندگی تبدیل کرنے کا وقت ہے.....جو لوگ نمازیں پڑھتے ہیں.....روزہ بھی رکھتے ہیں.....ہر اچھائی کی بھرپور کوشش کرتے ہیں.....لیکن والدین کی خدمت کے معاملے میں لاپرواہی سے کام لیتے ہیں.....ان کے لیے نصیحت کا مقام ہے.....کیونکہ یہاں پر فقط نمازی کی بات نہیں.....صرف روزہ دار کا ذکر نہیں.....محض صدقات وخیرات کرنے والے کا بیان نہیں.....بلکہ شہید کے بارے میں فرمایا.....کہ اسے شہادت ایسی عظیم نیکی کے ہوتے ہوئے بھی.....والدین کی نافرمانی کے سبب جنت میں جانے سے روک دیا گیا ہے.....!!!

پس عقل مند خود اندازہ کرسکتا ہے کہ اگر شہید کو باوجود شہادت کے والدین کی نافرمانی کے سبب جنت سے روک دیا جائے تو ہم لوگ جن کے دامن نیکیوں سے بالکل خالی اور گناہوں سے بھرے پڑے ہیں ان کا کیا حال ہوگا؟؟؟

لھذا محترم مسلمان بھائیو!!!

یقیناً کامیابی اسی میں ہے کہ ہم اپنے والدین کو راضی کرلیں.....اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کریں.....شریعت مقدسہ کی حدود میں رہتے ہوئے ان کی ہر بات مانیں.....ان کی نافرمانی سے بچنے کی مکمل کوشش کریں.....پھر انشاء اللہ جل وعلا نہ صرف ہماری دنیا بہتر ہو جائیگی.....ہماری اولاد ہمارے ساتھ اچھا سلوک کرے گی.....ہماری عمر میں اضافہ کردیا جائیگا بلکہ شجرۂ طوبیٰ.....آخرت کی کامیابی بھی ہمیں عطا ہو جائے گی اور سب سے بڑی بات یہ کہ.....

ھمارا رب ﷻ ھم سے راضی ھو جائیگا!!!

اللہ ﷻ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کی توفیق عطا فرمائے.....ہمیں دنیا اور آخرت کی ہر کامیابی سے ہمکنار فرمائے.....اپنی اور اپنے پیارے حبیب صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وحزبہ واہلہ وبارک وکرم وسلم کی رضا عطا فرمائے.....

آمین بحرمة سید المرسلین

صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم

ابو أریب محمد رحمن زمان نجمی القادری محص عن ذنوبہ۔

خادم الطلبة بالجامعة الغوثیة الرضویة بسکر۔(سند)

سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی

﴿بیان ثالث﴾

اخلاقِ حسنہ

حضرت
ابو اریب محمد جمیل زمان نجم القادری
محصن عن ذنوبہ۔

Marfat.com

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ ذِیْ الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنِ الرَّزَّاقِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ بُعِثَ لِتَتْمِیْمِ صَالِحِ الْاَخْلَاقِ اَمَّابَعْدُفَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے نجد کی جانب کچھ گھڑسواروں کو بھیجا.....تو وہ بنی حنیفہ کے ایک شخص (یعنی اہل یمامہ کے سردار) جسے ثُمامہ بن اُثال کہا جاتا تھا.....اس کو پکڑ کر لے آئے اور لا کر اسے مسجد کے ستون کے ساتھ باندھ دیا۔

پھر جب رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم باہر تشریف لائے تو فرمایا.....

مَاعِنْدَکَ یَاثُمَامَۃُ؟؟؟

ثمامہ!!!

تیرا میرے متعلق کیا خیال ہے (کہ میں تیرے ساتھ کیا سلوک کروں گا؟)

ثمامہ نے کہا.....

عِنْدِیْ خَیْرٌ اِنْ تَقْتُلْنِیْ تَقْتُلْ ذَادَمٍ وَاِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰی شَاکِرٍ وَاِنْ کُنْتَ تُرِیْدُ الْمَالَ فَسَلْ مِنْہُ مَاشِئْتَ

میرا خیال اچھا ہے.....اگر آپ مجھے قتل کریں تو ایک خون (کرنے) والے کو قتل کریں گے.....اور اگر آپ مہربانی فرمائیں (اور مجھے معاف فرمادیں) تو ایک شکرگزار پر مہربانی فرمائیں

گے.....اوراگرآپ مال چاہتے ہیں تو مجھ سے جو چاہے مانگ لیجئے.....!!!

رسول اللہ صلی اللہ جل وعلاعلیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے ثُمامہ کواس کے حال پر چھوڑ دیا یہاں تک کہ دوسرا دن آ گیا۔

دوسرے دن رسول اللہ صلی اللہ جل وعلاعلیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

مَاعِنْدَکَ یَاثُمَامَۃُ؟؟؟

ثمامہ!!!

تیرا میرے متعلق کیا خیال ہے (کہ میں تیرے ساتھ کیا سلوک کروں گا؟)

آج ثمامہ نے قتل اور مال کا ذکر کیے بغیر کہا.....

مَاقُلْتُ لَکَ اِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلٰی شَاکِرٍ

وہی بات جو میں نے آپ سے عرض کی تھی کہ اگر آپ مہربانی فرمائیں (اور مجھے معاف فرمادیں) تو ایک شکرگزار بندے پر مہربانی فرمائیں گے.....!!!

دوسرے دن پھر رسول اللہ صلی اللہ جل وعلاعلیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا۔

تیسرے دن رسول اللہ صلی اللہ جل وعلاعلیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے پھر فرمایا.....

مَاعِنْدَکَ یَاثُمَامَۃُ؟؟؟

اے ثمامہ!!!

تیرا میرے متعلق کیا خیال ہے (کہ میں تیرے ساتھ کیا سلوک کروں گا؟)

تیسرے دن ثمامہ نے بس اتنی بات کی.....

عِنْدِیْ مَاقُلْتُ لَکَ.....!!!

Marfat.com

میرا خیال تو وہی ہے جو میں نے آپ سے عرض کی.....!!!

یعنی مجھے معاف فرما دیجیئے.....!!!

تیسرے دن رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے نہ تو ثمامہ کو قتل کرنے کا حکم جاری فرمایا اور نہ ہی اس سے اس کی جان کے فدیہ کا کوئی مطالبہ کیا..... بلکہ فرمایا.....

اَطْلِقُوْا ثُمَامَة.....!!!

ثمامہ کو کھول دو.....!!!

ثمامہ کو جب کھول دیا جاتا ہے تو وہ بجائے اس کے کہ اپنے علاقے میں لوٹ کر جاتے... مدینۂ طیبہ سے جلدی جلدی بھاگ نکلتے کہ کہیں حکم میں تبدیلی نہ ہو جائے .....نہیں نہیں..... بلکہ ثمامہ مسجد نبوی سے باہر نکلتے ہیں..... مسجد شریف کے قریب کھجوروں کے ایک باغ میں جا کر غسل کرتے ہیں.....اور اپنے علاقے کی طرف رخ کرنے کے بجائے دوبارہ مسجد نبوی ہی کی طرف لوٹ کر آتے ہیں.....اور آ کر بارگاہ رسالت میں حاضر ہو جاتے ہیں.....اور عرض کرتے ہیں.....

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں.....اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں.....!!!

پھر رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی بارگاہ عرض کرتے ہیں.....

وَاللّٰهِ مَا كَانَ عَلَى الْاَرْضِ وَجْهٌ اَبْغَضَ اِلَيَّ مِنْ وَّجْهِكَ فَقَدْ اَصْبَحَ وَجْهُكَ اَحَبَّ الْوُجُوْهِ اِلَيَّ

خدا کی قسم!!!

زمین پر کوئی چہرہ.....آپ کے چہرہ سے بڑھ کر میرے لیے قابل نفرت نہ

Marfat.com

تھا.....اوراب آپ کا چہرۂ مقدس میرے نزدیک کائنات کے ہر چہرہ سے زیادہ محبوب ہو چکا ہے!!!

وَاللّٰہِ مَا کَانَ مِنْ دِیْنٍ اَبْغَضَ اِلَیَّ مِنْ دِیْنِکَ فَاَصْبَحَ دِیْنُکَ اَحَبَّ الدِّیْنِ اِلَیَّ

خدا کی قسم!!!

آپ کا دین میرے نزدیک سب سے زیادہ قابل نفرت دین تھا.....اوراب آپ کا دین میرے نزدیک ہر دین سے زیادہ پیارا ہو گیا ہے.....!!!

وَاللّٰہِ مَا کَانَ مِنْ بَلَدٍ اَبْغَضَ اِلَیَّ مِنْ بَلَدِکَ فَاَصْبَحَ بَلَدُکَ اَحَبَّ الْبِلَادِ اِلَیَّ ﴿۱﴾

خدا کی قسم!!!

آپ کا شہر میرے نزدیک ہر شہر سے زیادہ قابل نفرت تھا.....لیکن اب یہ شہر مبارک میرے نزدیک ہر شہر سے زیادہ محبوب ہو چکا ہے.....!!!

برادران اسلام!!!

سوچنے کی بات یہ ہے کہ جناب ثمامہ کو نہ تو مال ومتاع کا لالچ دیا گیا.....نہ ہی کسی طرح سے ڈرایا دھمکایا گیا.....نہ انہیں اسلام لانے پر مجبور کیا گیا.....تو آخر وہ کونسی بات تھی جس نے جناب ثمامہ کو اسلام لانے پر مجبور کیا.....کس چیز نے انہیں آزاد ہونے کے بعد ہمیشہ کے لیے زلفِ مصطفیٰ ﷺ کا اسیر کر دیا.....وہ کون سی ایسی چیز تھی کہ جس نے جناب ثمامہ کو اپنے آباؤ اجداد

﴿۱﴾رواہ البخاری فی الصحیح برقم(٤٠٢٤)واللفظ لہ ومسلم فی الصحیح برقم (٣٣١٠)وابن حبان فی الصحیح برقم(١٢٥٦)وابن خزیمۃفی الصحیح برقم (٢٥٥)وابوداود فی السنن برقم(٢٣٠٤)واحمدفی المسندبرقم(٧٠٥٧،٩٤٥٧) والبیھقی فی السنن الکبری (١/١٧١،٦/٣١٩،٩/٦٥،٦٦)وفی دلائل النبوۃبرقم (١٤١٩،١٤٢٠)والسنن الصغیربرقم (٢٨٤٦)وابوعوانۃفی المستخرج برقم(٥٣٨٧، ٥٣٨٨)وابونعیم فی معرفۃ الصحابۃبرقم(١٣٢٥)والطحاوی فی مشکل الآثاربرقم (٣٨٨٦)وابن زنجویہ فی الاموال برقم(٣٦١)وابن المنذرفی الاوسط برقم(٣٢٧٢)

Marfat.com

کے عقائد کو چھوڑنے پر راغب کیا.....؟؟؟

برادران اسلام !!!

بات بالکل واضح ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کے **کریمانہ اخلاق** تھے.....وہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کے..... **اخلاق حسنہ** .....اور آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کا..... **خلق عظیم** .....تھا.....ثمامہ دیکھتے ہیں کہ میں تو آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم اور اسلام کا دشمن تھا..... مجھے تو قید کر کے لایا گیا تھا رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم چاہتے تو مجھ سے میری جان کا فدیہ لیتے .....چاہتے تو میری گردن تن سے جدا کروا دیتے..... اور جو سلوک دشمنوں کے ساتھ کیا جاتا ہے وہی سلوک میرے ساتھ کرتے .....لیکن رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے تو مجھے آزاد کر دیا ہے..... مجھے معاف فرما دیا ہے.....پس جب ثمامہ رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کے اس عظیم خلق کو دیکھتے ہیں تو آزاد ہونے کے بعد ہمیشہ کے لیے غلام بن جاتے ہیں.....قید سے چھٹ جانے کے بعد سدا کے لیے رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی غلامی کا پٹا گلے میں ڈال لیتے ہیں۔

برادران اسلام !!!

یقیناً ''**اخلاق حسنہ** ''ایک ایسی بڑی خوبی.....اور ایسا عظیم کمال ہے .....کہ پتھر دلوں کو موم کر دیتا ہے.....دشمنوں کو دوست بنا دیتا ہے.....نفرتوں کو مٹا دیتا ہے.....خون کے پیاسوں کو گرویدہ بنا دیتا ہے.....اس حقیقت کی نقاب کشائی قرآن عظیم اس انداز میں فرماتا ہے.....

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَکَ وَبَیْنَهٗ

Marfat.com

عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ﴿۲﴾

برائی کو بھلائی سے ٹال ..... جبھی وہ کہ تجھ میں اور اس میں دشمنی تھی ایسا ہو جائیگا جیسا کہ گہرا دوست۔

برادران اسلام !!!

یوں تو **اخلاق حسنہ** کے عظیم فوائد ہیں لیکن سب سے بڑا فائدہ اور سب سے بڑا کمال یہ ہے کہ ..... **اخلاق حسنہ** ..... اللہ تعالیٰ کی رضا کا سبب بنتے ہیں ..... اور یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جا بجا **اخلاق حسنہ** کی تعلیم دی ہے ..... خوش اخلاقی کے عظیم وصف کو اپنانے کی تاکید کی ہے ..... چنانچہ بنی اسرائیل کے ساتھ کیے جانے والے وعدہ کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا جاتا ہے .....

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ﴿۳﴾

اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں سے ..... اور لوگوں سے اچھی بات کہو اور نماز قائم کرو اور زکوۃ دو۔

برادران اسلام !!!

غور تو فرمایئے !!!

یہ آیۂ مقدسہ کس لطیف انداز میں **اخلاق حسنہ** کی اہمیت کو واضح فرما رہی ہے ..... اس آیۂ مقدسہ کی ترتیب جمیل ..... **اخلاق حسنہ** کی جلیل اہمیت پر ..... کیسی

﴿۲﴾ القرآن الحکیم فصلت ۳۴

﴿۳﴾ القرآن الکریم البقرۃ ۸۳

Marfat.com

بلیغ دلالت کررہی ہے.....سب سے پہلے ایمان باللہ کوذکر کیا جاتا ہے.....توحید کی تاکید فرمائی جاتی ہے.....اورآخر میں اپنی عبادت کو بیان کیا جاتا ہے.....اوردرمیان میں **اخلاق حسنہ** کے تقاضوں کا ذکر ہوتا ہے.....اور یہ انداز ہرذی فہم کو یہ بات سمجھانے کے لیے کافی ہے.....کہ ایمان باللہ سب سے پہلے ہونا چاہیئے.....کیونکہ اس کے بغیر کوئی بھی عبادت قبول نہیں.....اور جب اللہ ﷻ کی توفیق سے ایمان کی دولت نصیب ہوجائے تواب **اخلاق حسنہ** کواپنالینا چاہیئے.....دائرۂ توحیدورسالت میں داخل ہوتے ہی.....باقی عبادات سے پہلے.....اچھے اخلاق کے تقاضوں کو پورا کرنا چاہیئے.....کیونکہ اگرآپ **اخلاق حسنہ** کے تقاضوں کو پورانہ کریں گےتواگرچہ آپ کیساہی عمل کیوں نہ کرلیں.....کیسی ہی عبادت کیوں نہ کرلیں.....آپ کواس اچھے عمل کا کماحقہٗ فائدہ ہرگزنہیں ہوسکتا.....کیونکہ بداخلاقی ایسی بڑی برائی ہے جوخودتوبرائی ہے ہی.....ساتھ میں دوسرے اعمال کوبھی خراب کردیتی ہے.....چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلاعلیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم فرماتے ہیں.....

سُوْءُ الْخُلُقِ يُفْسِدُ الْعَمَلَ كَمَا يُفْسِدُ الْخَلُّ الْعَسَلَ ﴿٤﴾

بداخلاقی اچھے عمل کوایسے برباد کردیتی ہے جس طرح سرکہ شہدکوخراب کردیتا ہے.....!!!

برادران اسلام !!!

اسی خاص نکتہ کی طرف اشارہ فرمانے کے لیے اللہ ﷻ نے نمازوزکوۃ کے حکم کوبعد میں ذکرفرمایا.....لیکن **اخلاق حسنہ** کی تعلیم پہلے دی.....نمازوزکوۃ اس کے اپنے حقوق

﴿٤﴾رواہ البیھقی فی شعب الایمان بطریقین وضعفھما برقم(٧٨٠٤،٧٨٠٥) وابو الشیخ الاصبھانی فی امثال الحدیث برقم(٢٥٣)والعقیلی فی الضعفاء الکبیر برقم(٢٠٧٤)اقول ولہ شاھدمن طریق اخری کمارواہ عبدبن حمیدفی المسند برقم(٨٠١)ورواہ تمام فی فوائدہ عن انس برقم(٣٠١)و ابن ابی الدنیافی التواضع والخمول عن رجل من قریش برقم(١٨٥)وابن عدی فی الکامل عن ابن عباس(٢٤١/٥)واللہ تعالی اعلم١٢نجم القادری غفرلہ

ہیں.....لیکن انہیں مؤخر فرمایا.....اور **اخلاق حسنہ** کے تقاضوں کو پہلے ذکر کیا۔

برادران اسلام!!!

اخلاق حسنہ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ جس وقت حضرت سیدنا موسیٰ اور حضرت سیدنا ہارون علیٰ نبینا وعلیہما الصلاۃ والسلام کو فرعون کی طرف بھیجا گیا.....وہ فرعون جو

اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ﴿۵﴾

کا دعویٰ کرتا تھا.....یعنی اپنے آپ کو سب سے اونچا رب کہا کرتا تھا.....

لیکن جب جناب موسیٰ اور جناب ہارون علیٰ نبینا وعلیہما الصلاۃ والسلام کو اس دشمن خدا.....اور خدائی کے دعوے دار کی طرف بھیجا جاتا ہے تو اللہ ﷻ کی طرف سے اپنے ان پیارے نبیوں کو تاکید فرمائی جاتی ہے.....

اِذْهَبَا اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۶﴾

دونوں فرعون کے پاس جاؤ بے شک اس نے سرکشی کی.....!!!

فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ﴿۷﴾

تو اس سے **نرم بات کہنا** اس امید پر کہ وہ دھیان کرے یا کچھ ڈرے۔

برادران اسلام!!!

فرعون تو کافر تھا.....خدائی کا دعوے دار تھا.....دشمن خدا تھا.....بنی اسرائیل پر ظلم کرتا تھا.....ان کے بچوں کو ذبح کر دیا کرتا تھا.....انہیں اپنا غلام بنا کر رکھا ہوا تھا.....ظلم وستم کی انتہا کرتا تھا.....لیکن پھر بھی جب جناب موسیٰ و جناب ہارون کو اس خدائی کے دعوے دار کے پاس بھیجا جاتا ہے تو وہ حکم دیا جاتا ہے جو سنہری حروف سے لکھے جانے کے لائق ہے.....یعنی سخت بات نہ

﴿۵﴾ القرآن الحکیم النازعات ۲۴

﴿۶﴾ القرآن الحکیم طٰہٰ ۴۳

﴿۷﴾ القرآن الحکیم طٰہٰ ۴۴

کرنا.....نرم بات کرنا.....وہ برا ہے.....کافر ہے.....لیکن تو نبی ہو.....تم تو رسول ہو.....بداخلاقی تمہارے شایان شان نہیں.....تم اس سے بداخلاقی سے پیش مت آنا.....اگر وہ بداخلاقی بھی کرے تب بھی تم خوش اخلاقی کا اظہار کرنا.....!!!

برادران اسلام!!!

قرآن عظیم کی یہ آیات اس بات کو روز روشن کی طرح واضح کر دیتی ہیں کہ **اخلاق حسنہ** کی اس قدر اہمیت ہے کہ اگر آپ کا بڑے سے بڑا دشمن بھی آپ کے سامنے کیوں نہ آجائے.....**اخلاق حسنہ** کا دامن آپ کے ہاتھ سے نہ جانا چاہیئے.....کیسے ہی کافر.....حتی کہ خدائی کا دعوے دار سے بھی بات کرنی پڑے تب بھی بداخلاقی سے اجتناب ضروری ہے.....!!!

اور اسی بات کی تعلیم اللہ ﷻ کی طرف سے جناب سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کو دی جاتی ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ اللہ ﷻ نے حضرت سیدنا ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کی طرف وحی فرمائی.....

يَاخَلِيْلِيْ حَسِّنْ خُلُقَكَ وَلَوْ مَعَ الْكُفَّارِ تَدْخُلْ مَدْخَلَ الْاَبْرَارِ فَاِنَّ كَلِمَتِيْ سَبَقَتْ لِمَنْ حَسُنَ خُلُقُهٗ اَنْ اُظِلَّهٗ تَحْتَ عَرْشِيْ وَاَنْ اُسْقِيَهٗ مِنْ حَظِيْرَةِ قُدْسِيْ وَاَنْ اُدْنِيَهٗ مِنْ جِوَارِيْ ﴿۸﴾

﴿۸﴾رواہ الطبرانی فی الکبیر(۱۹/۴۶۶)والاوسط برقم(۶۶۹۴) وابونعیم فی الاربعین علی مذھب المتحققین من الصوفیۃ برقم(۲۱)وابن عساکر فی تاریخہ(۶/۲۲۴،۲۲۵)وابن عدی فی الکامل(۶/۴۴۰)واوردہ الھیثمی فی المجمع وقال رواہ الطبرانی فی الاوسط وفیہ مؤمل بن عبدالرحمن الثقفی وھو ضعیف اھ اقول ھذا الحدیث قد روی عن ابی ھریرۃ من غیر وجہ کما فی تاریخ دمشق فلیتنبہ واللہ سبحانہ وتعالی اعلم ۱۲

اے میرے دوست!!!

اپنے اخلاق کو (ہر ایک کے ساتھ) بہتر بنا..... اگر چہ کفار ہی کیوں نہ ہوں (اگر تم ایسا کرو تو) نیکوکاروں کے داخل ہونے کی جگہ داخل ہو جاؤ گے..... کیونکہ جس کے اخلاق اچھے ہوں اس کے لیے میری یہ بات ہو چکی ہے کہ..... (جس دن کوئی سایہ نہ ہوگا اس دن) میں اسے اپنے عرش کا سایہ عطا کروں گا..... (جس دن زبانیں پیاس سے باہر آ رہی ہونگی اس روز) میں اسے اپنے حظیرۂ قدس (جنت) سے پلاؤں گا..... اور میں اسے اپنا قرب عطا فرماؤنگا.....!!!

برادران اسلام!!!

اخلاق حسنہ کی اس عظیم الشان اہمیت ہی کی وجہ سے رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم جب اپنی تشریف آوری کا مقصد بیان فرماتے ہیں تو فرماتے ہیں.....

اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ صَالِحَ الْاَخْلَاقِ ﴿۹﴾

میں تو اچھے اخلاق کی تکمیل ہی کے لیے مبعوث ہوا ہوں.....!!!

اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا تو میں نے دیکھا کہ کچھ دیہاتی رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم سے سوال

﴿۹﴾ رواہ احمد فی المسند برقم (۸۵۹۵) واللفظ لہ وابن ابی شیبۃ فی المصنف (۴۴۰/۷) والبخاری فی الادب المفرد برقم (۲۸۰) والبیھقی فی السنن الکبری (۱۹۲/۱۰) وشعب الایمان برقم (۷۷۴۸) والشھاب القضاعی فی المسند برقم (۱۰۸۰) وابن سعد فی الطبقات (۱۹۳،۱۹۲/۱) والبرجلانی فی الکرم والجود برقم (۱) وابن بشران فی امالیہ برقم (۷۵۴) والخطیب فی الجامع لاخلاق الراوی وآداب السامع برقم (۴۱) وابو محمد الفاکھی فی فوائدہ برقم (۲۸۵) وتمام فی فوائدہ برقم (۲۶۵) والخرائطی فی مکارم الاخلاق برقم (۱) وابن ابی الدنیا فی الزھد برقم (۵۰۰) واوردہ الھیثمی فی مجمع الزوائد وقال رواہ احمد ورجالہ رجال الصحیح (۴۶۹/۲) واللہ جل مجدہ اعلم ۱۲

Marfat.com

کررہے ہیں.....

مَاخَیْرُ مَا اُعْطِیَ الْعَبْدُ؟؟؟

بندے کوسب سے بہتر کون سی چیز عطا کی گئی؟؟؟

تو رسول اللہ صلی اللہ جل وعلاعلیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم جواباً ارشاد فرماتے ہیں.....

خُلُقٌ حَسَنٌ ﴿۱۰﴾

اچھے اخلاق.....!!!

جناب ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کی.....

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَکْمَلُ اِیْمَانًا

یارسول اللہ!!!

مؤمنین میں سے زیادہ کامل ایمان والا کون ہے؟؟؟

جواب میں رسول اللہ صلی اللہ جل وعلاعلیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

اَحْسَنُھُمْ خُلُقًا ﴿۱۱﴾

﴿۱۰﴾رواہ الحاکم فی المستدرک وصححہ برقم(۸۳۲۱،۷۵۳۸،۳۸۱)وابن حبان فی الصحیح برقم(۶۱۶۸)والبخاری فی الادب المفرد برقم(۳۰۰)وابن ماجہ فی السنن برقم (۳۴۲۷)واحمد فی المسند برقم(۱۷۷۲۶)وابن ابی شیبۃ فی المصنف(۸۷/۶)والبیہقی فی السنن الکبری(۲۴۶/۱۰،۳۴۳/۹)وشعب الایمان برقم(۶۳۸۶،۱۴۹۵)وفی الآداب برقم(۱۲۱)وابن ابی عاصم فی الآحاد والمثانی برقم(۲۳۵۱،۱۳۱۸،۱۳۱۷)والطبرانی فی الکبیر(۱،۱۹۳،۱۹۴،۱۹۵،۱۹۶،۱۹۸،۲۰۲،۲۰۳،۲۰۵)والصغیر برقم(۵۶۰)والحمیدی فی المسند برقم(۸۶۲)وابونعیم الاصبہانی فی معرفۃ الصحابۃ برقم(۷۳۰،۷۲۹)واخبار اصبہان برقم(۹۹۱)والطیالسی فی المسند برقم(۱۳۱۷)والطحاوی فی مشکل الآثار برقم (۳۷۹۳،۳۷۸۱)ووکیع فی الزھد برقم(۴۱۶)والخرائطی فی مکارم الاخلاق برقم(۱۱)وابن شاہین فی الترغیب برقم(۳۶۵)واللہ تعالی اعلم ۱۲

﴿۱۱﴾رواہ ابن حبان فی الصحیح برقم(۳۶۲)وابونعیم فی حلیۃ الاولیاء(۸۷/۱)وابونعیم= =

جس کا اخلاق سب سے زیادہ اچھا ہو.....!!!

اسی طرح جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کے ساتھ تھا کہ آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کے پاس ایک انصاری صحابی حاضر ہوئے.....انہوں نے آکر سلام عرض کیا.....پھر عرض گزار ہوئے.....

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَفْضَلُ؟؟؟

یارسول اللہ!!!

مؤمنین میں سے سب سے زیادہ فضیلت والا شخص کون ہے؟؟؟

رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

اَحْسَنُھُمْ خُلُقًا﴿۱۲﴾

جوان سب میں سے زیادہ اچھے اخلاق والا ہے.....!!!

حضرت عمرو بن عنبسہ رضی اللہ عنہ بارگاہ رسالت میں عرض کرتے ہیں.....

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الْاِیْمَانِ اَفْضَلُ؟؟؟

= =الخرائطی فی مکارم الاخلاق برقم(۱۲)والآجری فی الاربعین برقم(٤٤)واورده الهیثمی فی موارد الظمآن(۵۲/۱)وقال فیه ابراهیم بن هشام بن یحیی الغسانی قال ابوحاتم وغیره کذاب اھ اقول ذکره ابن حبان فی الثقات کمافی میزان الاعتدال (۷۳/۱) علاان الحدیث له طریق آخر کمافی الحلیة و انه له معاضدات شتی فلیتنبه واللہ جل مجدہ اعلم ثم تنبهت علی طریقه الثالثةفی مکارم الاخلاق للخرائطی الاانه فیه مختصرا واللہ جل مجدہ اعلم۱۲ ابواریب نجم القادری محصر اللہ تعالی ذنوبه ﴿۱۲﴾رواه الحاکم فی المستدرک وصححه برقم(۸۷۷۱)وابن ماجه فی السنن برقم(٤٢٤٩)والبیهقی فی شعب الایمان برقم(۱۰۱٥٤)وفی الزهدالکبیر برقم (٤٦٣)والطبرانی فی الکبیر(٤٨٨/۱۰)والاوسط برقم(٤٨٢٧)وابونعیم فی الحلیة (۱۳/٤) والرویانی فی المسندبرقم(۱٤۱۲)وابن ابی الدنیافی مداراةالناس برقم (۷۷)وفی التواضع والخمول برقم (۱٦٥،۱٦٦)وروی محمدبن نصر المروزی فی تعظیم قدر الصلاةبرقم(۳۹۹)واللہ تعالی اعلم۱۲

Marfat.com

یارسول اللہ!!!

ایمان کی کون سی صفت سب سے زیادہ اچھی ہے؟؟؟

تو رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم جواباً فرماتے ہیں.....

خُلُقٌ حَسَنٌ ﴿۱۳﴾

اچھا اخلاق.....!!!

جناب نوّاس بن سمعان انصاری رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں.....

یارسول اللہ!!!

نیکی کیا ہے؟؟؟

جواب میں آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم فرماتے ہیں.....

اَلبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ ﴿۱۴﴾

نیکی.....اخلاق کی اچھائی کا نام ہے.....!!!

﴿۱۳﴾رواہ احمد فی المسند برقم(۱۸۶۱۸)وعبد بن حمید فی المسند برقم(۳۰۲) وابن ابی شیبة فی المسند برقم (۷۵۵) والخرائطی فی مکارم الاخلاق برقم(۱۳) وابن ابی الدنیا فی مکارم الاخلاق برقم(۵۵)وابن بشران فی امالیه برقم (۵۶۶)واللہ تعالی اعلم۱۲

﴿۱۴﴾رواہ مسلم فی الصحیح برقم(۴۶۳۲،۴۶۳۳)وابن حبان فی الصحیح برقم(۳۹۸) والترمذی فی الجامع برقم(۲۳۱۱) والبخاری فی الادب المفرد برقم(۳۰۴،۳۱۱) واحمد فی المسند برقم(۱۶۹۷۳، ۱۶۹۷۴، ۱۶۹۷۵)وابن ابی شیبة فی المصنف برقم(۶/ ۹۰) والحاکم فی المستدرک وصححه برقم (۲۱۳۲)والبیهقی فی الشعب برقم(۷۰۲۲) والدارمی فی السنن برقم(۲۸۴۵)وابونعیم فی معرفة الصحابة برقم(۴۷۶۰) والخرائطی فی مکارم الخلاق برقم(۳۴۰۳)وابن الاعرابی فی المعجم برقم (۱۸۰۷)وابن ابی الدنیا فی التواضع والخمول برقم(۱۷۶)ومدارات الناس برقم(۸۵)واللہ تعالی اعلم۱۲

Marfat.com

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''بنی سلمہ'' کے ایک شخص نے مجھے بتایا کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم سے اسلام کے متعلق سوال کیا.....تو آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

حُسْنُ الْخُلُقِ.....!!!

اخلاق کا حسن!!!

میں نے دوبارہ سوال کیا.....تو دوبارہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

حُسْنُ الْخُلُقِ.....!!!

یعنی اسلام اخلاق کی اچھائی کا نام ہے.....!!!

میں نے تیسری بار سوال کیا.....تو تیسری بار بھی رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

حُسْنُ الْخُلُقِ.....!!!

اسلام اچھے اخلاق کا نام ہے.....!!!

میں نے چوتھی بار سوال کیا.....تو چوتھی بار بھی رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

حُسْنُ الْخُلُقِ.....!!!

اسلام اچھے اخلاق کا نام ہے.....!!!

میں نے پانچویں بار پھر سوال کیا.....تو پانچویں بار بھی رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے یہی فرمایا.....

حُسْنُ الْخُلُقِ.....﴿۱۵﴾

﴿۱۵﴾رواہ البیہقی فی الشعب برقم(۷۷۸۸)واللہ جل مجدہ اعلم ۱۲

Marfat.com

اسلام اخلاق کی اچھائی کا نام ہے.....!!!

یونہی سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا..... جناب انس بن مالک رضی اللہ عنہ.....اور جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا ﴿۱۶﴾

مؤمنین میں سے سب سے زیادہ کامل ایمان اس شخص کا ہے جو ان سب میں سے زیادہ اچھے اخلاق والا ہے.....!!!

جناب عمیر بن قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے دل میں ایک مسئلہ تھا جو مجھے پریشان کیے ہوئے تھا.....اس سے متعلق نہ تو میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ

﴿۱۶﴾رواہ الترمذی وصححہ برقم(۲۵۳۷)والحاکم برقم(۱۶۱)وابن بطۃ برقم(۸۴۵)والبیہقی فی الشعب برقم(۷۷۵۲،۷۷۵۳،۸۴۶۲)وابن ابی شیبۃ فی الایمان برقم(۱۸)واللالکائی برقم (۱۲۹۵)وابن السنی برقم(۶۰۹)وابن ابی الدنیا فی النفقۃ برقم(۴۶۶)وعبداللہ بن احمد فی السنۃ برقم(۶۹۹)وابوبکر بن الخلال فی السنۃ برقم(۱۱۳۵)ومحمد بن نصر المروزی فی تعظیم قدر الصلاۃ برقم(۷۷۱)کلہم عن السیدۃ عائشۃ ورواہ الدولابی فی الکنی والاسماء برقم(۱۰۱۵، ۱۲۷۱)وابو یعلی الموصلی برقم(۴۰۵۷،۴۱۳۰)واللالکائی برقم(۱۲۹۶،۱۳۳۱)کلہم عن انس بن مالک رواہ ابوداود برقم(۴۰۶۲)واللفظ لہ والترمذی وقال حسن صحیح برقم(۱۰۸۲) والدارمی برقم(۲۸۴۸)وابن حبان برقم(۴۸۰،۴۲۵۰)والطحاوی فی مشکل الآثار برقم(۳۷۸۸، ۳۷۸۹)والحاکم برقم(۲۰۱)وابو یعلی برقم(۵۷۹۳)وابن ابی شیبۃ فی الایمان برقم(۱۶،۱۷،۱۹) والبیہقی فی الشعب برقم(۲۶،۲۷،۷۴۵،۷۴۶،۷۷۵۱)وفی الاعتقاد برقم(۱۳۲)والآداب برقم (۱۵۳)والطبرانی فی الکبیر(۱۹/۳۴۱)والاوسط برقم(۴۵۷۳)وابو نعیم فی الحلیۃ(۴/۱۶۸)اللالکائی برقم(۱۲۹۳،۱۲۹۴)والخطیب فی الفقیہ والمتفقہ برقم(۸۷۹)والطوسی فی الاربعین برقم(۳۶) والخرائطی فی المکارم برقم(۱۷۰،۱۴)والطبرانی فی المکارم برقم(۹)واسحاق بن راھویہ فی المسند برقم(۴۶۲)والحارث فی المسند برقم(۸۳۷)وعبداللہ بن احمد فی السنۃ برقم(۶۶۵) وابوبکر بن الخلال فی السنۃ برقم(۱۱۳۴،۱۲۴۳)والآجری فی الشریعۃ برقم(۲۳۳،۲۳۴)وابن جمیع الصیداوی فی معجم الشیوخ برقم(۱۸۵)وابن قانع برقم(۱۰۶۶)وابن ابی الدنیا فی النفقۃ برقم(۴۶۴،۴۷۲)ومحمد بن نصر المروزی فی تعظیم قدر الصلاۃ برقم(۳۹۴،۳۹۵)ومحمد بن ابراھیم المقرئ فی حدیثہ رفع عن ابی نعیم برقم(۱۵)وابو محمد الفاکہی فی فوائدہ برقم(۲)وھشام بن عمار فی حدیث ھشام بن عمار برقم(۹۳)کلہم عن ابی ھریرۃ ۱۲

وبارک وکرم وسلم سے سوال کیا.....اور نہ ہی میں نے کسی دوسرے کو آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم سے اس مسئلہ کے بارے میں سوال کرتے سنا.....میں اس سوال کے لیے کوئی موقع ڈھونڈ رہا تھا.....پس ایک دن کیا ہوا کہ میں بارگاہ رسالت میں ایسے وقت حاضر ہوا جبکہ آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم وضو فرما رہے تھے.....اور میں جن دو حالتوں کے انتظار میں تھا آج میں نے رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کو انہی دو حالتوں پر پایا.....ایک تو میں نے آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کو فارغ پایا.....دوسرے آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم بالکل ہشاش بشاش تھے.....تو میں نے عرض کی.....

یارسول اللہ !!!

مجھے اجازت دیجیے !!!

میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں.....!!!

رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

نَعَمْ سَلْ عَمَّا بَدَا لَکَ !!!

ہاں! جو بات تمہارے ذہن میں آئے تم پوچھو!!!

جناب عمیر بن قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی.....

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَا الْاِیْمَانُ ؟؟؟

یارسول اللہ!!!

ایمان کیا ہے؟؟؟

آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

اَلسَّمَاحَۃُ وَ الصَّبْرُ

سخاوت اور صبر.....!!!

میں نے عرض کی.....

فَاَیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَفْضَلُ؟؟؟

تو مؤمنین میں سے سب سے زیادہ فضیلت والا کون ہے؟؟؟

آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا!!!

مؤمنین میں سے سب سے زیادہ فضیلت اس کی ہے جو ان میں سے زیادہ اچھے اخلاق والا ہے.....!!!

میں نے عرض کی.....

فَاَیُّ الْمُسْلِمِیْنَ اَفْضَلُ اِسْلَامًا؟؟؟

تو مسلمانوں میں سے کس کا اسلام سب سے زیادہ فضیلت والا ہے؟؟؟

رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَیَدِهٖ﴿۱۷﴾

مسلمانوں میں سے سب سے زیادہ اچھا اسلام اس کا ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان سلامت رہیں.....!!!

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی.....

یارسول اللہ!!!

ایک عورت..... جو اس دنیا میں یکے بعد دیگرے دو مردوں کے نکاح میں

﴿۱۷﴾رواہ الحاکم فی المستدرک برقم(٦٧٠٥)والطبرانی فی الکبیر(۱۱/٤٤٠)وابونعیم فی الحلیة(۲/٥٨)ورواہ ابن ابی عاصم فی الآحاد والمثانی برقم(٨٣٤)والطبرانی فی الکبیر(۱۱/٤٣٩)وابونعیم فی معرفة الصحابة برقم(٤٧٠٠)وابویعلی الموصلی فی معجمہ برقم(۱۲٦)وابن قانع فی معجم الصحابة برقم(۱۱٥۰)ومحمد بن نصر المروزی فی تعظیم قدر الصلاة برقم(٧٧٣،٥٥٨،٥٥٦)نحوہ ۱۲

Marfat.com

رہی..... پھر وہ دونوں مرد بھی مر گئے اور وہ عورت بھی فوت ہوگئی..... پھر وہ جنت میں داخل ہو گئے تو وہ عورت جنت میں کس کے لیے ہوگی؟؟؟

- جواب میں رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم فرماتے ہیں.....

لِاَحْسَنِهِمَا خُلُقًا ﴿۱۸﴾

ان دونوں میں سے جس کا اخلاق زیادہ اچھا ہوگا اس کے لیے.....!!!

اسی طرح سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بارگاہ رسالت میں عرض کی.....

اَلْمَرْأَةُ مِنَّا تَتَزَوَّجُ الزَّوْجَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ وَالْاَرْبَعَةَ ثُمَّ تَمُوْتُ فَتَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَيَدْخُلُوْنَ مَعَهَا مَنْ يَكُوْنُ زَوْجُهَا مِنْهُمْ؟؟؟

یارسول اللہ!!!

ہم میں سے ایک عورت یکے بعد دیگرے دو اور تین اور چار مردوں سے نکاح کرتی ہے..... پھر وہ مر جاتی ہے..... پس وہ داخل جنت ہو جاتی ہے اور وہ مرد بھی اس کے ساتھ جنت میں جاتے ہیں..... تو ان میں سے جنت میں اس کا شوہر کون ہوگا؟؟؟

تو رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

يَا اُمَّ سَلَمَةَ اِنَّهَا تُخَيَّرُ فَتَخْتَارُ اَحْسَنَهُمْ خُلُقًا فَتَقُوْلُ اَیْ رَبِّ اِنَّ هٰذَا كَانَ اَحْسَنَهُمْ مَعِیَ خُلُقًا فِیْ دَارِ الدُّنْيَا فَزَوِّجْنِيْهِ ﴿۱۹﴾

﴿۱۸﴾ رواه الخرائطی فی مکارم الاخلاق برقم(٤٥) وابن بشران فی امالیه برقم (٧٣٣) والباغندی فی امالیه برقم(٥٠) وابن شاهین فی فضائل الاعمال برقم (٣٦٤) وابو الشیخ فی طبقات المحدثین باصبهان برقم(١٣٦٧) واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲

﴿۱۹﴾ رواه الطبرانی فی الکبیر(١٧/ ١٨٩) والاوسط برقم(٣٢٦٥) والخطیب فی = =

اے ام سلمہ!

عورت کو اختیار دیا جائیگا.....تو وہ ان میں سے اچھے اخلاق والے کو پسند کر لے گی.....پھر کہے گی.....

اے اللہ!!!

یہ شخص دنیا میں ان سب میں سے اخلاق کے اعتبار سے میرے ساتھ زیادہ اچھا تھا.....تو تُو میرا اس کے ساتھ نکاح کر دے.....!!!

حضرت جابر بن سَمُرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بارگاہ رسالت میں حاضر تھا اور میرے والد سَمُرہ میرے سامنے بیٹھے ہوئے تھے.....تو رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم فرمانے لگے.....

اِنَّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ لَيْسَا مِنَ الْاِسْلَامِ وَاِنَّ اَحْسَنَ النَّاسِ اِسْلَامًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا ﴿۲۰﴾

بلاشبہ بری بات اور بدزبانی اسلام سے نہیں ہے.....اور بے شک لوگوں میں سے سب سے زیادہ اچھا اسلام اس کا ہے جو سب سے زیادہ اچھے اخلاق والا ہے۔

ایک دفعہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو مخاطب ہو کر فرمایا.....

اَتَدْرُوْنَ مَا اَكْثَرُ مَا يُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ؟

کیا تم لوگ جانتے ہو کہ انسانوں کو سب سے زیادہ جنت میں داخل کرنے والی چیز کیا

= =تاریخہ (۶۴/۳) واورده الهيثمی فی المجمع (۷۱/۵) وقال فی اسنادهما سليمان بن ابی كريمة وهو ضعيف اھ واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲

﴿۲۰﴾ رواه احمد فی المسند برقم (۲۰۰۳۸،۱۹۹۱۵) وابن ابی شيبة فی المصنف (۸۸/۶) وابويعلی الموصلی فی المسند برقم (۷۳۰۲) والطبرانی فی مكارم الاخلاق برقم (۸) واورده الهيثمی فی المجمع وقال رواه الطبرانی وابويعلی بنحوه ورجاله ثقات اھ واللہ جل مجدہ اعلم ۱۲

Marfat.com

ہے؟؟؟

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی..... اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ

اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم زیادہ بہتر جاننے والے ہیں.....!!!

رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

تَقْوَى اللّٰهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ ﴿۲۱﴾

اللہ تعالیٰ کا ڈر.....اور اچھا اخلاق.....!!!

اخلاق حسنہ کے فوائد بتاتے ہوئے ایک بار فرمایا.....

اِنَّ الرَّجُلَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ الْخُلُقِ دَرَجَاتِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الظَّمْآنِ فِي الْهَوَاجِرِ ﴿۲۲﴾

﴿۲۱﴾رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق برقم(۵۲)والترمذی بنحوہ برقم(۱۹۲۷) وقال صحیح غریب اھ والبخاری فی الادب المفرد برقم(۲۹۶)واحمد فی المسند برقم(۹۳۱۹)والزھد برقم(۲۳۸۹)والبیھقی فی الشعب برقم(۴۷۱۸)والآداب برقم (۵۹۶)والزھد الکبیر برقم(۹۶۵)وابن حبان برقم(۴۷۷)والشھاب القضاعی فی المسند برقم(۹۷۸)والطیالسی برقم (۲۵۸۷)والرامھرمزی فی الامثال برقم (۱۳۴) وابونعیم فی تسمیۃ ماروی عن الفضل بن دکین برقم(۶)وابن ابی الدنیا فی التواضع والخمول برقم(۱۷۱)والورغ برقم(۱۳۵)

﴿۲۲﴾رواہ مالک فی الموطا برقم(۱۴۰۴)وابوداود برقم(۴۱۶۵)والبخاری فی الادب المفرد برقم(۲۹۱)واحمد برقم(۲۳۲۱۹)والحاکم فی المستدرک وصححہ برقم (۲۸۶)والطبرانی فی الکبیر(۷/۱۸۵)ومکارم الاخلاق برقم(۳۰۲)والبیھقی فی الشعب برقم(۷۷۶۸)والآداب برقم(۱۵۴)والشھاب القضاعی فی المسند برقم (۹۴۶) والطحاوی فی مشکل الآثار برقم (۳۷۸۵)والخرائطی فی مکارم الخلاق برقم(۴۷) وابن شاھین فی الترغیب برقم(۳۶۲)والعقیلی فی الضعفاء الکبیر برقم(۲۲۹۳) واسماعیل بن جعفر فی حدیث اسماعیل بن جعفر برقم (۳۶۰)وابو الشیخ فی طبقات المحدثین باصبھان برقم(۹۰۰)وتمام فی فوائدہ برقم(۸۷۹)واللہ اعلم ۱۲

Marfat.com

بلاشبہ انسان اچھے اخلاق کی وجہ سے روزہ دار..... اللہ عزوجل کی بارگاہ میں قیام کرنے والے..... دوپہر کے وقت جب کہ گرمی شدید ہو اس وقت پیاسے رہنے والے..... کے درجات کو پالیتا ہے۔

ایک بار فرمانے لگے.....

اِنِّیْ رَأَیْتُ الْبَارِحَۃَ عَجَبًا

گزری رات میں نے بڑی عجیب بات دیکھی.....

رَأَیْتُ رَجُلًا مِنْ اُمَّتِیْ جَاثِیًا عَلٰی رُکْبَتَیْہِ وَبَیْنَہٗ وَبَیْنَ اللّٰہِ حِجَابٌ

میں نے اپنے ایک امتی کو اس حال میں دیکھا کہ وہ گھٹنوں کے بل بیٹھا ہے اور اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ایک پردہ حائل ہے.....

فَجَاءَ حُسْنُ خُلُقِہٖ فَاَدْخَلَہٗ عَلَی اللّٰہِ ﴿۲۳﴾

پس اس کے پیچھے سے اس کے اخلاق کا حسن آیا تو اس نے اسے اللہ تعالیٰ کے دربار میں پہنچا دیا۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وشرف وعظم وسلم نے فرمایا.....

مَا شَیْءٌ اَثْقَلُ فِیْ مِیْزَانِ الْمُؤْمِنِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ ﴿۲۴﴾

۲۳؎ رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق برقم(۴۹)وابن شاھین فی الترغیب فی فضائل الاعمال برقم(۵۲۶)وابن بشران فی امالیہ برقم(۲۴۹)وابن عساکر فی تاریخہ (۴۰۷/۳۴)واورردہ العراقی فی تخریج الاحیاء برقم(۲۶۸۹)وقال اخرجہ الخرائطی فی مکارم الخلاق بسند ضعیف اھ

۲۴؎ رواہ ابن حبان فی الصحیح برقم(۵۷۸۵،۵۸۸۷)والترمذی وقال حسن صحیح برقم(۱۹۲۵)واحمد فی المسند برقم(۲۶۲۴۵،۲۶۲۵۶،۲۶۲۷۵)وابن ابی شیبۃ فی ==

Marfat.com

مؤمن کے میزان عمل میں قیامت کے دن.....اچھے اخلاق سے زیادہ وزنی کوئی چیز نہ ہوگی۔

اسی طرح سیدہ ام الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم تشریف فرما تھے..... میں نے آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کو فرماتے سنا.....

اَوَّلُ مَایُوْضَعُ فِیْ الْمِیْزَانِ الْخُلُقُ الْحَسَنُ ﴿۲۵﴾

پہلی چیز جو میزان عمل میں رکھی جائے گی وہ اچھا خلق ہے.....!!!

برادران اسلام!!!

اگر **اخلاق حسنہ** کی اہمیت کو بخوبی جاننا چاہتے ہوں تو اس بات کو سامنے

= =المصنف(۸۹/٦)والمسند برقم(٤٠)والبیهقی فی السنن الکبری (۱۹۳/۱۰)وشعب الایمان برقم(۷۷۷٤)والآداب برقم(۱٥٦)والاربعین الصغری برقم(۹٥)وفی الاسماء والصفات برقم(۹۹۳)وعبدالرزاق فی المصنف (۱٤٦/۱۱)والحمیدی فی المسند برقم (٤۱۹)وعبدبن حمید برقم(۲۰٦)ابونعیم فی حلیة الاولیاء(۲/۳۷٥/۳۳۷۷/٤۲۷۷/۳۰۲)والطبرانی فی مسند الشامیین برقم(۹٦۸)وفی مکارم الاخلاق برقم(۱۲)والشهاب القضاعی فی المسند برقم(٤۲٥)وابن ابی عاصم فی السنة برقم(٦٤۷)والآجری فی الشریعة برقم(۸۸۹) والبرجلانی فی الکرم والجود برقم(۱۳)والدولابی فی الکنی والاسماء برقم(۱٥٤)ومعمر بن راشد فی الجامع برقم(۷٦٥)وعلی بن محمد الحمیری فی جزئه برقم(۲)وابن وهب فی الجامع برقم(٤۷۹)وابن ابی الدنیا فی التواضع والخمول برقم(۱۷۳،۱۷٤)وفی مداراة الناس برقم(۷۸)واللہ جل مجدہ اعلم۱۲

﴿۲۵﴾رواہ ابن ابی شیبة فی المصنف(٦/۹۰)والطبرانی فی الکبیر(۱۷/٤۹۱،۱۸،۲٥۰) وعبدبن حمید فی المسند برقم(۱٥۷۰)وابونعیم فی معرفة الصحابة برقم(۷۲۸۳)والحلیة (۲/۲۹٥)والشهاب القضاعی فی المسند برقم(۲۰٥)وابن عساکر فی تاریخه(٦۹/۱۱٤)ثم قال هذا الحدیث وهم فان ام الدرداء الکبری توفیت فی حیاة ابی الدرداء وامیمون بن مهران ولد عام الجماعة سنة اربعین والم یروی عن ام الدرداء الصغری ولم تسمع من النبی صلی اللہ علیه وسلم شیئ وهذا الحدیث محفوظ عن ام الدرداء عن ابی الدرداء عن النبی صلی اللہ علیه وسلم اھ واورده ابن حجر فی المطالب العالیة برقم (۲٦٥۳)والسیوطی فی الجامع الصغیر برقم(٤۹٤۹)واللہ جل جلالہ اعلم۱۲

رکھ لیجئے کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی ذات گرامی.....
جنہیں اللہ تعالیٰ نے.....

وَ اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ﴿۲۶﴾

کا تاج پہنایا.....جن کے بارے میں.....

لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ ﴿۲۷﴾

فرمایا.....جن کے بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں.....

کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْآنَ ﴿۲۸﴾

آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کا اخلاق قرآن تھا۔
وہ کریم آقا ﷺ بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس انداز میں دعا کرتے ہیں.....

اَللّٰھُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ ﴿۲۹﴾

﴿۲۶﴾القرآن الحکیم القلم٤

﴿۲۷﴾القرآن الحکیم الاحزاب۲۱

﴿۲۸﴾رواہ ابن جریر فی جامع البیان (۵۲۹/۲۳)واحمد فی المسند برقم (۲۳٤٦۰ ۲٤۱۳۹۰ ۲٤٦۲۹) والطبرانی فی الکبیر (۲۵۵/۲۰)والاوسط برقم(۷۲)والبیھقی فی الدلائل برقم (۲٤٤)والشعب برقم(۱٤۱۰)والطحاوی فی مشکل الآثار برقم (۳۷۹۲ ۳۷۹۳۰)والبخاری فی الادب المفرد برقم(۳۱۷)وفی خلق افعال العباد برقم(۱٦۲) والنحاس فی الناسخ والمنسوخ برقم(۲۹۸)والقاسم بن سلام فی فضائل القرآن برقم(۹۲۰۹۱)واللہ تعالیٰ اعلم۱۲

﴿۲۹﴾رواہ ابن حبان برقم(۹٦٤)احمد فی المسند برقم(۳٦۳۲)والطحاوی فی مشکل الآثار برقم(۳۷۸۳)والبیھقی فی الشعب برقم(۸۳۰۲)فی الدعوات الکبیر برقم (٤۱٤)وابویعلی فی المسند برقم (٤۹٤٤)والشھاب القضاعی فی المسند برقم (۱۳٤۷) والضیالسی برقم(۳٦۸)والخرائطی فی مکارم الاخلاق برقم(۷)وابو الشیخ الاصبھانی فی اخلاق النبی صلی اللہ علیہ وسلم برقم (٤۹۳) والطبرانی فی الدعاء برقم(۳٦۷)وابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ برقم (۱٦۲) وابن المظفر فی غرائب مالک بن انس برقم (۱٦۱)وابن ابی شیبۃ فی المسند برقم(۳٦۷)

اے اللہ!

تو نے میری صورت کو اچھا بنایا..... میرے اخلاق کو بھی بہتر بنادے.....!!!

کبھی کہتے ہیں.....

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْأَلُکَ الصِّحَّۃَ وَالْعَافِیَۃَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ *۳۰*

اے اللہ!

میں تجھ سے صحت.....اور عافیت.....اور اچھے اخلاق کا سوال کرتا ہوں۔

نماز شروع فرماتے ہیں تو کہتے ہیں.....

اَللّٰھُمَّ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ

اے اللہ!!!

میں نے اپنا منہ اس کی طرف کیا جس نے آسمان اور زمین بنائے.....ایک اسی کا ہو کر.....اور میں مشرکوں میں نہیں۔

اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ عزوجل کے لیے ہے جو رب سارے جہان کا۔

لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ

اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے یہی حکم ہوا اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔

۳۰ رواہ البخاری فی الادب المفرد برقم(۳۱۶) والبیھقی فی الشعب برقم (۸۳۰۰) والدعوات الکبیر برقم(۲۱۶) والطبرانی فی الدعاء برقم(۱۳۰۸) والخرائطی فی مکارم الاخلاق برقم(۸) واللفظ لہ وھناد بن السری فی الزھد برقم(۴۳۹) وابن عساکر فی تاریخہ (۵۴ ۶۵) والخطیب فی تاریخہ(۵ ۲۸۶)

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمَلِکُ لَااِلٰہَ اِلَّااَنْتَ اَنْتَ رَبِّیْ وَاَنَاعَبْدُکَ

اے اللہ!!!

تو بادشاہ ہے..... تیرے سوا کوئی معبود نہیں..... تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں۔

ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ جَمِیْعًا لَایَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّااَنْتَ

میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں نے اپنے ذنب کا اعتراف کیا..... پس تُو میرے سارے ذنوب معاف فرمادے..... تیرے سوا کوئی گناہ نہیں بخشتا.....!!!

پھر یہ کہتے

اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَایَھْدِیْ لِاَحْسَنِھَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّیْ سَیِّئَھَا لَایَصْرِفُ سَیِّئَھَا اِلَّااَنْتَ ﴿۳۱﴾

اے اللہ!!!

مجھے اچھے اخلاق کی ہدایت دے تیرے سوا کوئی اچھے اخلاق کی ہدایت

﴿۳۱﴾ رواہ الشافعی فی المسند برقم (۱۳۰) والسنن المأثورۃ برقم (۳۱۰) ومسلم فی الصحیح برقم (۱۲۹۰) وابن حبان فی الصحیح برقم (۱۸۰۱، ۱۸۰۲، ۱۸۰۴) وابن خزیمۃ فی الصحیح برقم (۴۴۹، ۴۵۰) وابوداود فی السنن برقم (۶۴۹) والترمذی برقم (۳۳۴۳، ۳۳۴۴، ۳۳۴۵) والنسائی فی السنن برقم (۸۸۷) والسنن الکبری (۱/۳۱۳) والدارمی فی السنن برقم (۱۲۸۵) واحمد فی المسند برقم (۷۶۴) وفضائل الصحابۃ برقم (۱۱۵۱) وابن ابی شیبۃ فی المصنف (۱/۲۶۲) والبیہقی فی السنن الکبری (۲/۳۳) والشعب برقم (۲۹۸۶) ومعرفۃ السنن والاٰثار برقم (۷۵۱) والسنن الصغیر برقم (۲۷۹) والقضاء والقدر برقم (۳۳۹) والطحاوی فی مشکل الآثار برقم (۱۳۴۶) وعبدالرزاق فی المصنف (۲/۸۰) والدارقطنی فی السنن برقم (۱۱۵۰، ۱۱۵۱) وابوعوانۃ فی المستخرج برقم (۱۲۷۷، ۱۲۷۸) وابویعلی فی المسند برقم (۵۵۱) والبزار فی المسند برقم (۴۹۹) وابن الجارود فی المنتقی برقم (۱۷۲) والخرائطی فی مکارم الاخلاق برقم (۳۱) وابن المنذر فی الاوسط برقم (۱۲۱۶) وابواحمد الحاکم فی شعار اصحاب الحدیث برقم (۳۴) واللہ الکریم اعلم ۱۲

Marfat.com

نہیں دیتا.....اور برے اخلاق کو مجھ سے ہٹادے.....تیرے سوا کوئی برے اخلاق نہیں پھیرتا۔

برادران اسلام!!!

اس بات میں شک نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلاعبہ وعلی ابوبہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم اخلاق کے ایسے عظیم مرتبہ پر فائز تھے جس مرتبہ تک کسی کی رسائی نہ ہوسکی..... آپ صلی اللہ جل وعلاعبہ وعلی ابوبہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرمایا جاتا ہے.....

اُولئِکَ الَّذِیْنَ ھَدَی اللّٰہُ فَبِھُدَاھُمُ اقْتَدِہْ ﴿۳۲﴾

یہ (انبیاء کرام علیہم السلام) ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی تو تم ان کی **ھدایت کی اقتداء** کرو.....!!!

امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ تعالیٰ تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں کہ

جس **ھدایت کی اقتداء** کا.....اللہ تعالیٰ کی طرف سے.....رسول اللہ صلی اللہ جل وعلاعبہ وعلی ابوبہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کو.....حکم دیا جارہا ہے.....وہ نہ تو معرفت الٰہیہ ہے.....کیونکہ اس میں تقلید رسول اللہ صلی اللہ جل وعلاعبہ وعلی ابوبہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی شان کے لائق نہیں.....اور نہ شرائع ہیں کیونکہ آپ صلی اللہ جل وعلاعبہ وعلی ابوبہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی شریعت مطہرہ دیگر انبیاء کرام علی نبینا وعلیہم الصلاۃ والسلام کی شریعتوں سے مختلف ہے.....لہذا متعین یہ ہے کہ آپ صلی اللہ جل وعلاعبہ وعلی ابوبہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کو یہ حکم دیا جارہا ہے کہ.....

"دیگر انبیاء کرام جن **اخلاق حسنہ** کے ساتھ خاص تھے.....**اخلاق حسنہ** کی جو جزئیات دیگر انبیاء کرام میں متفرق طور پر پائی جارہی تھیں....."

آپ ان سب میں ان انبیاء کرام کی اقتداء کیجئے.....اوران تمامی

﴿۳۲﴾ القرآن الحکیم الانعام ۹۰

Marfat.com

اوصاف کواپنے اندر جمع کرلیجئے.....!!!

اور چونکہ یہ ایک ایسا عظیم وصف اور ایسا بلند درجہ تھا جو آپ ﷺ سے پہلے کسی نبی کو میسر نہ ہوا لہذا اللہ ﷻ نے آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کے اخلاق حسنہ کے بارے میں فرمایا.....

وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ ﴿۳۳﴾

اور بلاشبہ آپ کا خلق عظیم ہے۔ ﴿۳۴﴾

برادران اسلام!!!

جب رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم **اخلاق حسنہ** کے اس بلند مقام پر فائز ہیں.....لیکن اس کے باوجود آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم بار بار اللہ ﷻ کی بارگاہ میں **اخلاق حسنہ** کی دعا کرتے ہیں بار بار اپنے کریم رب جل جلالہ سے اچھے اخلاق کا سوال کرتے ہیں.....آخر کیوں؟؟؟

برادران اسلام!!!

بات بالکل واضح ہے.....آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم یہ چاہتے تھے کہ جب امتی مجھے دعا مانگتا دیکھیں گے تو وہ **اخلاق حسنہ** کی اہمیت کو سمجھ جائیں گے.....اور یوں اچھے اخلاق کو اپنالیں گے.....اور اس طرح بروز قیامت میرا قرب حاصل کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے.....میرے اور اللہ ﷻ کے محبوب بن جائیں ے.....جیسا کہ خود فرماتے ہیں.....

اِنَّ اَحَبَّکُمْ اِلَیَّ وَاَقْرَبَکُمْ مِنِّیْ مَجْلِسًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَحَاسِنُکُمْ اَخْلَاقًا ﴿۳۵﴾

---

۳۳ القرآن الحکیم القلم٤

۳٤ قالہ الامام الرازی فی التفسیر الکبیر (۱۵/٤۳۵) واللہ تعالی اعلم۱۲

۳۵ رواہ البخاری فی الصحیح برقم(۳٤۷٦) والادب المفرد برقم(۲۷۹) وابن حبان = =

تم میں سے زیادہ اچھے اخلاق والے.....تم میں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب.....
اور بروز قیامت میرے زیادہ قریب بیٹھنے والے ہونگے۔

اسی طرح ایک بار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فرمایا.....

اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَحَبِّکُمْ اِلَی اللّٰہِ وَاَقْرَبِکُمْ مِنِّیْ مَجْلِسًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ؟

کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کا زیادہ محبوب اور مجھ سے زیادہ قریب کون ہوگا؟؟؟

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہ بات سن کر خاموش ہو گئے۔

آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے دوبارہ.....اور پھر تیسری بار بھی یہی فرمایا.....

اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَحَبِّکُمْ اِلَی اللّٰہِ وَاَقْرَبِکُمْ مِنِّیْ مَجْلِسًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ؟

کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کا زیادہ محبوب اور مجھ سے زیادہ قریب کون ہوگا؟؟؟

= = فی الصحیح برقم(٤٨٣)والترمذی فی الجامع وقال حسن غریب برقم(١٩٤١)واحمد فی المسندبرقم(١٧٠٧٧،١٧٠٦٦)وابن ابی شیبۃفی المصنف(٨٨/٦)والبیھقی فی السنن الکبری (١٩٤/١٠)والشعب برقم(٤٧٦٠)والحارث فی بغیۃ الحارث(٢٥٤/١) والطبرانی فی الکبیر(٩٢/١٦،٣٧٩)والاوسط برقم(٧٩١٢)والصغیر برقم(٨٣٦)ومعمربن راشدفی الجامع برقم(٧٦١)ومکارم الاخلاق برقم(٦)وابونعیم فی معرفۃ الصحابۃ برقم (١٥٧٢) وفی الاربعین علی مذھب المتحققین من الصوفیۃ برقم(٢٠)والخرائطی فی مکارم الاخلاق برقم(٢٠)واللفظ لہ وھنادبن السری فی الزھدبرقم(١٢٤٨)وابن المقری فی المعجم برقم(٤١٩)وابن ابی الدنیافی التواضع والخمول برقم(١٧٨)وابوالفضل الزھری فی حدیث الزھری برقم(٦٧٦)والمرزبان فی ذم الثقلاء (ص١٨)والخطیب فی تاریخہ (٢٠٥/٢)واللہ تعالی اعلم١٢

Marfat.com

صحابۂ کرام نے عرض کی.....

نَعَمْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ!!!

ہاں یارسول اللہ!

تو آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

اَحْسَنُکُمْ خُلُقًا ﴿۳۶﴾

تم میں سے زیادہ اچھے اخلاق والا.....!!!

برادران اسلام!!!

"اللہ ﷻ کا بنی اسرائیل کو اچھے اخلاق کی تاکید فرمانا.....اور اپنی عبادت سے پہلے اچھے اخلاق کے تقاضوں کو ذکر کرنا..... جناب موسیٰ وہارون علی نبینا وعلیہما الصلاۃ والسلام کو فرعون کی طرف بھیجتے ہوئے خوش اخلاقی کا حکم دینا.....حضرت سیدنا ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کو اس بات کی وحی کرنا کہ اگر کفار کے ساتھ بھی پیش آنا پڑے تو خوش اخلاقی سے پیش آؤ..... اچھے اخلاق والے کے لیے عرش الٰہی کے سایہ کی بشارت دینا..... بروز قیامت اسے جنتی جام عطا کیے جانے کی خوشخبری دینا..... اللہ ﷻ کے قرب کا وعدہ دیا جانا.....رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کا فرمانا کہ میں تو **اخلاق حسنہ** کی تکمیل ہی کے لیے مبعوث ہوا ہوں.....آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کا **اخلاق حسنہ** کو ایمان کی سب سے اچھی خصلت فرمانا.....اچھے اخلاق والے کو سب سے اچھا مسلمان بتانا.....میزان عمل میں **اخلاق حسنہ** کو سب سے زیادہ وزنی بتانا.....اچھے اخلاق کو اللہ ﷻ اور اپنے کے قرب

﴿۳۶﴾رواہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق برقم(۲۲)واللفظ لہ وروی ابن بشران فی امالیہ برقم(۵۱۳)وابن وھب فی الجامع برقم(۴۶۹)وابن ابی الدنیا فی الصمت برقم(۲۵۳)وذم الغیبۃ والنمیمۃ برقم(۱۱۴)ومداراۃ الناس برقم(۸۸)وابن عدی فی الکامل(۶۳/۴)والخطیب فی تاریخہ(۱۷۵/۱)والفقیہ والمتفقہ برقم(۸۸۴) بنحوہ واللہ عز اسمہ اعلم۱۲

Marfat.com

کا سبب کہنا.....اخلاق حسنہ کے سبب مسلمان کے بارگاہ الٰہیہ تک پہنچ جانے کی خوش خبری دینا....."

یہ سب ایسے امور ہیں جو **اخلاق حسنہ** کی اہمیت کو واضح کرنے.....اور اس کے کمال کو اوج تک لے جانے کے لیے کافی ہیں.....!!!

برادران اسلام !!!

یقیناً جسے **اخلاق حسنہ** جیسی عظیم نعمت مل گئی اسے دارین کی بھلائی نصیب ہوگئی.....جسے اچھے اخلاق سے مزین کیا گیا اس پر اللہ تعالیٰ کا خصوصی انعام ہوگیا.....اور جو بدنصیب **اخلاق حسنہ** سے محروم ہوا وہ اللہ جل جلالہ کے بڑے فضل سے محروم ہوگیا.....جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم اپنے رب عزوجل سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا.....

اَنَا خَلَقْتُ الْعِبَادَ بِعِلْمِیْ فَمَنْ اَرَدْتُّ بِهٖ خَیْرًا مَنَحْتُهٗ خُلُقًا حَسَنًا

میں نے بندوں کو اپنے علم کے مطابق تخلیق کیا.....تو جس کے ساتھ میں بھلائی کا ارادہ فرمالوں اسے اچھے اخلاق سے نواز دیتا ہوں.....

وَمَنْ اَرَدْتُّ بِهٖ شَرًّا مَنَحْتُهٗ خُلُقًا سَیِّئًا ﴿۳۷﴾

اور جس کے ساتھ میں برائی کا ارادہ کرلوں اسے برے اخلاق دے دیتا ہوں۔

برادران اسلام !!!

جس طرح **اخلاق حسنہ** کی اس قدر خوبیاں ہیں کہ اعداد وشمار سے باہر ہیں یونہی بداخلاقی کی اتنی برائیاں ہیں کہ گنی نہیں جاسکتیں.....جس طرح اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے بار بار **اخلاق حسنہ** کو اپنانے کی تاکید فرمائی ہے.....یونہی اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ

﴿۳۷﴾رواہ الطبرانی فی مکارم الاخلاق برقم(۷)و اللہ جل مجدہ اعلم ۱۲

Marfat.com

دارزدراحہ وبارکﷺ دکرﷺ دسلمﷺ نے جابجا برے اخلاق سے بچنے کا حکم دیا ہے..... جہاں **اظاق حسنہ** کو آدمی کی سعادت فرمایا ہے..... وہاں برے اخلاق کو انسان کی شقاوت شمار کیا..... چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ دارزدراحہ وبارکﷺ دکرﷺ دسلمﷺ فرماتے ہیں.....

مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ آدَمَ حُسْنُ الْخُلُقِ وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ آدَمَ سُوْءُ الْخُلُقِ ﴿۳۸﴾

خوش اخلاقی آدمی کی خوش بختی ہے.....اور بداخلاقی انسان کی بدبختی ہے.....!!!

جس طرح رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ دارزدراحہ وبارکﷺ دکرﷺ دسلمﷺ نے اچھے اخلاق کے بارے میں فرمایا کہ اگر انسان ہوتا تو نیک انسان ہوتا.....اسی طرح برے اخلاق کے بارے میں فرمایا..... کہ اگر یہ انسان ہوتا تو برا انسان ہوتا.....جیسا کہ فرماتے ہیں.....

لَوْ كَانَ حُسْنُ الْخُلُقِ رَجُلًا يَمْشِيْ فِي النَّاسِ لَكَانَ رَجُلًا صَالِحًا

اگر حسن خُلق لوگوں میں چلتا پھرتا انسان ہوتا تو نیک انسان ہوتا.....!!!

بداخلاقی کے بارے میں فرمایا.....

لَوْ كَانَ سُوْءُ الْخُلُقِ رَجُلًا يَمْشِيْ فِيْ النَّاسِ لَكَانَ رَجُلَ سَوْءٍ ﴿۳۹﴾

اگر برا اخلاق لوگوں کے درمیان چلتا پھرتا مرد ہوتا تو برا مرد ہوتا.....!!!

﴿۳۸﴾رواہ البیھقی فی شعب الایمان برقم(۷۸۰۸)والخطیب فی الفقیہ والمتفقہ برقم(۸۸۵)وابونعیم الخرائطی شطرہ الاول فی مکارم الاخلاق برقم(۳۹۰۳۷)والثانی فی مساوئ الاخلاق برقم(۷۰٤)واللہ عزاسمہ اعلم۱۲

﴿۳۹﴾رواہ الخرائطی شطرہ الاول فی المکارم برقم(۳۲)والثانی فی المساوئ برقم(۱)وروی البیھقی فی الشعب بنحوہ برقم(۸۱۸۳)وفی الاسماء والصفات برقم(۳۱۹)واللہ تعالی اعلم۱۲

Marfat.com

جس طرح آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے اچھے اخلاق کو برکت کہا.....جیسا کہ فرمایا.....

اَلْیُمْنُ حُسْنُ الْخُلُقِ﴿۴۰﴾

اچھے اخلاق برکت ہیں۔

یونہی برے اخلاق کو نحوست کہا.....جیسا کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

اَلشُّؤْمُ سُوْءُ الْخُلُقِ﴿۴۱﴾

یعنی بداخلاقی نحوست ہے.....!!!

جس طرح اچھے اخلاق کے بارے میں فرمایا جاتا ہے کہ یہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے.....برائیوں کو ختم کر دیتا ہے.....جیسا کہ فرمایا.....

اِنَّ حُسْنَ الْخُلُقِ لَیُذِیْبُ الْخَطِیْئَۃَ کَمَا یُذِیْبُ الشَّمْسُ الْجَلِیْدَ﴿۴۲﴾

﴿۴۰﴾رواہ الشہاب القضاعی فی المسند برقم(۵۴)الخرائطی فی المکارم برقم(۵۴،۳۸)

﴿۴۱﴾رواہ الطبرانی فی الاوسط برقم(۸۶۴۰،۴۵۱۰)ومسند الشامیین برقم(۱۴۳۳) والخرائطی فی المساوئ برقم(۲)والآجری فی اخلاق حملۃ القرآن برقم(۹۳،۸۷)ولہ شاھد من حدیث جابر رواہ الطبرانی فی الاوسط برقم(۵۸۸۷)والبیھقی فی الشعب برقم (۷۷۹۲)ومن حدیث ابن عمر کمار واہ ابن شاھین فی حدیث عمر بن احمد برقم(۶) ومن حدیث رافع بن مکیث رواہ ابوداود(۴۴۹۵،۴۴۹۴)واحمد برقم(۱۵۴۹۹)وعبدالرزاق (۱۳۱،۱۱)وابن ابی عاصم فی الآحاد والمثانی برقم(۲۲۵۸)والطبرانی فی الکبیر (۳۸۹،۴)والبیھقی فی شعب الایمان برقم(۸۳۳۲،۷۷۹۱)وابویعلی الموصلی فی المسند برقم(۱۵۱۱)والمفاریدبرقم(۵۵)وابونعیم الاصبھانی فی معرفۃ الصحابۃ برقم(۲۳۷۲) وابن زنجویہ فی الاموال برقم(۱۰۲۷)ومعمر بن راشد فی الجامع برقم(۷۲۵)واللہ اعلم

﴿۴۲﴾رواہ البیھقی فی الشعب عن ابن عباس وابی ھریرۃ بطریقین مضعفین برقم (۷۸۰۵،۷۸۰۴)والخرائطی فی المکارم عن انس(۳۶)والطبرانی فی المکارم عن ابی ھریرۃ(۱۱)وتمام فی فوائدہ عن انس برقم(۳۰۱)وابن ابی الدنیا فی التواضع برقم(۱۸۵) ومدارۃ الناس برقم(۸۳)عن رجل من قریش وابن عدی عن ابن عباس(۵،۲۴۱)

بلاشبہ اچھا اخلاق خطا کو اس طرح پگھلا دیتا ہے جس طرح سورج آسمان سے گرنے والی برف کو پگھلا دیتا ہے۔

یونہی بداخلاقی کے بارے میں فرمایا.....

سُوْءُ الْخُلُقِ يُفْسِدُ الْعَمَلَ كَمَا يُفْسِدُ الْخَلُّ الْعَسَلَ ﴿۴۳﴾

بداخلاقی اچھے عمل کو ایسے برباد کر دیتی ہے جس طرح سرکہ شہد کو خراب کر دیتا ہے.....!!!

اور فرمایا.....

سُوْءُ الْخُلُقِ ذَنْبٌ لَا يُغْفَرُ ﴿۴۴﴾

بداخلاقی ایسا گناہ ہے کہ جو (بلا توبہ) معاف نہیں کیا جاتا.....!!!

ایک حدیث پاک میں فرمایا.....

اِنَّ لِكُلِّ مُسِيْئٍ تَوْبَةً اِلَّا صَاحِبَ سُوْءِ الْخُلُقِ فَاِنَّهٗ لَا يَتُوْبُ مِنْ ذَنْبٍ اِلَّا عَادَ فِيْ شَرٍّ مِنْهُ ﴿۴۵﴾

ہر ایک برائی کرنے والے کے لیے توبہ ہے سوائے بداخلاق شخص کے..... کیونکہ وہ جس بھی گناہ سے توبہ کرتا ہے اس سے برے میں پڑ جاتا ہے۔

﴿۴۳﴾رواہ البیھقی فی شعب الایمان بطریقین وضعفھما برقم(۷۸۰۵،۷۸۰۴)وابو الشیخ الاصبھانی فی امثال الحدیث برقم(۲۵۳)والعقیلی فی الضعفاء الکبیر برقم(۲۰۷۴)اقول ولہ شاھد من طریق اخری کما رواہ عبد بن حمید فی المسند برقم(۸۰۱)ورواہ تمام فی فوائدہ عن انس برقم(۳۰۱)وابن ابی الدنیا فی التواضع والخمول عن رجل من قریش برقم(۱۸۵)وابن عدی فی الکامل عن ابن عباس(۵/۲۴۱)واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲

﴿۴۴﴾رواہ الخرائطی فی مساوئ الاخلاق برقم(۶)وابن مندہ فی مسند ابراھیم بن ادھم الزاھد برقم(۲۱)واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲

﴿۴۵﴾رواہ الطبرانی فی الصغیر برقم(۵۵۴)والخطیب فی تاریخہ(۳۹۲/۲)واللفظ لہ واوردہ السیوطی فی الجامع الصغیر برقم(۴۷۴۰)وقال المناوی فی فیض القدیر شرح الجامع الصغیر(۶۴۶/۲)وفیہ محمد بن ابراھیم التیمی وثقوہ الا احمد فقال فی حدیثہ شیٔ یروی احادیث منکرۃ اھ واوردہ الھیثمی فی المجمع(۳۷۱/۳)وقال فیہ عمرو بن جمیع وھو کذاب اھ ۱۲

Marfat.com

اور ایک حدیث پاک میں اس طرح فرمایا.....

خَصْلَتَانِ لَاتَجْتَمِعَانِ فِیْ مُؤْمِنٍ اَلْبُخْلُ وَسُوْءُ الْخُلُقِ ﴿٤٦﴾

دو خصلتیں مؤمن میں جمع نہیں ہوتیں..... بخل اور بداخلاقی.....!!!

برادران اسلام!!!

جس طرح رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے اخلاق حسنہ کے بارے میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی لگام ہے..... یونہی آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے بداخلاقی کو اللہ تعالیٰ کے عذاب کی لگام فرمایا..... جیسا کہ فرمایا.....

حُسْنُ الْخُلُقِ زِمَامٌ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ فِیْ اَنْفِ صَاحِبِهٖ وَالزِّمَامُ بِيَدِ الْمَلَكِ وَالْمَلَكُ يَجُرُّهٗ اِلَى الْخَيْرِ وَالْخَيْرُ يَجُرُّهٗ اِلَى الْجَنَّةِ

یعنی خوش اخلاقی..... اللہ تعالیٰ کی رحمت کی لگام ہے جو صاحب اخلاق حسنہ کی ناک میں ڈالی گئی ہے..... اور لگام فرشتہ کی ہاتھ میں ہے جو اسے بھلائی کی طرف کھینچتا ہے..... اور بھلائی اسے جنت کی طرف کھینچتی ہے۔

﴿٤٦﴾رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب برقم(۱۸۸۵)والبخاری فی الادب المفرد برقم(۲۸۹)والطبری فی تھذیب الآثار برقم(۱۳۵)والبیھقی فی شعب الایمان برقم(۱۰٤۱۵،۷۷۹۰)والاربعین الصغری برقم(۱۰٤)وابویعلی الموصلی فی المسند برقم(۱۲۹۷)وعبد بن حمید فی المسند برقم(۹۹۸)والشھاب القضاعی فی المسند برقم(۳۰۹)والطیالسی برقم(۲۳۱۰)وابن بشران فی امالیہ برقم(٦٦۱)واحمد فی الزھد برقم(۱۳۹٦)والدولابی فی الکنی والاسماء برقم(۱۳۷۳)وابن شاھین فی حدیث عمر بن احمد برقم(۵) واللہ جل مجدہ اعلم۱۲

Marfat.com

پھر فرمایا.....

وَسُوْءُ الْخُلْقِ زِمَامٌ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ فِیْ اَنْفِ صَاحِبِهٖ وَالزِّمَامُ بِيَدِ الشَّيْطٰنِ وَالشَّيْطَانُ يَجُرُّهٗ اِلَى الشَّرِّ وَالشَّرُّ يَجُرُّهٗ اِلَى النَّارِ ﴿۴۷﴾

اور برے اخلاق اللہ ﷻ کے عذاب کی لگام ہے جو بداخلاق کے ناک میں ڈالی گئی ہے .....اور وہ لگام شیطان کے ہاتھ میں ہے.....اور شیطان اسے برائی کی طرف کھینچتا ہے.....اور برائی اسے جہنم کی طرف کھینچتی ہے۔

برادران اسلام !!!

جس طرح اخلاق حسنہ کے بارے میں فرمایا.....

اِنَّ الْعَبْدَ لَيَبْلُغُ بِحُسْنِ خُلُقِهٖ دَرَجَاتِ الْآخِرَةِ وَشَرَفَ الْمَنَازِلِ وَاِنَّهٗ لَضَعِيْفُ الْعِبَادَةِ ﴿۴۸﴾

یعنی بلاشبہ بندہ.....عبادت کی کمی کے باوجود.....اچھے اخلاق کی وجہ سے آخرت کے اعلیٰ درجات اور بلند منازل کو پالیتا ہے۔

اسی طرح برے اخلاق کے بارے میں فرمایا جاتا ہے.....

اِنَّ الْعَبْدَ لَيَبْلُغُ بِسُوْءِ خُلُقِهٖ اَسْفَلَ دَرْكِ جَهَنَّمَ وَهُوَ عَابِدٌ ﴿۴۹﴾

﴿۴۷﴾رواه البيهقی فی الشعب برقم(۷۸۰۶)رواه بوجهين ثم قال و كلا الاسنادين ضعيف اھ و الله جل مجده اعلم ۱۲ نجم القادری غفرله

﴿۴۸﴾رواه الطبرانی فی الكبير(۱/۳۱۵)و ابونعيم الاصبهانی فی معرفة الصحابة برقم (۷۷۵) و ابو الشيخ الاصبهانی فی طبقات المحدثين باصبهان برقم (۱۳۱۲) و الخرائطی فی مكارم الاخلاق برقم(۵۳)و ابن ابی الدنيا فی التواضع و الخمول برقم(۱۶۹)و مداراة الناس برقم(۸۱)و ابن عساكر فی تاريخه(۴۰۴/۳۶)

﴿۴۹﴾رواه الطبرانی فی الكبير(۱/۳۱۵)و ابونعيم الاصبهانی فی معرفة الصحابة ==

Marfat.com

بے شک بندہ.....عبادت گزار ہونے کے باوجود.....بداخلاقی کی وجہ سے جہنم کے سب سے نچلے درجے میں پہنچ جاتا ہے.....!!!

برادران اسلام !!!

بداخلاقی سے اللہ ﷻ کی پناہ مانگیئے.....یقیناً یہ بہت بری خرابی اور بڑی سخت برائی ہے جو اچھے بھلے عبادت گزار کو جہنم کے سب سے نچلے درجے میں پہنچا دیتی ہے۔

برادران اسلام !!!

جہنم کا ہر ایک درجہ اس قدر خطرناک ہے کہ اس کا عذاب سہنا انسان کے بس سے باہر ہے.....لیکن اللہ ﷻ نے مجرموں کے جرائم کے مطابق مختلف درجات بنا دیئے ہیں..... جیسا کہ قرآن عظیم میں فرمایا.....

لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ ﴿۵۰﴾

جہنم کے سات دروازے ہیں۔

اور عکرمہ کہتے ہیں کہ سات دروازوں سے مراد جہنم کے سات طبقات ہیں.....﴿۵۱﴾

اور ان سات طبقات میں سے پہلا جہنم کہلاتا ہے.....دوسرے کو لظیٰ کہا جاتا ہے..... تیسرے کو حُطَمَہ کا نام دیا جاتا ہے.....چوتھے کو سعیر کہا جاتا ہے.....پھر سَقَر آتا ہے.....پھر جحیم..... اور سب سے نچلے درجہ کا نام ہاوِیَہ ہے.....﴿۵۲﴾

= = برقم (۷۷۵) وابو الشیخ الاصبهانی فی طبقات المحدثین باصبهان برقم (۱۳۱۲) والخرائطی فی مساوئ الاخلاق برقم (۱۱) وابن ابی الدنیا فی التواضع والخمول برقم (۱۶۹) ومداراة الناس برقم (۸۱) وابن عساکر فی تاریخه (۴۰۴/۳۶)

﴿۵۰﴾ القرآن الحکیم الحجر ۴۴

﴿۵۱﴾ رواه ابن جریر فی جمع البیان (۱۰۶/۱۷) وابن ابی حاتم فی تفسیره (۶۱/۹) وابن ابی الدنیا فی صفة النار برقم (۱۰) والله جل مجده اعلم ۱۲

﴿۵۲﴾ رواه البیهقی فی البعث والنشور عن الخلیل بن مرة عن النبی ﷺ برقم (۴۴۵) ثم قال هذا منقطع والخلیل بن مرة فیه نظر اھ ورواه ابن ابی حاتم فی = =

Marfat.com

برادران اسلام !!!

جہنم کے اس طبقہ کے عذاب وشدت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ''ابوجہل'' جیسا دشمن اسلام اور دشمن رسول بھی اس سے اوپر والے درجہ یعنی جحیم میں ہوگا ﴿۵۳﴾ یعنی جس قدر شدید عذاب اس درجہ والوں کو ہوگا اتنا شدید عذاب تو ابوجہل جیسے دشمن اسلام ودشمن رسول پر بھی نہ ہوگا۔

برادران اسلام !!!

یقیناً یہ انسان کی بہت بڑی محرومی ہے کہ انسان عبادتوں ..... ریاضتوں کے ہوتے ہوئے بھی ..... محض بداخلاقی کے سبب ..... جہنم میں ڈال دیا جائے ..... اور وہ بھی جہنم کے سب سے خطرناک حصے میں۔

اور انسان کی یہ بہت بڑی خوش قسمتی ہے کہ عبادتوں کی کمی کے باوجود ..... اچھے اخلاق کے سبب ..... آخرت میں اعلی مقام حاصل کرلے ..... راتوں کو جاگنے والوں ..... دن کو روزہ دار رہنے والوں کے درجہ کو پہنچ جائے۔

برادران اسلام !!!

یقیناً عقل مند ہے وہ انسان جو خوش اخلاقی کی برکت کو غنیمت جانے ..... بلاشبہ دانشمند ہے وہ شخص جو اچھے اخلاق کے ذریعے آخرت کے اعلی مراتب کے حصول کی کوشش میں لگ جائے ..... یقیناً قابل رشک ہے وہ انسان جو عبادات کی کمی کے باوجود دن کو ہمیشہ روزہ دار

= =تفسیرہ عن ابن عباس موقوفا (۶۱/۹) وھو غیر صریح فی الترتیب کالمرفوع ورواہ ابن جریر فی جامع البیان (۱۰۷/۱۷) وابن ابی الدنیا فی صفۃ النار برقم (۸) عن ابن جریح وھو صریح فی الترتیب الا انہ موقوف علی ابن جریح واللہ تعالی اعلم ۱۲

﴿۵۳﴾ رواہ ابن جریر فی جامع البیان (۱۰۷/۱۷) وابن ابی الدنیا فی صفۃ النار برقم (۸) عن ابن جریح وھو موقوف علیہ واللہ جل مجدہ اعلم ۱۲

Marfat.com

رہنے والوں.....طویل راتوں میں نیند چھوڑ کر بارگاہ الٰہیہ میں کھڑے رہنے والوں کے درجہ کو پہنچ جائے.....!!!

اللہ ﷻ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں **اخلاق حسنہ** کی برکت سے مالا مال فرمائے.....
اور برے اخلاق کی نحوستوں سے بچائے.....

آمین

بحرمۃ سید المرسلین

صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم

وانا العبد الفقیر

ابو الرب محمد حمس زماں نجم القادری عفا اللہ تعالیٰ عنہ

سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی

﴿بیان رابع﴾

توبہ

کا

دروازہ

حررہٗ
ابو أریب محمد حمس زماں نجم القادری
محض عن ذنوبہ۔
خادم الطلبۃ بالجامعۃ الغوثیۃ الرضویۃ سکر۔

توبہ کا دروازہ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ التَّوَّابِ الرَّحِیْم ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہِ الْکَرِیْم وَ رَسُوْلِہِ الْفَخِیْم ۔ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک بار اہل قریش نے رسول اکرم، معدن جود و کرم، منبع علم و حِلم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم سے عرض کی.....

آپ اپنے رب عزوجل سے دعا کیجئے کہ وہ ہمارے لئے کوہ صفا سونا کر دے..... (اگر کوہ صفا سونے کا بن جائے) تو ہم سب آپ پر ایمان لے آئیں گے.....

رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

کیا واقعۃً ایسا کرو گے؟؟؟

اہل قریش نے کہا.....

ہاں! ہم ضرور ایسا کریں گے!!!

تو رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے قریش کی اس شرط کے بارے میں اللہ عزوجل سے دعا کی..... اس پر جناب جبرئیل علیہ السلام بارگاہ رسالت علی صاحبہ

Marfat.com

(الصلوٰۃ والسلام) میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے.....

یارسول اللہ!!!

آپکے رب عزوجل نے آپ کو سلام کہا ہے.....اور فرماتا ہے.....اگر آپ چاہو تو ہم کوہِ صفا کو سونے کا پہاڑ بنا دیں گے.....لیکن اس کے بعد اگر کسی نے کفر کیا تو میں اس کو ایسا عذاب دوں گا جو میں نے سارے جہانوں میں سے کسی کو بھی نہیں دیا.....اور اگر تم چاہو تو (کوہِ صفا سونا بنانے کے بجائے) میں ان لوگوں کے لئے "**توبہ اور رحمت کا دروازہ کھول دوں!**"

اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام سن کر رسول اللہ ﷺ نے جواب دیا.....

بَلْ بَابَ التَّوْبَةِ وَالرَّحْمَةِ ﴿۱﴾

یعنی اے اللہ!!!

ہمیں کوہ صفا سونے کا نہیں چاہیے، بلکہ تو میرے گناہگار امتیوں کے لیے

توبہ اور رحمت کا دروازہ کھول دے.....!!!

مسلمان بھائیو!!!

غور فرمایئے!!!

ایک طرف کوہِ صفا سونا بن رہا تھا.....اہل قریش وعدہ کر چکے تھے کہ اگر کوہ صفا سونا بن جائے تو وہ اسلام لا کر رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کے پیچھے چلیں گے.....ان کی پیروی کریں گے.....انہیں اور ان کے غلاموں کو تکلیف دینا اور ستانا چھوڑ دیں گے.....اور سب سے بڑی بات یہ کہ اپنے اِن اَن گنت معبودوں کو چھوڑ کر

(۱) رواہ الحاکم فی المستدرک کتاب التوبۃ والانابۃ (۴/۲۴۰) وصححہ واقرہ الذہبی فی المختصر ثم تنبہت علیہ فی المسند لاحمد برقم (۲۰۵۸) والسنن الکبری للبیہقی (۸/۹) والمعجم الکبیر للطبرانی (۱۰/۲۹۷) ودلائل النبوۃ للبیہقی (۲/۱۵۶،۱۵۷) ومسند عبد بن حمید (۲/۳۱۸) ومشکل الآثار للطحاوی برقم (۴۰۰۸) واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم ۱۲ ابو اریب نجم القادری عفی عنہ

Marfat.com

ایک اللہ ﷻ کی عبادت میں لگ جائیں گے.....

اور دوسری طرف.....

"توبہ اور اللہ ﷻ کی رحمت کا دروازہ"

تھا.....لیکن رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے

سونے کے پہاڑ کو اختیار نہ کیا.....بلکہ

"توبہ اور اللہ ﷻ کی رحمت کا دروازہ"

پسند فرما کر اس بات کو واضح فرما دیا کہ دنیا کا مال و دولت.....سونا چاندی

.....امارت و سلطنت.....عزت و شہرت.....جاہ و ثروت.....الغرض دنیا کی کوئی چیز بھی

"توبہ"

جیسی عظیم نعمت کا مقابلہ نہیں کر سکتی.....!!!

اور کیوں نہ ہو؟؟؟

کیونکہ "**توبہ**" ہی تو وہ عظیم نعمت ہے کہ اگر کوئی شخص کوئی گناہ کر لے.....

نماز چھوڑے.....روزہ توڑے.....حج نہ کرے.....زکوٰۃ ادا نہ کرے.....ماں باپ کا کہا نہ مانے

عزیزوں، رشتہ داروں سے قطع تعلقی کرے.....ہر ایک کی غیبت کرتا پھرے.....جھوٹ بولے.....

کم تولے.....کینہ.....چغلی.....حسد.....تکبر.....ریا.....لالچ.....چوری.....زنا کاری.....

بدگمانی.....بد نگاہی.....گالی گلوچ.....دھوکہ بازی.....جھوٹی قسمیں.....جھوٹی گواہیاں.....

پڑوسیوں کو تکلیف دینا.....سود کھانا.....یتیموں کا مال ظلماً کھانا.....شراب پینا.....ڈاکہ ڈالنا.....

کمزوروں پر ظلم کرنا.....رشوت کا لین دین کرنا.....وعدہ خلافی کرنا.....الغرض جس قدر گناہ متصور

ہو سکتے ہیں ان سب میں ملوث ہو جائے.....گناہوں کی گندگی میں لت پت ہو جائے.....گناہوں

کی غلاظت سے لتھڑ جائے.....اس کا ہر پہلو.....ہر بال.....ہر عضو گناہوں کی دلدل میں ڈوب

جائے.....اور ساری زندگی ان گناہوں میں ہی گزر جائے.....اسی حالت میں زندگی کی شام ڈھلنے

Marfat.com

لگے..... زیست کا سورج غروب ہونے کا وقت قریب آ جائے..... اور ادھر جہنم کی آگ جوش پر ہو، قبر کا تاریک گڑھا اسکا رستہ دیکھ رہا ہو..... کہ کب آئے اور اسے اپنے خالق و مالک جل جلالہ کی نافرمانیوں کا مزہ چکھایا جائے..... کب آئے اور اس کی ہڈیوں کو توڑ کر رکھ دیا جائے..... کب آئے اور اس کے لئے آگ کا بچھونا بچھا دیا جائے..... کب آئے اور اس کو آگ میں الٹ پلٹ کر کے جلایا جائے..... کہ اچانک اللہ عزوجل کی رحمت صدا دیتی ہے..... **"توبہ کا دروازہ"** پکار پکار کر کہتا ہے.....

اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ﴿۲﴾

اپنے رب عزوجل سے معافی مانگو..... بے شک وہ بڑا معاف کرنے والا ہے!!!

وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۳﴾

اور جو کوئی برائی یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ عزوجل کی بخشش چاہے اس سے معافی طلب کر لے تو اللہ عزوجل کو بخشنے والا مہربان پائے گا۔

حبیب کریم ﷺ کو فرمایا جاتا ہے.....

نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۴﴾

اے حبیب! میرے بندوں کو خبر دو کہ میں بہت بخشنے والا مہربان ہوں.....!!!

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ

ان سے کہہ دو..... اے میرے وہ بندو!!!

جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی.....

لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ

﴿۲﴾ القرآن الحکیم نوح ۱۰

﴿۳﴾ القرآن الحکیم النساء ۱۱۰

﴿۴﴾ القرآن الحکیم سورۃ الحجر آیت ۴۹

Marfat.com

اللہ ﷻ کی رحمت سے ناامید مت ہو.....

اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا

بے شک اللہ ﷻ سارے گناہ بخش دیتا ہے.....!!!

اِنَّہٗ ھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ﴿۵﴾

بے شک وہی بخشنے والا مہربان ہے۔

گویا کہ فرمایا جارہا ہے.....

اے محمد رسول اللہ ﷺ کے امتیو !!!

اگر چہ تم نے بہت گناہ کیے.....اپنی جانوں پر بہت ظلم ڈھائے.....اپنی ساری زندگی گناہوں کی دلدل میں گزار دی.....اپنا نامۂ اعمال گناہوں سے سیاہ کر دیا.....لیکن !!!

گھبراؤ مت.....امید نہ توڑو.....مایوس ہرگز نہ ہو!!!

کیونکہ تمہارے آقا و مولا محمد رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے "**توبہ کا دروازہ**" کھلا رکھنے کی دعا کی ہے.....اور وہ دروازہ کھلا ہوا ہے.....تم آؤ.....اس کریم ﷻ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر توبہ کرلو.....اس سے معافی مانگ لو.....وہ تمہارے سارے گناہ پل بھر میں معاف فرمادے گا.....اور نہ صرف یہ کہ تمہارے گناہوں کو بخش دے گا بلکہ توبہ کرنے کے سبب تمہیں اپنے محبوب بندوں میں بھی شامل فرمالے گا.....جیسا کہ خود فرماتا ہے.....

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ ﴿۶﴾

یعنی بلاشبہ اللہ ﷻ توبہ کرنے والوں کو اپنا محبوب بنالیتا ہے۔

اور رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم

﴿۵﴾ القرآن الحکیم الزمر ۵۳

﴿۶﴾ القرآن الحکیم البقرۃ ۲۲۲

Marfat.com

فرماتے ہیں.....

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ الْمُفَتَّنَ التَّوَّابَ ﴿۷﴾

یعنی بلاشبہ اللہ عزوجل آزمائشوں میں پڑے.....توبہ کی کثرت کرنے والے بندے کو اپنا محبوب بنالیتا ہے۔

مسلمان بھائیو!!!

شیطان لعین انسان کا بہت سخت ترین دشمن ہے..... وہ بہت بڑا مکار اور دغاباز ہے۔اس نے اپنی مکاریوں سے بڑوں بڑوں کو جہنم کی دہکتی آگ میں دھکیل دیا ہے.....لیکن اللہ عزوجل نے ہمارے لئے ''**توبہ کا دروازہ**''کھول کر ہم پر بہت بڑا کرم کیا ہے..... ہمیں شیطان مردود کے سارے واروں.....ساری فریب کاریوں.....دھوکا بازیوں کا توڑ عطا فرما دیا ہے.....جیسا کہ حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

(جب شیطان مردود کو دھتکارا گیا تو) اس لعین نے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں کہا.....

وَعِزَّتِکَ یَارَبِّ لَاَبْرَحُ اُغْوِیْ عِبَادَکَ مَادَامَتْ اَرْوَاحُھُمْ فِیْ اَجْسَادِھِمْ

﴿۷﴾ انظر بغیۃ الحارث (ص ۳۲۳) و المسند لابی یعلی الموصلی (۴۶۶/۱) و الکنی و الأسماء للدولابی (۴۸/۵) و المسند للحارث (۲۱۱/۴) وھو فی شعب الایمان للبیھقی برقم (۶۸۵۷) موقوفا علی علی رضی اللہ تعالی عنہ ورواہ عبد اللہ بن احمد فی زوائد المسند برقم (۸۱۰،۶۰۵) وفی التوبۃ لابن ابی الدنیا (ص ۳۱۳) نحوہ وقال العراقی فی تخریج الاحیاء (۵/۴) روی ابن ابی الدنیا فی التوبہ ابو الشیخ فی کتاب الثواب من حدیث انس بسند ضعیف ان اللہ یحب الشاب التائب لعبد اللہ بن احمد فی زوائد المسند و ابی یعلی بسند ضعیف من حدیث علی ان اللہ الحدیث اھ و اللہ اعلم ۱۲ ابو اریب نجم الدروی عفا اللہ جل وعلا عنہ وعن والدیہ

Marfat.com

اے میرے ربّ.....

مجھے تیری عزت کی قسم!!!

تیرے بندوں کی روحیں جب تک ان کے بدنوں کے اندر رہیں گی میں لگاتار انہیں گمراہ کرنے کی کوشش کرتا رہونگا۔

اس کے جواب میں اللہ عزوجل نے فرمایا.....

وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَاَزَالُ اَغْفِرُلَهُمْ مَّا اسْتَغْفَرُوْنِیْ ﴿۸﴾

مجھے میری عزت وجلال کی قسم!!!

میرے بندے جب تک مجھ سے بخشش کا سوال کرتے رہیں گے میں ہمیشہ انہیں معاف کرتا رہوں گا!!!

حضرت سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَبْسُطُ یَدَهٗ بِاللَّیْلِ لِیَتُوْبَ مُسِیْئُ النَّهَارِ وَیَبْسُطُ یَدَهٗ بِالنَّهَارِ لِیَتُوْبَ مُسِیْئُ اللَّیْلِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا ﴿۹﴾

﴿۸﴾ اخرجه الحاكم فی المستدرک كتاب التوبه و الانابة (٤/٢٦١) وصححه واقره الزهبی واحمد فی المسند برقم (١١٢٥٧۔١١٧٥٢۔١١٢٦٤۔١١٣٧٨) ثم تنبهت عليه فی المسند لابی يعلى الموصلی (٣/٤١٣) والمسند لعبد بن حميد (٣/٥٣) وجامع البيان للعنبری (٨/٩٥) والله اعلم ١٢

﴿۹﴾ رواه مسلم فی صحيحه كتاب التوبة باب قبول التوبة من الذنوب (٢/٣٥٨) وابن حبان برقم (٢٦٦) واحمد فی المسند برقم (١٩٧٥٨۔١٩٨٤٨) ثم تنبهت عليه فی السنن الكبرى للبيهقی (٨/١٣٦٠٠/١٨٨) وشعب الايمان نه (٦٨١٠) والأسماء والصفات نه (٢/٢٤٤) والابانة الكبرى لابن بطة (٦/٢٥٦) والمسند لعبد بن حميد = =

Marfat.com

بے شک اللہ ﷻ رات کے وقت اپنا دستِ رحمت پھیلا دیتا ہے تا کہ (شیطان کے بہکاوے میں آ کر) دن کو برائی کرنے والا توبہ کر لے..... اور یونہی اپنا دست رحمت دن کے وقت بھی پھیلا دیتا ہے تا کہ (شیطان کے دھوکے میں آ کر) رات کو برائی کرنے والا توبہ کر لے..... اور اللہ ﷻ کا رحمت اور توبہ کا یہ دروازہ سورج کے مغرب سے طلوع ہونے تک کھلا رکھے گا۔

اسی طرح جناب ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا کہ.....

ایک شخص نے کوئی گناہ کیا..... گناہ کے بعد اللہ ﷻ کی بارگاہ میں عرض کی.....

اے میرے پروردگار!!!

میں نے گناہ کر لیا ہے..... میں نے تیری نافرمانی کر لی ہے..... تو مجھے معاف فرما دے!!!

رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم فرماتے ہیں کہ اس بندے کے توبہ کرنے پر اللہ ﷻ نے فرمایا.....

میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا رب ﷻ گناہوں کو معاف بھی فرماتا ہے اور ان پر مواخذہ بھی کرتا ہے۔

پس اللہ ﷻ نے اسے معاف فرما دیا.....!!!

پھر کچھ عرصہ بعد اس نے دوبارہ گناہ کر لیا..... پھر دوبارہ اللہ ﷻ کی بارگاہ کی طرف متوجہ ہو کر عرض گزار ہوا.....

اے اللہ!!!

مجھ سے پھر گناہ ہو گیا ہے..... میں نے پھر تیری نافرمانی کر لی ہے..... تو

= =(١٧٩/٢)والمسند للطيالسي (٥/٢)والمسند للبزار (٢٦٠٤)والصفات للدارقطني (ص١٨)والعظمة لابي الشيخ الأصبهاني (١٣٤/١، ١٣٥) والمسند للروياني (١٣٦/٢) وشرح أصول اعتقاد اهل السنة والجماعة للالكائي (١٧٤/٢) والله اعلم ١٢

Marfat.com

مجھے معاف فرمادے.....!!!

رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم فرماتے ہیں .....

اللہ ﷻ نے دوبارہ فرمایا.....

میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا رب گناہوں کو معاف بھی فرماتا ہے اور ان پر مواخذہ بھی کرتا ہے.....(لہٰذا) میں نے اپنے بندے کو بخش دیا ہے پس جو چاہے کرے.....!!!

تیسری بار پھر اس شخص نے گناہ کرلیا اور پھر اللہ ﷻ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا.....

اے اللہ!!!

میں نے پھر گناہ کرلیا ہے.....تیری نافرمانی کرلی ہے... تو مجھے معاف فرما دے!!!

رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم فرماتے ہیں .....

پھر اللہ ﷻ نے فرمایا.....

میرے بندے نے گناہ کیا ہے.....اور جانتا ہے کہ اس کا رب گناہ معاف بھی فرماتا ہے اور ان پر مواخذہ بھی کرتا ہے.....

اِعْمَلْ مَاشِئْتَ قَدْغَفَرْتُ لَکَ ﴿۱۰﴾

اے بندے!!!

تو جو چاہے عمل کر.....میں نے تجھے بخش دیا ہے.....!!!

﴿۱۰﴾ اخرجه الحاكم فى المستدرک كتاب التوبة والانابة (٢٤٢/٤) وقال صحيح على شرط الشيخين واقره الذهبى وقد اخرجه مسلم فى كتاب التوبة والانابة باب قبول التوبة وان تكررت الذنوب والتوبة(٣٥٧/٢) واحمد فى المسند برقم (٧٩٣٥.٩٢٤٥.١٠٣٨٤)ثم تنبهت عليه فى الصحيح لابن حبان(٦٢٧)والسنن الكبرى للنسائى(٦ ١١١) والمسند لابى يعلى الموصلى برقم(٦٤٠٢)والله سبحانه وتعالى اعلم ١٢ نجم القادرى عفى عنه

Marfat.com

مسلمان بھائیو!!!

اللہ ﷻ کا بے انتہا کرم، کہ شیطان لعین ہمیں بار بار دھوکا دیتا ہے..... بار بار بہکاتا ہے..... اور ہم بھی اس کے بہکاوے میں آکر بار بار اللہ ﷻ کی نافرمانی کرتے ہیں..... اپنے نامۂ اعمال کو سیاہ کر دیتے ہیں..... لیکن اگر ایک بار بھی اللہ ﷻ کی بارگاہ کی طرف رجوع کر لیں..... اپنے کئے پر شرمندگی کا اظہار کر لیں..... تو اللہ ﷻ کی رحمت ہمیں گلے سے لگا لیتی ہے..... ہمارے سارے گناہوں کو مٹا دیا جاتا ہے..... ہمیں گناہوں سے ایسے پاک کر دیا جاتا ہے کہ گویا کہ ہم نے کبھی گناہ کیا ہی نہیں..... جیسا کہ حبیب کریم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم فرماتے ہیں.....

اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ ﴿۱۱﴾

گناہ سے توبہ کرنے والا، اس شخص کی طرح ہے جس کا کوئی گناہ ہی نہیں ہے۔

مسلمان بھائیو!!!

اگر اس کے باوجود ہم لوگ توبہ نہ کریں..... گناہ پر گناہ تو کرتے چلے جائیں لیکن اپنے خالق و مالک جل جلالہ کی طرف رجوع نہ لائیں..... شیطان کے بہکاوے میں آئیں..... پھر اللہ ﷻ اور اس کے رسول صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی طرف سے ندائے رحمت بھی پائیں..... لیکن پھر بھی توبہ کے رستے پہ نہ آئیں..... تو یقیناً ہماری بہت بڑی محرومی ہے۔

برادران اسلام!!!

گناہ تو انسان سے سرزد ہو ہی جاتا ہے لیکن گناہ کرنے والوں میں سے بہتر

﴿۱۱﴾ اخرجه ابن ماجه (ص ۳۲۳) ثم تنبهت عليه فی تفسير ابن ابی حاتم (۲/ ۱۲۰) و السنن الكبرى للبيهقی (۱۰/ ۱۵۴) و شعب الايمان له (۶۷۸۱) و المعجم الكبير للطبرانی (۱۶/ ۱۶۹) معرفة الصحابة لابی نعيم الاصبهانی برقم (۶۲۱۰) و اخبار اصبهان له (۳/ ۳۲۲) و المسند للشهاب القضاعی (۱/ ۱۷۴) و الله اعلم ۱۲

لوگ وہ ہیں جو برائی کرلیں تو توبہ کو نہیں بھولیں..... اپنے رب جل جلالہ کی ناراضگی والا کام کرلیں تو راضی کئے بغیر چین نہیں پائیں..... اسی لیے رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم فرماتے ہیں.....

كُلُّ بَنِيْ آدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِيْنَ التَّوَّابُوْنَ ﴿۱۲﴾

آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہر شخص سے خطا سرزد ہوتی ہے اور سب خطا کاروں میں سے بہتر لوگ وہ ہیں جو توبہ کی کثرت کرنے والے ہیں۔

برادران اسلام!!!

جو لوگ گناہوں پر توبہ کر لینے والے ہوتے ہیں ان کے دل صاف وشفاف رہتے ہیں..... دل میں حق کو قبول کرنے کی قوت بہر حال رہتی ہے..... دل سیاہ نہیں پڑتا..... اور جو لوگ گناہ پر گناہ تو کرتے چلے جاتے ہیں لیکن توبہ کی طرف توجہ نہیں دیتے..... اللہ جل جلالہ کی نافرمانی تو کر لیتے ہیں لیکن اس کو راضی کرنے میں جلدی نہیں کرتے..... ان کے دل سیاہ پڑ جاتے ہیں..... ان کے دلوں پر ''زنگ'' چڑھ جاتا ہے..... جیسا کہ جناب ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کا ارشاد گرامی ہے.....

اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اَخْطَأَ نُكِتَتْ فِيْ قَلْبِهٖ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فَاِذَا هُوَ

﴿۱۲﴾ اخرجه ابن حبان برقم (٦١٣) والترمذی فی ابواب صفة القيمة (٢/ ٧٣) ثم قال غريب لا نعرفه الا من حديث علی بن مسعدة عن قتادة اھ والدارمی فی السنن برقم (٢٧٢٧) وابن ماجه فی باب ذكر التوبة (ص ٣٢٣) والحاكم فی المستدرک (٤/ ٢٤٤) واحمد فی المسند برقم (١٣٠٨٠) وصححه الحاكم وقال الذهبی علی لين اھ وقال ابن حجر فی تقريب التهذيب (١ ٧٠٣) صدوق له اوهام اھ وفی بلوغ المرام (ص ٣٠٢ رقم الحديث ١٥٠٥) سنده قوی اھ ثم تنبهت عليه فی المصنف لابن ابی شيبة (١٠٨/٨) وشعب الايمان للبيهقی (٦٨٦٢) والمسند لابی يعلی الموصلی (٢٨٥٤) والمسند لعبد بن حميد (٣ ٣٢١) والمسند للرويانی (٤ ٥٦) والله جل جلاله اعلم ١٢ نجم القادری عفی عنه

Marfat.com

نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ وَتَابَ سُقِلَ قَلْبُهٗ وَاِنْ عَادَ زِيْدَ فِيْهَا حَتّٰى يَعْلُوَ قَلْبَهٗ وَهُوَ الرَّانُ الَّذِيْ ذَكَرَهُ اللّٰهُ

بے شک جب بندہ گناہ کر لیتا ہے تو ایک سیاہ نقطہ اس کے دل پر بن جاتا ہے..... پھر اگر وہ بندہ اس گناہ سے ہٹ جائے..... اللہ ﷻ سے معافی مانگ لے..... توبہ کر لے تو اس کا دل سیاہی سے پاک کر دیا جاتا ہے..... اور اگر وہ شخص (توبہ کی طرف توجہ نہیں کرتا اور) دوبارہ گناہ کرتا ہے تو وہ سیاہی بڑھ جاتی ہے..... اور یہ سیاہی وہی زنگ ہے جس کو اللہ ﷻ نے ذکر فرمایا ہے..... اور فرمایا ہے.....

كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۳﴾

کوئی نہیں! بلکہ ان کے کاموں نے ان کے دلوں پر زنگ چڑھا دیا ہے..... ﴿۱۴﴾

مسلمان بھائیو!!!

اللہ ﷻ دلوں کو زنگ آلود ہونے سے بچائے..... حضرت حسن بصری رحمہ اللہ دلوں کے زنگ آلود ہونے کا مطلب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں.....

هُوَ الذَّنْبُ عَلَى الذَّنْبِ حَتّٰى يَعْمَى الْقَلْبُ فَيَمُوْتُ ﴿۱۵﴾

﴿۱۳﴾ القرآن الحکیم المطففین ۱۴

﴿۱۴﴾ رواہ الترمذی (۲/۱۶۸.۱۶۹) ثم قال حسن صحیح اھ و ابن ماجہ (ص ۳۲۳) والحاکم فی کتاب التفسیر (۲/ ۵۱۷) ثم قال صحیح علی شرط مسلم اھ و اقرہ الذھبی و احمد فی المسند برقم (۷۹۳۹) ثم تنبہت علیہ فی جامع البیان للطبری (۱ ۲۴.۲۶۰/۲۸۶.۲۸۷) و السنن الکبری للبیھقی (۱۰/۱۸۸) و شعب الایمان لہ (۶۹۴۸.۶۹۵۳) و السنن الکبری للنسائی (۶ ۱۱۰.۵۰۹) و الصحیح لابن حبان برقم (۲۸۴۴.۹۳۲) و اعتلال القلوب للخرائطی برقم (۵۳) و التوبۃ لابن ابی الدنیا (ص ۳۳۴)

﴿۱۵﴾ انظر جامع البیان للطبری (۲۴/۲۸۷) و التوبۃ لابن ابی الدنیا (ص ۳۳۲) و اوردہ ابن کثیر فی تفسیر المطففین (۴/ ۴۸۵) و سکت عنہ و اما ابن جریر فاخرجہ باسنادین و طریق ابن ابی الدنیا طریق ثالث ۱۲

Marfat.com

یعنی دلوں کے زنگ آلود ہونے کا مطلب یہ ہے کہ انسان گناہ پر گناہ کرتا چلا جائے (اور توبہ نہ کرے) یہاں تک کہ اس کا دل اندھا ہو کر مر جائے۔

مسلمان بھائیو!!!

دل کا اندھا ہو جانا.....کوئی عام سی بات نہیں ہے.....دل کا اندھا پن..... گمراہی کا بہت برا درجہ ہے.....دل کا اندھا پن وہ ہے جس نے ابو جہل کو قبولِ حق سے روکے رکھا .....دل کا اندھا پن وہ ہے جس نے اُبَی بن خلف کو حق تسلیم نہ کرنے دیا.....دل کا اندھا پن وہ ہے جس نے مکہ کے کافروں کو اس بات پر ابھارا کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کے معجزات کو دیکھتے ہوئے بھی آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کو جھوٹا کہیں.....دل کا اندھا پن وہ ہے جس نے فرعون کو حق واضح ہو جانے کے بعد بھی یہ بات کہنے پر مجبور کر دیا.....

اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَا اَهْلَهَا ﴿۱۶﴾

بے شک یہ تو ایک فریب ہے جو تم نے شہر میں پھیلایا ہے تا کہ شہر والوں کو اس سے نکال دو.....دل کا اندھا پن وہ ہے جس نے قومِ ابراہیم علیہ السلام کو یہ کہنے پر اکسایا.....

اِبْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِي الْجَحِيْمِ ﴿۱۷﴾

اس کے لئے ایک عمارت بنا کر اسے بھڑکتی آگ میں ڈال دو۔

اور مسلمان بھائیو!!!

دل کا اندھا پن وہ ہے جس کے بارے میں قرآن عظیم میں کہا جا رہا ہے.....

وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ

﴿۱۶﴾ القرآن الحکیم الاعراف ۱۲۳

﴿۱۷﴾ القرآن الحکیم الصّٰفّٰت ۹۷

Marfat.com

اَعْمٰی ﴿١٨﴾

جو شخص اس دنیا کی زندگی میں دل کا اندھا ہوا وہ آخرت میں بھی اندھا ہی اٹھایا جائیگا۔

مسلمان بھائیو!!!

دل کا اندھا پن ہی حقیقی اندھا پن ہے..... جیسا کہ اللہ ﷻ کا فرمان گرامی ہے.....

فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِىْ فِى الصُّدُوْرِ ﴿١٩﴾

یعنی ان آنکھوں کا اندھا ہو جانا تو کوئی اندھا پن ہی نہیں ہے..... حقیقی اندھا پن تو یہ ہے کہ سینوں کے اندر دل اندھے ہو جائیں.....!!!

اور مسلمان بھائیو!!!

''دل کے اس اندھے پن'' کا سبب اس حدیث پاک میں بیان فرمایا گیا ہے..... اور وہ یہ کہ ..... **گناہ کرنا اور توبہ کرنا**..... تو یقیناً گناہوں پر توبہ نہ کرنا بہت بڑی حرماں نصیبی کا سبب ہوا..... دل سے حق شناسی کی قوت سلب ہو جانے کا باعث ہوا..... اور شاید یہی وجہ تھی کہ رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے اپنے امتیوں کو بار بار توبہ کی تاکید کی..... تاکہ کہیں ان کے دل گناہ کر کر کے سیاہ نہ پڑ جائیں..... کہیں ان کے دل زنگ آلود نہ ہو جائیں..... کہیں ان کے دلوں سے حق شناسی کی قوت مسلوب نہ ہو جائے..... اور شاید اسی بات کی تعلیم دینے کے لیے خود بھی استغفار میں کثرت فرمائی تاکہ مجھے ماننے والے..... میرے مقام و مرتبہ کو جاننے والے..... مجھے استغفار کی کثرت کرتا دیکھیں تو وہ بھی استغفار کی ترغیب پائیں..... اور یوں استغفار کریں اور دل کو سیاہی سے بچائیں..... جیسا کہ حضرت اَغَرّ مُزَنِی رضی اللہ عنہ روایت کرتے

﴿١٨﴾ القرآن الحکیم بنی اسرائیل ٧٣

﴿١٩﴾ القرآن الحکیم الحج ٤٦

Marfat.com

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

يَاأَيُّهَا النَّاسُ تُوبُوْا إِلَى رَبِّكُمْ فَإِنِّيْ أَتُوْبُ إِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ كُلَّ يَوْمٍ مِّائَةَ مَرَّةٍ ﴿۲۰﴾

اے لوگو!!!

اپنے رب عزوجل کے دربار میں توبہ کرو..... کیونکہ میں ہر روز سو مرتبہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں.....

برادران اسلام!!!

اگر رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم دن میں سو سو بار اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کریں اور ہم لوگ گناہوں پہ گناہ کرتے ہوئے بھی توبہ سے غافل رہیں تو یقیناً یہ ہماری بہت بڑی بدنصیبی اور محرومی ہے۔

مسلمان بھائیو!!!

جس طرح شیطان لعین طرح طرح کے دھوکے فریب سے انسان سے گناہ کروالیتا ہے یونہی وہ مردود قسم قسم کے حیلے بہانوں سے انسان کو توبہ سے بھی دور رکھنے کی کوشش کرتا ہے..... بعض اوقات انسان کے دل میں یہ بات ڈال دیتا ہے کہ ابھی تو بڑی عمر پڑی ہے..... ابھی تو جوانی ہے..... ابھی تو فلاں کام بھی رہتا ہے..... پہلے فلاں کام کرلوں پھر توبہ کرلوں گا..... اتنے دن بعد نماز شروع کروں گا..... اور اتنا نہیں تو کم از کم اتنا ضرور کہتا ہے کہ کل سے نماز شروع کردونگا.....

﴿۲۰﴾ رواہ مسلم فی کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار باب استحباب الاستغفار والاستکثار منہ (۲/۳٤٦) وابن حبان برقم (۹۲۹) واحمد فی المسند برقم (۱۸۰۰۱، ۱۸۰۰۲، ۱۸۰۰۳، ۱۸۰۰٤، ۱۸۰۸۰، ۱۸٤۸۰، ۱۸٤۸۱) وروا ابن ماجہ فی کتاب الادب باب الاستغفار (ص۲۷۹) من حدیث ابی ہریرۃ واحمد فی المسند من حدیث ابی موسی برقم (۱۹۹۰۸، ۲۳۷۳۰) ومن حدیث حذیفۃ برقم (۲۳۷۲۹، ۲۳۷٥٤، ۲۳۷٦۳، ۲۳۸۱٥) والدارمی برقم (۲۷۲۳) نحوہ واللہ اعلم ۱۲ نجم القادری

الغرض برادران اسلام !!!

شیطان لعین اسی طرح کے حیلے بہانوں سے انسان کو توبہ کے معاملے میں سست کر دیتا ہے..... گناہ کرنے کے بعد گھنٹوں ..... بلکہ دنوں ..... بلکہ بعض اوقات تو اللہ کی پناہ ہفتوں اور مہینوں ..... بلکہ سالوں بھی گزر جاتے ہیں اور توبہ کا خیال تک محو ہو جاتا ہے..... اور اسی حالت میں زندگی کے سائے ڈھلنے لگتے ہیں..... زیست کا سورج غروب ہونے کا وقت آجاتا ہے حضرت عزرائیل علیہ السلام آجاتے ہیں..... اور کسی طرح کی مہلت دیئے بغیر ایک جھٹکے سے بدن سے روح کو نکال لیتے ہیں..... اور یوں انسان توبہ کیئے بغیر قبر کے تنگ و تاریک گڑھے میں پہنچ جاتا ہے اور وہاں پر کہتا رہ جاتا ہے.....

رَبِّ ارْجِعُوْنِ

اے میرے رب !!! مجھے واپس دنیا میں بھیج دے.....

لَعَلِّیْ اَعْمَلُ صَالِحًا فِیْمَا تَرَکْتُ

شاید میں جو کچھ چھوڑ آیا اس میں جا کر کوئی اچھا عمل کروں.....!!!

لیکن اس وقت واپسی کی اجازت نہیں ہوتی..... اس وقت کے بارے میں تو یوں فرمایا گیا ہے.....

اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَائِلُهَا ﴿۲۱﴾

یہ واپس جا کر نیک کام کرنے والی بات تو بس ایک بات ہی ہے جو اس نے منہ سے کر دی ہے.....!!!

وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ

اور اگر ان کو واپس بھیج دیا جائے تو پھر وہی کام کریں گے جس سے منع کیے گے تھے.....!

وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۲۲﴾

﴿۲۱﴾ القرآن الحکیم سورۃ المؤمنون آیت ۹۹، ۱۰۰

﴿۲۲﴾ القرآن الحکیم سورۃ الانعام آیت ۲۸

Marfat.com

اور بے شک وہ ضرور جھوٹے ہیں۔

ذی قدر بھائیو !!!

بڑے بڑے صحت منداور خوبصورت جوان.....جن کو اپنی جوانی پر..... بلکہ جوانی کو بھی ان پر ناز رہا.....لیکن موت نے جب اپنا بھیانک چہرہ دکھایا.....اپنے جان لیوا پنجے گاڑے.....تو صحت مندی وخوبصورتی..... جوانی وشباب کچھ بھی موت سے نہ بچا سکا.....اور ایک ہی وار میں قصہ تمام ہو چلا.....ایک سانس کی مہلت بھی نہ دی گئی.....!!!

توذی قدر بھائیو!!!

ہم کس بات پر ناز کر رہے ہیں.....ہمیں کس چیز پر بھروسہ ہے.....ہمیں کس بات کا گھمنڈ ہے کہ آج کل کر کے توبہ میں ٹال مٹول کر رہے ہیں؟؟؟

برادران اسلام!!!

وقت کی کڑکتی دھوپ میں..... برف سے بھی زیادہ تیزی کیساتھ پگھلتی ہوئی اس ناپائیدار زندگی کا اعتبار نہیں کرنا چاہیئے.....اور جس طرح گناہ کر کے اپنے نامۂ اعمال کو سیاہ کیا ہے.....اسے جلدی جلدی صاف بھی کر لینا چاہیئے.....اور توبہ میں جلدی کرنی چاہیئے..... !!!

اور ہاں!!!

توبہ میں جلدی کرنے میں ایک اور فائدہ بھی ہے.....اور وہ یہ کہ اگر ہم سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے.....اللہ ﷻ کوئی معصیت ہو جائے.....اور ہم جھٹ سے اس پر شرمندہ ہو جائیں.....اپنے خالق ومالک ﷻ کی طرف جلدی سے رجوع لائیں.....تو ہو سکتا ہے کہ وہ گناہ ہمارے نامۂ اعمال میں درج ہی نہ کیا جائے.....جیسا کہ رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کا فرمان گرامی ہے.....

جب کوئی مسلمان گناہ کر لیتا ہے تو گناہوں کو شمار کرنے والا فرشتہ ''تین گھڑی'' رکا رہتا ہے.....اگر وہ مسلمان ان تین ساعات کے اندر اللہ ﷻ کی بارگاہ میں توبہ کر لیتا ہے تو نہ تو اس کا گناہ

لکھا جاتا ہے اور نہ ہی قیامت والے دن اس کو اس گناہ پر کوئی عذاب دیا جائیگا۔ ﴿۲۳﴾

مسلمان بھائیو !!!

یہ انعام تو اس شخص کے لیے ہے جو گناہ کرتے ہی توبہ کر لے..... اپنا نامۂ اعمال سیاہ کرتے ہی اس کی صفائی کی فکر میں لگ جائے..... لیکن جو شخص گناہ کر کے توبہ کرنے میں ٹال مٹول سے کام لے..... اللہ ﷻ کی نافرمانی تو کر لے لیکن اس کریم جل جلالہ کو راضی کرنے سے غافل ہو جائے..... اس کے بارے میں بھی رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کا فرمان پیش نظر رہے..... فرماتے ہیں.....

جب تم برائی کرو تو بائیں جانب والا فرشتہ دائیں جانب والے کو کہتا ہے.....

کیا میں لکھوں؟؟؟

دائیں جانب والا فرشتہ اسے کہتا ہے.....

نہیں..... شاید یہ اللہ ﷻ سے معافی مانگ لے اور اسکی بارگاہ میں توبہ کر لے.....!!!

بائیں جانب والا فرشتہ دوبارہ کہتا ہے.....

کیا میں لکھوں؟؟؟

دائیں جانب والا کہتا ہے.....

نہیں!!!

شاید یہ اللہ ﷻ سے معافی مانگ لے اور اس کی باگاہ میں توبہ کر لے۔

پھر جب بائیں جانب والا فرشتہ تیسری بار یہی سوال کرتا ہے تو دائیں طرف والا فرشتہ کہتا ہے.....

نَعَم اُكْتُبْهُ أَرَاحَنَا اللّٰهُ مِنْهُ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ مَا أَقَلَّ مُرَاقَبَتَهُ

﴿۲۳﴾ اخرجه الحاكم من حديث ام عصمة العوصية (٢٦٢/٤) وصححه واقره الذهبي في المختصر ثم تنبهت عليه في المعجم الاوسط للطبراني (١٩/١) ومعرفة الصحابة لابي نعيم الأصبهاني برقم (٧٣٦١) والله اعلم ١٢ ابو اريب نجم القادري

Marfat.com

لِلّٰہِ وَ اَقَلَّ اِسْتِحْیَائَہٗ مِنْہُ﴿٢٤﴾

ہاں..... لکھو!!!

اللہ ہمیں اس سے نجات عطا فرمائے..... کتنا برا ساتھی ہے یہ..... کس قدر اللہ ﷻ سے بے خوف اور کس قدر بے حیاء ہے.....

الغرض مسلمان بھائیو!!!

اس کریم ﷻ نے تو ہمارے لیے اپنا دامن کرم پھیلایا ہوا ہے..... اپنی بخشش اور رحمت کا دروازہ کھولا ہوا ہے..... کہ آؤ اور اس دروازے میں داخل ہو جاؤ..... اگر تم نے اپنے نامۂ اعمال میں گناہ درج کروالیا ہے تو گھبراؤ مت..... ناامید نہ ہو..... آؤ اور ہمارے سامنے اظہار ندامت کرلو..... دوبارہ یہ نافرمانی نہ کرنے کا ارادہ لے کر آؤ..... ہم تمہارے گناہ کو بخش دیتے ہیں ..... اور فقط اسی قدر نہیں..... بلکہ تمہارے گناہوں کو نیکیوں میں بدل دیتے ہیں ..... جیسا کہ خود فرماتا ہے.....

اِلَّا مَنْ تَابَ وَ آمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِھِمْ حَسَنٰتٍ وَ کَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا﴿٢٥﴾

مگر جو توبہ کرے..... اور ایمان لائے..... اور اچھا کام کرے..... تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ ﷻ بھلائیوں سے بدل دے گا..... اور اللہ ﷻ بخشنے والا مہربان ہے۔

اور جن لوگوں نے گناہ کر کر کے اپنا اعمال نامہ اور دل دونوں سیاہ کر دیئے..... اور اب توبہ کرنا چاہتے ہیں..... لیکن گناہ اتنے زیادہ ہیں کہ وہ سوچتے ہیں..... نہ جانے ہماری بخشش ہوگی بھی یا نہیں..... ہمارے گناہوں کو معاف بھی کیا جائے گا یا نہیں ایسے لوگوں کا حوصلہ بڑھاتا ہے

﴿٢٤﴾ اخرجه ابن حرير عن كنانة العدوى فى جامع البيان برقم (١٥٣٤٢) وقال الحافظ ابن كثير فى تفسيره (٢ ٥١٧) حديث غريب جدا و اورده الكمال فى فتح القدير و ابن حجر فى الفتاوى الحديثية (ص ٤٩) ساكتين عنه و الله اعلم ١٢

﴿٢٥﴾ القرآن الحكيم الفرقان ٧٠

Marfat.com

.....اپنی رحمت کی وسعت بتاتا ہے.....اور فرماتا ہے.....

وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ ﴿۲۶﴾

اور میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہے۔

کَتَبَ رَبُّکُمْ عَلٰی نَفْسِہِ الرَّحْمَۃَ ﴿۲۷﴾

تمہارے رب نے اپنے ذمۂ کرم پر رحمت لازم کر لی ہے.....!

اور حاملین عرش بھی اس کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں.....

رَبَّنَا وَسِعْتَ کُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَۃً ﴿۲۸﴾

اے ہمارے رب!!!

تو نے ہر چیز کو رحمت سے گھیر لیا ہے.....!

اپنے حبیب کریم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی زبان سے بتاتا ہے.....

اِنَّ رَحْمَتِیْ تَغْلِبُ غَضَبِیْ ﴿۲۹﴾

بے شک میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔

اسکے حبیب صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم اس کے در کی

﴿۲۶﴾ القرآن الحکیم الاعراف ۱۵۶

﴿۲۷﴾ القرآن الحکیم الانعام ۵۴

﴿۲۸﴾ القرآن الحکیم المؤمن ۷

﴿۲۹﴾ اخرجہ البخاری برقم (۳۱۹۴) ومسلم (۲/۳۵۶) واحمد برقم (۷۴۹۱، ۱۲۹۷، ۷۵۲۰، ۸۶۸۵) ثم تنبہت علیہ فی جمع البیان للعثیری (۱۱/۲۷۴) وتفسیر ابن ابی حاتم (۵/۱۹۵) والجامع للترمذی برقم (۳۴۶۶) والسنن ابن ماجہ برقم (۴۲۸۵) والمصنف لابن ابی شیبۃ (۸/۱۰۵) والمصنف لعبد الرزاق (۱۱/۴۱۱) والسنن الکبری للنسائی (۴/۴۱۷) الابانۃ الکبری لابن بطۃ (۲۵۳۸) والمسند للحمیدی (۲/۴۵۴) والاسماء والصفات للبیہقی برقم (۶۱۲، ۶۱۳) والاعتقاد لہ (۵۴) والزہد لاحمد (۹۵۰) وحلیۃ الاولیاء لابی نعیم (۳/۱۸۹) واللہ اعلم ۱۲

Marfat.com

امید دلاتے ہوئے فرماتے ہیں.....

اِنَّ لِلّٰہِ مِائَۃَ رَحْمَۃٍ اَنْزَلَ مِنْھَا رَحْمَۃً وَاحِدَۃً بَیْنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالْبَھَائِمِ وَالْھَوَامِّ فَبِھَا یَتَعَاطَفُوْنَ وَبِھَا یَتَرَاحَمُوْنَ وَبِھَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلٰی وَلَدِھَا وَاَخَّرَ اللّٰہُ تِسْعًا وَّتِسْعِیْنَ رَحْمَۃً یَّرْحَمُ بِھَا عِبَادَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ﴿۳۰﴾

بے شک اللہ ﷻ کی سو رحمتیں ہیں..... جن میں سے ایک رحمت کو سارے جنوں..... انسانوں..... چوپاؤں..... اور کیڑے مکوڑوں کے درمیان نازل فرما دیا ہے..... (اللہ ﷻ کی ایک رحمت بھی اس قدر زیادہ ہے کہ دنیا میں جس قدر محبت و الفت..... ہمدردی و پیار..... شفقت و اُنس پایا جاتا ہے اسی ایک رحمت کی وجہ سے ہے.....) مخلوقات میں ایک دوسرے سے جو محبت پائی جاتی ہے اسی ایک رحمت کے سبب ہے..... آپس میں پائی جانے والی مہربانی، اسی ایک رحمت کی وجہ سے ہے..... اور اسی ''ایک رحمت'' کی وجہ سے وحشی جانور اپنے بچوں سے پیار کرتے ہیں..... (جب اللہ ﷻ کی ایک رحمت کا یہ حال ہے تو اپنے بندوں کے بارے میں اس کی رحمت کا اندازہ کرلو کہ) اس کریم جل جلالہ نے ننانوے رحمتوں کو موخر فرما دیا ہے..... اور قیامت والے دن اپنے بندوں پر ان

.....ننانوے رحمتوں سے رحمت فرمائے گا.....!!!

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کے پاس کچھ قیدی لائے گئے۔ ان قیدیوں میں سے ایک عورت آگے پیچھے کسی کو تلاش کرتی پھرتی رہی تھی کہ اچانک اسے قیدیوں کے اندر ایک بچہ نظر آیا..... اس

۳۰؎ اخرجہ مسلم (۲ ۳۵۶) واحمد برقم (۱۹۰۰۶) ثم تنبہت علیہ فی الصحیح لابن حبان برقم (۶۲۵۳) وجمع البیان للطبری (۱۱ ۲۷۴) وابن ماجہ برقم (۴۲۸۳) والمعجم الکبیر للطبرانی (۱۴ ۳۵۲) والمسند لابی یعلی الموصلی (۶۲۴۱) والمسند لعبد اللہ بن المبارک برقم (۳۵) والزہد لہناد بن السری برقم (۱۳۱۲) والزہد والرقائق لابن المبارک برقم (۸۸۰) واللہ اعلم ۱۲ نجم القدری عفی عنہ

Marfat.com

عورت نے (اپنی قید بند کا کوئی لحاظ کیے بغیر) اس بچے کو پکڑ کر اپنے ساتھ چمٹا لیا..... پھر اسے دودھ پلایا..... تو رسول اکرم ﷺ نے ہم سے فرمایا.....

اَتَرَوْنَ هٰذِهِ الْمَرْأَةَ طَارِحَةً وَّلَدَهَا فِی النَّارِ؟؟؟

تمہارا کیا خیال ہے..... کیا یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈال دے گی؟؟؟

ہم نے عرض کی.....

لَا وَاللّٰهِ وَهِیَ تَقْدِرُ عَلٰی اَنْ لَّا تَطْرَحَهٗ

اگر اس عورت کو اپنے بچے کو آگ میں نہ ڈالنے پر قدرت ہو تو خدا کی قسم یہ عورت اپنے بچے کو ہرگز آگ میں نہ ڈالے گی.....

اس پر رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

لَلّٰهُ اَرْحَمُ بِعِبَادِهٖ مِنْ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا ﴿۳۱﴾

یہ عورت جس قدر اپنے بچے پر مہربان ہے اللہ اس سے کہیں زیادہ اپنے بندوں پر مہربان ہے.....!!!

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَیَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ الْفَاجِرُ فِیْ دِیْنِهٖ الْاَحْمَقُ فِیْ مَعِیْشَتِهٖ

اس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے..... (اللہ ﷻ کی رحمت

﴿۳۱﴾ انظر الصحیح للبخاری برقم (۵۵۴۰) و اخرجہ مسلم (۲/۳۵۶) ثم رایتہ فی الکبیر (۷/۸۷) و الصغیر للطبرانی (۱/۷۹) و شعب الایمان برقم (۸۶۸۰.۵۷۷۰.۱) و الاسماء و الصفات للبیهقی برقم (۹۸۲) و المسند للبزار (۱/۳۷۱) و معرفة الصحابة (۲/۴۹۷) و حلیة الاولیاء لابی نعیم الاصبهانی (۱/۴۹۶) و اللہ اعلم ۱۲

Marfat.com

اتنی زیادہ ہے کہ)اپنے دین میں فاجر.....اور اپنی زندگانی میں احمق بھی جنت میں داخل ہو جائے گا.....!!!

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَیَدْخُلُنَّ الْجَنَّۃَ الَّذِیْ قَدْمَحَشَتْہُ النَّارُبِذَنْبِہٖ

اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے.....(اللہ ﷻ کی رحمت اتنی زیادہ ہے کہ)جس شخص کو گناہوں کے سبب آگ جلا کر رکھ دے گی وہ بھی داخل جنت ہو جائے گا.....!!!

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَیَغْفِرُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مَغْفِرَۃً یَتَطَاوَلُ لَھَا اِبْلِیْسُ رَجَاءَ اَنْ تُصِیْبَہٗ﴿۳۲﴾

اس کی ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے.....قیامت والے دن اللہ ﷻ اس قدر وسیع مغفرت فرمائے گا کہ.....

ابلیس بھی اس امید پر سر اٹھا اٹھا کر دیکھے گا کہ ہو سکتا ہے میری بھی مغفرت ہو جائے.....!!!

مسلمان بھائیو!!!

یقیناً وہ بڑا مہربان ہے.....اپنے گناہگار بندوں کے گناہوں کو بخشنے والا ہے

﴿۳۲﴾ اخرجہ الطبرانی فی الاوسط برقم (٥٦٢٥) واوردہ ابن کثیر فی تفسیرہ (۲/۲٥۷) وقال غریب جدا وسعد ھذا لاعرفہ اھ واوردہ الھیثمی فی مجمع الزوائد برقم (۱۷٦۳۲) ثم قال رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط والصغیر وفی اسناد الکبیر سعد بن طالب ابو غیلان وثقہ ابو زرعۃ وابن حبان وفیہ ضعف وبقیۃ رجال الکبیر ثقات اھ فافھم ثم تنبہت علیہ فی المعجم الوسط للطبرانی برقم (٥۳۸٥) وقد روی فی جامع البیان للطبری (۱۷ ٦۲) وفی الزھد لھناد بن السری برقم (۱۸۳) وفی الزھد والرقائق لابن المبارک (۳ ۳۰۳ ۳۹۳) نحو جزئہ الاخیر واللہ جل وعلا اعلم ۱۲ ابو اریب نجم القادری غفرلہ

Marfat.com

اور مغفرت فرمانے کو پسند کرتا ہے..... قرآن عظیم میں فرماتا ہے.....

وَهُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَیَعْفُوْا عَنِ السَّیِّئَاتِ ﴿۳۳﴾

اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ اور گناہوں سے درگزر فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ گناہگاروں کو بخشنے کو کس قدر پسند فرماتا ہے؟؟؟

اس کا اندازہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کے اس فرمان سے بخوبی کیا جا سکتا ہے..... فرماتے ہیں ﷺ.....

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا لَذَهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ یُذْنِبُوْنَ فَیَسْتَغْفِرُوْنَ فَیَغْفِرُ لَهُمْ ﴿۳۴﴾

اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے..... تم لوگ اگر گناہ نہ کرو تو ضرور اللہ تعالیٰ تمہیں لے جائے اور ایسی قوم لے آئے جو گناہ کریں..... پھر اللہ تعالیٰ کے دربار سے مغفرت کا سوال کریں..... تو اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمادے.....

رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم اپنے رب جل جلالہ سے

﴿۳۳﴾ القرآن الحکیم الشوری ۲۵

﴿۳۴﴾ اخرجہ مسلم من حدیث ابی ھریرۃ ومن حدیث ابی ایوب الانصاری فی کتاب التوبۃ باب سقوط الذنوب بالاستغفار والتوبۃ (۲/ ۳۵۵) والحاکم من حدیث ابی ھریرۃ (۴/ ۲۴۶) وصححہ واخرج شاھدا لہ من حدیث عبداللہ بن عمرو واحمد من حدیث ابی ایوب الانصاری برقم (۲۳۹۱۲) ثم تنبہت علیہ فی الجامع للترمذی برقم (۳۴۶۲) والمصنف لابن ابی شیبۃ (۸/ ۱۰۵) وبغیۃ الحرث (ص ۳۲۱) والمصنف لعبد الرزاق (۱۱/ ۱۸۲) والمعجم الکبیر للطبرانی (۴/ ۲۱۲) والاوسط لہ (۳/ ۴۷۱) ومسند الشامیین لہ (۱/ ۲۵۹) والترغیب فی فضائل الاعمال لابن شاھین برقم (۲۲۸) وتاریخ دمشق لابن عساکر (۷/ ۳۷۲) وتاریخ بغداد للخطیب البغدادی (۱/ ۷۳، ۲۷۳) واللہ اعلم ۱۲

روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں.....

اللہ کی قسم!!!

تم میں سے کوئی شخص، وسیع بیابان (جس میں گمشدہ چیز کا ملنا نہایت دشوار ہوتا ہے اس) میں اپنی گمشدہ چیز کے مل جانے پر جس قدر خوش ہوتا ہے..... اللہ عزوجل اپنے بندے کی توبہ پر اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے.....اور (وہ کریم جل جلالہ فرماتا ہے.....)

جو شخص مجھ سے ایک بالشت قریب ہو..... میں (اپنی شان کے لائق) اس سے ایک ذراع (یعنی کہنی سے لے کر درمیانی انگلی کے سرے تک کا حصہ) قریب ہو جاتا ہوں..... جو شخص مجھ سے ایک ذراع قریب ہوتا ہے میں (اپنی شان کے لائق) اس سے ایک باع (یعنی دونوں بازوؤں کو پھیلانے کی مقدار) قریب ہو جاتا ہوں..... جب (کوئی شخص) میری طرف چل کر آتا ہے تو میں (اپنی شان کے لائق) اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔ ﴿۳۵﴾

ایک دوسری حدیث میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے.....

يَا ابْنَ آدَمَ لَوْ عَمِلْتَ قِرَابَ الْأَرْضِ خَطَايَا وَلَمْ تُشْرِكْ بِي شَيْئًا جَعَلْتُ لَكَ قِرَابَ الْأَرْضِ مَغْفِرَةً ﴿۳۶﴾

﴿۳۵﴾ اخرجه مسلم فی کتاب التوبة فی فاتحته (۲ ۳۵٤) و ابن حبان برقم (۸۱۱) والحاکم بزیادة (۲٤۷/٤) وصححه واقره الذهبی واحمد فی المسند برقم (۷٤۱٦ ۱۰۹۲۲.۱۰۷۹۲.۱۰۲۲۹.۹۳٤۰۰) و اخرج ابن حبان برقم (۲۲٦) والحاکم فی المستدرک (۲٤٦/٤) وصححه واقره الذهبی واحمد فی المسند برقم (۲۱٦۸۸) من حدیث ابی ذر نحوه ثم تنبهت علیه فی السنن الکبری للنسائی (٤۱۲/٤) وشعب الایمان للبیهقی (۱۰۳۳) والاسماء والصفات له (۲ ٤۹۲.۱۷۰) والله اعلم ۱۲

﴿۳٦﴾ اخرجه الحاکم فی المستدرک (۲٤۱/٤) وصححه واقره الذهبی فی مختصره واحمد برقم (۲۱٦۳٦.۲۱٦٤۱.۲۱٦٤۲.۲۱٦٤۷.۲۱٦۸۸.۲۱۷۰۵) ثم تنبهت علیه فی المعجم الاوسط للطبرانی (۱٤۷۷) وتهذیب الآثار للطبری برقم (۱۹٤۰.۱۹٤۱.۱۹٤۵) والمسند للبزار برقم (۳۳۸٦) والترغیب فی فضائل الاعمال لابن شاهین برقم (۱۷۹) شرح اصول اعتقاد اهل السنة [illegible] (۵ ۹۷) والله اعلم ۱۲ نجم

Marfat.com

اے آدم کے بیٹے!!!

اگر تو زمین بھر گناہ کر لے..... لیکن میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے..... تو میں تجھے زمین بھر بخشش عطا کر دونگا۔

اور رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم اپنے غلاموں کو اس کریم جل جلالہ کے دربار کی طرف رجوع کی ترغیب دیتے ہوئے فرماتے ہیں.....

لَوْ اَخْطَأْتُمْ حَتّٰى تَبْلُغَ خَطَايَاكُمُ السَّمَاءَ ثُمَّ تُبْتُمْ لَتَابَ عَلَيْكُمْ ﴿۳۷﴾

گویا کہ فرمایا جا رہا ہے.....

اے غلامو!!!

اگر تم اس قدر زیادہ خطائیں کر لو..... اتنے کثیر گناہ کر لو..... یہاں تک کہ تمہاری خطائیں ساری زمین کو بھر کر آسمان تک پہنچ جائیں..... پھر بھی اگر تم اللہ جل جلالہ کی بارگاہ کی طرف رجوع لاؤ..... اس کے دربار میں توبہ کر لو..... تو وہ کریم جل جلالہ ضرور تمہاری توبہ کو قبول فرما لے گا.....!!!

مسلمان بھائیو!!!

ہمارا رب کس قدر کریم ہے..... اپنے بندوں پر کتنا مہربان ہے..... اپنے دربار سے دور بھاگنے والوں کو اپنے دربار ہی کا رستہ دکھاتا ہے..... اپنے نافرمانوں کو اپنی ہی رحمت کی امید دلاتا ہے..... کہ دور مت بھاگو..... کہیں اور نہ جاؤ..... میری نافرمانی کی ہے..... میرے

﴿۳۷﴾ اخرجه ابن ماجه فی السنن کتاب الزهد باب ذکر التوبة (ص ۳۲۳) ثم تنبهت علیه فی والزهد والرقائق لابن المبارک (۳/ ۸۵) وتهذیب الآثار للطبری برقم (۱۹۴۱،۱۹۴۰) والسنن للدارمی برقم (۲۸۴۴) والترغیب فی فضائل الاعمال لابن شاهین برقم (۱۷۹) وقد رووه بطرق مختلفة وفی المسند لابی یعلی الموصلی برقم (۴۱۱۶) نحوه والله جل مجده اعلم ۱۲ ابو اریب نجم القادری غفرله

Marfat.com

حبیب صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی معصیت کر لی ہے..... کسی دوسرے دروازے پر امید مت رکھو..... مجھ سے تم کو کوئی بچا نہیں سکتا..... اگر میں تم کو عذاب دینا چاہوں تو تم کہیں بھی بھاگ کر جا نہیں سکتے..... اور اگر بچنا چاہتے ہو تو ہمارے پاس ہی آجاؤ..... جہاں تمہاری ندامت کو قبول کیا جائے گا..... جہاں تمہارے گناہوں کو مٹا دیا جائے گا..... جہاں سے تمہیں نجات ملے گی..... نہیں نہیں..... بلکہ تمہیں اپنے پسندیدہ بندوں میں شامل بھی کر لیا جائے گا اور فقط اتنا ہی نہیں بلکہ تمہارے گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل کر دیا جائے گا..... تم ہماری طرف اگر ایک بالشت بڑھتے ہو تو میں اپنی رحمت کو ایک ذراع تم سے قریب کر دونگا..... تم میری جانب ایک ذراع بڑھتے ہو تو میری رحمت ایک باع تمہارے قریب ہو جائیگی..... تم میری طرف چل کر آتے ہو تو میں تمہاری جانب دوڑ کر آؤنگا..... اپنے گناہوں کی کثرت کو مت دیکھو..... میری رحمت تمہارے گناہوں سے کہیں زیادہ ہے..... تمہارے گناہ اگر ساری زمین کو بھی بھر دیں..... پھر بھی تم ایک بار میرے دربار میں آکر اظہار ندامت کر لو تو تمہارے سارے گناہ معاف کر دیئے جائینگے.....!!!

مسلمان بھائیو!!!

اس مقام پر ایک بات پیش نظر رہنا نہایت ضروری ہے..... اور وہ یہ کہ جس طرح شیطان مردود انسان کو گناہوں کے بعد توبہ کے معاملے میں سست کر دیتا ہے..... یونہی یہ لعین انسان کو توبہ کا لالچ دے کر اس سے گناہ بھی کروالیتا ہے..... لہذا یہاں پر یہ بات خصوصی طور پر ملحوظ رہے کہ جس طرح گناہ کرنے کے بعد توبہ میں تاخیر حرماں نصیبی ہے..... یونہی توبہ کی امید پر گناہ کرنا بھی بہت بڑی محرومی ہے..... جس طرح گناہ کر کے توبہ نہ کرنا شیطانی وار ہے..... یونہی توبہ کی امید پر گناہ کرنا بھی شیطان کا بہت براداؤ ہے..... حق یہ کہ انسان کو امید اور خوف کے درمیان رہنا چاہیئے جہاں اس کے کرم وبخشش کی امید ہو وہاں اس کے قہر وغضب کا خوف بھی ہر دم لاحق رہے..... جہاں اس کریم ﷻ کی رحمت واسعہ سے ناامیدی غلط ہے..... وہاں اس قہار وجبار جل جلالہ کے قہر وعذاب سے بے خوفی بھی درست نہیں..... جہاں وہ رحیم کریم جل جلالہ مہربان اس قدر ہے کہ ماں باپ کا پیار ومحبت

Marfat.com

.....شفقت ورحمت .....اس کریم جل جلالہ کی رحمت کے سامنے کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتے .....وہاں وہ قہار و جبار ایسا ہے کہ اگر غضب وجلال پہ آئے تو بڑے بڑے اتقیاء بھی اس کے سامنے سر اٹھانے کی قوت نہیں رکھتے .....اگر اس کی رحمت کو دیکھا جائے تو کافر بھی بخشش کی امید کرنے لگیں .....اور اگر اس کے عذاب کو دیکھا جائے تو کوئی شخص اس کے عذاب سے بے خوف نہ ہو.....!!!

اسی لیے رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم فرماتے ہیں.....

فَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ بِكُلِّ الَّذِيْ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ لَمْ يَيْأَسْ مِنَ الْجَنَّةِ وَلَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ بِكُلِّ الَّذِيْ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعَذَابِ لَمْ يَأْمَنْ مِنَ النَّارِ ﴿۳۸﴾

اگر کافر اللہ جل جلالہ کی ساری رحمتوں کو جان لے تو ہرگز جنت سے ناامید نہ ہو.....اور اگر مؤمن کو اللہ جل جلالہ کے سارے عذابوں کی خبر ہو جائے تو ہرگز جہنم سے بے خوف نہ ہو.....

جناب معمر کہتے ہیں کہ مجھ سے ابن شہاب زہری رحمہ اللہ جل وعلا نے کہا.....

کیا میں تجھے دو عجیب حدیثیں نہ سناؤں.....؟

پھر جناب ابن شہاب زہری رحمہ اللہ تعالیٰ پہلی حدیث بیان کرتے ہوئے کہنے لگے.....

مجھے حُمید نے حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

ایک شخص نے اپنی جان پر بہت زیادہ ظلم کیے.....اور بے شمار گناہ کیے.....

﴿۳۸﴾ اخرجه البخاری فی الصحیح کتاب الرقاق باب الرجاء مع الخوف (۲/۹۵۸) ومسلم فی کتاب التوبه باب سعة رحمة الله تعالی و انها تغلب غضبه (۲/۳۵٦) ثم تنبهت علیه فی الجامع للترمذی برقم (۳٤٦۵) و المسند لاحمد برقم (۸۷۹۹،۸۰۳٦) و المعجم الکبیر للطبرانی (۱۹/۲۲۹) و الاوسط له (٦/۳٤۲) و شعب الایمان للبیهقی (۳/۵۷) و الاسماء و الصفات له (۳/۷۷) و المسند لابی یعلی برقم (٦۳۷۵) و الله اعلم ۱۲

جب اس کی موت کا وقت قریب آ پہنچا تو اس نے اپنے بیٹوں کو تاکید و وصیت کرتے ہوئے کہا.....

اے میرے بیٹو!!!

جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا..... پھر پیس کر باریک کر دینا..... پھر جس دن خوب ہوا چل رہی ہو اس دن میری راکھ کو سمندر کے اندر اڑا دینا..... کیونکہ اللہ کی قسم..... اگر اللہ ﷻ نے مجھ پر گرفت فرمائی تو مجھے ایسا عذاب دے گا..... جیسا اس نے کسی شخص کو نہیں دیا.....!!!

(جب وہ مر گیا تو اس کے بیٹوں نے اس کی وصیت کو پورا کیا اور اسے جلا کر پیس ڈالا پھر چلتی ہوا میں اسے اڑا دیا۔)

تب اللہ ﷻ نے زمین کو فرمایا.....

اَدِّیْ مَا اَخَذْتِ

تو نے جو کچھ لیا ہے واپس کر.....!!!

تو اچانک وہ شخص اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

پھر اللہ ﷻ نے اس سے فرمایا.....

مَا حَمَلَکَ عَلٰی مَا فَعَلْتَ

تجھے تیرے اس کام یعنی بیٹوں کو ایسی وصیت کرنے پر کس چیز نے ابھارا؟؟؟

وہ شخص کہنے لگا.....

مَخَافَتُکَ یَا رَبِّ

اے میرے رب!!!

تیرے ڈر نے.....!!!

رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ ﷻ نے بس اسی بات پر اس کی بخشش فرما دی..... ﴿۳۹﴾

﴿۳۹﴾ اخرجہ مسلم عن ابی ھریرۃ وعن ابی سعید الخدری فی کتاب = =

Marfat.com

یہ حدیث بیان کرنے کے بعد دوسری حدیث بیان کرتے ہوئے ابن شہاب زہری کہنے لگے.....

مجھے حُمید نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے بتایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

ایک عورت نے ایک بلّی کو قید کرلیا.....پھر وہ عورت نہ تو اس بلی کو کچھ کھانے کو دیتی .....اور نہ ہی آزاد کرتی کہ وہ کیڑے مکوڑے کھا کر گزارہ کر سکے..... یہاں تک کہ وہ بلی بھوک سے مرگئی.....تو وہ عورت اس (بس اتنے سے) جرم کی وجہ سے جہنم کی آگ میں ڈال دی گئی.....﴿۴۰﴾

= = التوبة باب سعة رحمة الله تعالى (٢/٣٥٦-٣٥٧) ومالك فى الموطأ عن ابى هريرة كتاب الجنائز (ص٢٢٢) وابن ماجه عنه فى كتاب الزهد باب ذكر التوبة (ص٣٢٤) والبخارى عن ابى سعيد وعن ابى هريرة وعن حذيفة نحوه فى الصحيح كتاب الانبياء باب حدثنا ابو اليمان (١/٤٩٥) وعن حذيفة وابى سعيد فى الرقاق باب الخوف من الله (٢/٩٥٩) وابن حبان عن حذيفة برقم (٦٥١) والدارمى عن معاوية بن حيدة برقم (٢٨١٣) واحمد عن ابى سعيد برقم (١١١١٢-١١١٤٥-١١٦٨٧-١١٧٥٨) وعن حذيفة برقم (٢٣٦٤٢) وعن معاوية بن حيدة برقم (٢٠٢٦١-٢٠٢٧٧-٢٠٢٩٥-٢٠٣٠٣) وعن ابن مسعود برقم (٣٧٨٤) وعن ابى هريره برقم (٣٧٨٥-٧٦٣٥-٨٠٢٧) والله اعلم ١٢ ابو اريب عفى عنه

﴿٤٠﴾ اخرجه البخارى فى الصحيح عن ابى هريرة وابن عمر (١/٤٦٧-٤٩٥) ومسلم فى كتاب التوبة باب سعة رحمة الله تعالى عن ابى هريرة (٢/٣٥٧) وفى كتاب البر والصلة والادب باب تحريم تعذيب الهرة ونحوها من الحيوان عنه وعن ابن عمر (٢/٣٢٨-٣٢٩) وفى كتاب قتل الحيات ووغيرها باب تحريم قتل الهرة عنهما (٢/٢٣٦-٢٣٧) وابن ماجه فى كتاب الزهد باب ذكر التوبة عن ابى هريرة (ص٣٢٤) والدارمى فى السنن عن ابن عمر برقم (٢٨١٤) والبيهقى فى السنن الكبرى (٨/١٤) واحمد عن ابى هريرة برقم (٧٦٣٥) والله اعلم ١٢ نجم القادرى

Marfat.com

ابن شہاب زہری یہ دونوں احادیث بیان کرنے کے بعد فرمانے لے.....

لِئَلَّا يَتَّكِلَ رَجُلٌ وَّلَا يَيْأَسَ رَجُلٌ ﴿۴۱﴾

یعنی یہ دونوں احادیث ہمیں اس بات کی تعلیم دیتی ہیں کہ نہ تو انسان مکمل طور پر توکل کر لے کہ توبہ اور رحمت کے بھروسے پر گناہوں پہ گناہ کرتا چلا جائے اور یہ امید رکھے رہے کہ اللہ ﷻ بڑا رحیم وکریم ہے وہ تو بخش دے گا..... اور نہ ہی مکمل طور پر اللہ ﷻ کی رحمت سے ناامید ہو جائے کہ اگر کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو یہ گمان کرنے لگے کہ اب تو میری مغفرت ہی نہ ہوگی..... اب تو میری بخشش کی کوئی صورت ہی نہیں ہے..... بلکہ حق یہ ہے کہ ہر پل اللہ ﷻ کی رحمت سے امید بھی لگی رہے..... اور ہر لمحہ اس کے عذاب کا خوف بھی دامن گیر رہے.....!!!

برادران اسلام !!!

یہ آیات واحادیث ہمیں اس بات کی تعلیم دیتی ہیں کہ اگر ہم سے اللہ ﷻ کی کوئی نافرمانی ہو جائے..... اس کے حبیب صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی کوئی معصیت ہو جائے..... تو ہمیں جلدی سے اس کریم جل جلالہ کی بارگاہ میں رجوع کرنی چاہیئے..... ہماری خطا کتنی ہی بڑی کیوں نہ ہو..... ہمارا گناہ کیسا ہی سیاہ کیوں نہ ہو..... ہماری خطا زمین کو بھر کر آسمان تک ہی کیوں نہ پہنچ رہی ہو..... ہمیں ہرگز اس کریم عزوجل کے در سے ناامید نہیں ہونا چاہیئے..... ہماری خطا ہرگز اس کریم جل جلالہ کی رحمت سے بڑی نہیں ہو سکتی..... ہمیں جھٹ سے اس کی بارگاہ میں اظہار ندامت کر لینا چاہیئے..... دوبارہ یہ گناہ نہ کرنے کا مصمم ارادہ لیے حاضر دربار ہو جانا چاہیئے..... وہ کریم جل جلالہ ہمیں ضرور معاف فرمادے گا.....!!!

لیکن ہمیں اس کی رحمت کے بھروسہ پر جان بوجھ کر گناہ بھی نہیں کرنے چاہیئں..... کیونکہ وہ رحیم بھی ہے اور قہار بھی ہے..... وہ جسے چاہے بلا سبب بخش دے..... اور اگر پکڑنا چاہے

﴿۴۱﴾ ذکرہ مسلم (۳۵۷/۲) وابن ماجہ (ص ۳۲٤) واحمد بعد الحدیث المرقم برقم (۷٦۳۵) واللہ اعلم ۱۲

تو کسی بھی خطا پر پکڑ لے..... اسے کوئی پوچھنے والا نہیں..... لہذا ہمیں امید اور خوف کے درمیان رہنا چاہیئے..... ہر حال میں گناہوں سے بچنا چاہیئے.....!!!

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کے صدقے ہمارے گناہوں کو معاف فرمائے..... ہمیں گناہوں سے بچنے کی توفیق دے..... اور اگر ہم سے کوئی خطا سرزد ہو جائے تو توبہ میں جلدی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین

بحرمۃ سید الأنبیاء والمرسلین

صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم

وانا العبد الفقیر الی اللہ الغنی

ابو اریب محمد چمن زمان نجم القادری

عفا اللہ تعالیٰ عنہ وعن والدیہ۔

Marfat.com

سبحانہ وتعالیٰ

﴿بیان خامس﴾

شیطان کی دشمنی

حررہٗ

ابوالادیب محمد شمس زمان نجم القادری

محصن عن ذنوبہ۔

المدرس بالجامعۃ الغوثیۃ الرضویۃ بمکر

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شیطان کی دشمنی

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُتَّقِیْنَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ رَّحْمَۃٍ لِّلْعٰلَمِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ وَصَحْبِہِ الطَّاھِرِیْنَ اَمَّابَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں.....

ایک راہب نے ساٹھ سال تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کی.....شیطان نے بارہا اس کو بہکانے اور گمراہ کرنے کی کوشش کی لیکن اس نے شیطان کو عاجز کر کے رکھ دیا.....شیطان نے اس کو بہکانے کے لیے ایک طریقہ سوچا.....اور ایک عورت کو پکڑ کر اس کو پاگل کر دیا.....پھر اس کے بھائیوں کے پاس آ کر کہنے لگا.....تم اس کو اِس پادری کے پاس لے جاؤ تا کہ وہ اس کو کوئی دوا دے، اس لڑکی کے بھائی اس کو اس پادری کے پاس لے آئے.....اس نے اس کو دوا دی اور وہ لڑکی علاج کے لیے اسی راہب کے پاس ٹھہر گئی۔

ایک دن وہ اس لڑکی کے پاس آیا تو وہ لڑکی اس کو بہت اچھی لگی.....پھر اس نے اس لڑکی کے ساتھ بدفعلی کر لی.....اور اس لڑکی کو اس سے حمل بھی ہو گیا.....پھر اس راہب کو خیال آیا کہ میں اس کو کیوں نا قتل کر دوں.....کہیں یہ میری بدنامی کا سبب نہ بن جائے.....پس اس نے اس لڑکی کو قتل کر دیا۔

جب اس پادری نے اس لڑکی کو قتل کیا تو اس کے بھائی آپہنچے..... اس وقت شیطان نے اس پادری کو کہا..... یہ سارا کام کروانے والا میں ہوں..... تو نے مجھے عاجز کر دیا تھا..... تو میں نے تیرے ساتھ یہ کام کیا..... تو اگر میری بات مانے..... تو میں نے تیرے ساتھ جو کچھ کیا ہے تجھے اس سے نجات دے دونگا..... تو مجھے سجدہ کر.....!!!

پس اس راہب نے اپنی جان بچانے کے لیے شیطان کو سجدہ کیا..... پس جب اس نے شیطان کو سجدہ کیا تو شیطان نے اس سے کہا.....

اِنِّیْ بَرِیْءٌ مِنْکَ اِنِّیْ أَخَافُ اللّٰہَ رَبَّ العٰلَمِیْنَ

بے شک میں تجھ سے بیزار ہوں..... میں اللہ سے ڈرتا ہوں جو پروردگار سارے جہانوں کا۔

اسکے بعد جناب علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا..... اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے جو قرآن میں اس طرح ہے.....

کَمَثَلِ الشَّیْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اکْفُرْ فَلَمَّا کَفَرَ قَالَ اِنِّیْ بَرِیْءٌ مِنْکَ اِنِّیْ أَخَافُ اللّٰہَ رَبَّ العٰلَمِیْنَ ﴿۱﴾

شیطان کی کہاوت..... جب اس نے آدمی سے کہا کفر کر..... پھر جب اس نے کفر کرلیا بولا..... میں تجھ سے الگ ہوں..... میں اللہ سے ڈرتا ہوں جو سارے جہان کا رب۔ ﴿۲﴾

﴿۱﴾ القرآن الحکیم سورۃ الحشر آیت ۱۶

﴿۲﴾ رواہ ابن جریر فی جامع البیان فی تفسیر سورۃ الحشر عن علی برقم (۲۶۲۶۶) ثم عن عبد اللہ بن مسعود برقم (۲۶۲۶۷) ثم عن ابن عباس برقم (۲۶۲۶۸) ثم عن طاؤس برقم (۲۶۲۶۹) وروی الحاکم فی المستدرک کتاب التفسیر فی تفسیر سورۃ الحشر عن علی (۲/۴۸۴) و صححہ و اقرہ الذہبی و اوردہ ابن کثیر فی تفسیرہ عن علی موقوفا (۴/۳۴۱) ثم السیوطی فی الدر المنثور (۷/۱۱۶) ثم تنبہت علیہ فی تفسیر ابن ابی حاتم (۱۲/۳۰۱) و تفسیر القرآن لعبد الرزاق الصنعانی برقم (۳۰۹۷، ۳۰۹۸) و شعب الایمان للبیہقی برقم (۵۲۱۲، ۵۲۱۳) و اللہ اعلم

Marfat.com

مسلمان بھائیو!!!

یقیناً شیطان لعین انسان کا بہت بُرا دشمن ہے.....انسان کو دھوکہ دینے اور راہ راست سے ہٹانے کیلئے طرح طرح کی حیلہ بازیوں اور مکاریوں سے کام لیتا ہے.....اپنی دشمنی کو نبھانے کی خاطر قسم قسم کے جال ڈالتا ہے.....رنگ رنگ کے دھوکے دیتا ہے۔

جب اللہ ﷻ نے حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق فرمائی.....ان کو اپنے دست قدرت سے بنایا.....پھر تعلیم الاسماء فرمائی.....پھر آپ علیہ السلام کی عزت وکرامت کے اظہار کیلئے فرشتوں کو حکم فرمایا کہ تم آدم علیہ السلام کو سجدہ کرو.....تو یہ مردود اسی وقت انکار کر بیٹھا تھا.....اسی وقت اپنے حسد کا اظہار کر بیٹھا.....جیسا کہ سورۃ الاعراف میں ارشاد ہوتا ہے.....

وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ﴿۳﴾

اور بے شک ہم نے تمہیں پیدا کیا.....پھر تمہاری صورتوں کو بنایا.....پھر ملائکہ سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو.....تو وہ سب سجدے میں گر گئے.....مگر ابلیس.....وہ سجدہ والوں میں نہ ہوا۔

سورۃ البقرۃ میں فرمایا.....

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٤﴾

اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو.....تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے.....اس نے انکار وغرور کیا اور کافر ہو گیا۔

یونہی سورۂ طٰہٰ میں فرمایا.....

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ

﴿۳﴾ القرآن الحکیم الاعراف ۱۱

﴿٤﴾ القرآن الحکیم البقرۃ ۳٤

Marfat.com

آبی ﴿۵﴾

اور جب ہم نے فرشتوں سے فرمایا کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کرو تو سب سجدے میں گر گئے.....

سوائے ابلیس کے کہ اس نے انکار کیا۔

اسی طرح سورۃ الکھف میں بھی ہے.....

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ﴿٦﴾

اور جب ہم نے فرشتوں کو فرمایا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے، وہ قومِ جن سے تھا پس اپنے رب کے حکم سے نکل گیا۔

بہر حال.....!!!

جب اللہ ﷻ نے اس سے پوچھا.....

مَا مَنَعَكَ اَنْ لَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ

اے ابلیس!!!

جب میں نے تجھے حکم فرمایا تو تجھے کس چیز نے روکا کہ تو نے سجدہ نہ کیا؟؟؟

جواباً ابلیس نے کہا.....

اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ میں آدم سے بہتر ہوں.....!!!

خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ﴿٧﴾

تو نے مجھے آگ سے بنایا اور آدم کو مٹی سے بنایا۔

اَرَءَيْتَكَ هٰذَا الَّذِيْ كَرَّمْتَ عَلَيَّ ﴿٨﴾

﴿۵﴾ القرآن الحکیم طٰہٰ ۱۱۶

﴿۶﴾ القرآن الحکیم الکھف ۵۰

﴿۷﴾ القرآن الحکیم الاعراف ۱۲

﴿۸﴾ القرآن الحکیم بنی اسرائیل ۶۲

Marfat.com

دیکھتو.....!!!

اس کوتو نے مجھ پر عزت عطا فرمائی.....!!!

پھر کہنے لگا.....

اَنظِرْنِیْ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ﴿۹﴾

اے اللہ! مجھے قیامت کے دن تک کی مہلت دے.....!!!

تو اللہ ﷻ نے فرمایا.....

اِنَّکَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ ﴿۱۰﴾

بے شک تجھے مہلت ہے.....!!!

پھر کہنے لگا.....

فَبِمَا اَغْوَیْتَنِیْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَکَ الْمُسْتَقِیْمَ ﴿۱۱﴾

قسم اسکی کہ تو نے مجھے گمراہ کیا.....!!!

میں ضرور تیرے سیدھے راستے پر آدم کی اولاد کی تاک میں بیٹھوں گا.....!

ثُمَّ لَاٰتِیَنَّهُمْ مِّنْ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ

پھر میں ضرور ان کے پاس آگے سے آؤں گا.....

وَمِنْ خَلْفِهِمْ

اور انکے پیچھے سے آؤں گا.....

وَعَنْ اَیْمَانِهِمْ

اور انکے داہنے سے آؤں گا.....

وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ

﴿۹﴾ القرآن الحکیم الاعراف ۱٤

﴿۱۰﴾ القرآن الحکیم الاعراف ۱۵

﴿۱۱﴾ القرآن الحکیم الاعراف ۱٦

Marfat.com

اورانکی بائیں طرف سے آؤنگا.....

وَلَاتَجِدُ اَکْثَرَھُمْ شٰکِرِیْنَ ﴿۱۲﴾

اورتوان میں سے اکثر کوشکرگزار نہ پائے گا.....!!!

قرآن عظیم کے بعض دوسرے مقامات پر شیطان کا مکالمہ اس طرح ذکر فرمایا گیا ہے...

قَالَ رَبِّ بِمَا اَغْوَیْتَنِیْ لَاُزَیِّنَنَّ لَھُمْ فِی الْاَرْضِ ﴿۱۳﴾

شیطان بولا.....

اے میرے رب!!!

قسم اس کی کہ تو نے مجھے گمراہ کیا میں ضرور انہیں زمین میں بھلاوے دونگا۔

فَبِعِزَّتِکَ لَاُغْوِیَنَّھُمْ اَجْمَعِیْنَ اِلَّا عِبَادَکَ مِنْھُمُ

الْمُخْلَصِیْنَ

اے اللہ.....

تیری عزت کی قسم!!!

میں ضرور ان سب کو گمراہ کردونگا.....سوائے ان لوگوں کے جو

تیرے چنے ہوئے خاص بندے ہیں.....﴿۱۴﴾

لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ لَاَحْتَنِکَنَّ ذُرِّیَّتَہٗ

اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۱۵﴾

اگر تو نے مجھے قیامت تک مہلت دی تو میں ضرور اس آدم کی اولاد کو.....سوائے چند

تھوڑے لوگوں کے.....پیس ڈالوں گا.....!!!

﴿۱۲﴾ القرآن الحکیم — الاعراف ۱۷

﴿۱۳﴾ القرآن الحکیم — حجر ۳۹

﴿۱۴﴾ القرآن الحکیم — ص ۷۲۔ ۷۳

﴿۱۵﴾ القرآن الحکیم — بنی اسرائیل ۱۱۸

لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِکَ نَصِیْبًا مَّفْرُوْضًا ﴿۱۶﴾

قسم ہے..... میں ضرور تیرے بندوں سے کچھ مقرر حصہ لوں گا.....!!!

وَلَاُضِلَّنَّهُمْ

اور میں ضرور انہیں بہکا دوں گا.....

وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ

اور میں ضرور انہیں آرزوئیں دلاؤں گا.....

وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ آذَانَ الْاَنْعَامِ

اور ضرور انہیں کہونگا کہ وہ چوپاؤں کے کان چیریں گے.....

وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ﴿۱۷﴾

اور ضرور انہیں کہوں گا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی چیزیں بدل دیں گے.....!!!

رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم فرماتے ہیں.....

(جب شیطان کو راندۂ درگاہ کیا گیا تو) اس نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کہا.....

وَعِزَّتِكَ لَاَبْرَحُ اُغْوِیْ عِبَادَكَ مَادَامَتْ اَرْوَاحُهُمْ فِیْ اَجْسَادِهِمْ ﴿۱۸﴾

اے اللہ!!!

مجھے تیری عزت کی قسم!!!

جب تک تیرے بندوں کی روحیں ان کے بدن کے اندر رہیں

﴿۱۶﴾ القرآن الحکیم النساء ۱۱۸

﴿۱۷﴾ القرآن الحکیم النساء ۱۱۹

﴿۱۸﴾ اخرجه الحاکم فی المستدرک (۲۶۱/۴) وصححه واقره الذهبی واحمد فی المسند برقم (۱۱۲۵۷، ۱۱۷۵۲، ۱۱۲۶۴) ثم تنبهت علیه فی المسند لابی یعلی (۴۱۳/۳) والمسند لعبد بن حمید (۵۳/۳) وجامع البیان للطبری (۹۵/۸) واللہ اعلم ۱۲

Marfat.com

گی.....میں لگا تار انہیں گمراہ کرنے کی کوشش میں رہوں گا.....!!!

مسلمان بھائیو!!!

یہ آیات اور احادیث شیطان لعین کی دشمنی کی شدت کا واضح انداز میں بیان کر رہیں ہیں.....کیونکہ بعض دشمن تو ایسے ہوتے ہیں کہ وہ عام اوقات میں تو دشمنی کرتے ہیں لیکن کسی بڑے کے سامنے دشمنی نہیں کرتے لیکن یہ مردود ایسا برا دشمن ہے کہ اس نے اللہ ﷻ کی بارگاہ میں ہی یہ بات کہہ دی تھی کہ میں ان کو ضرور گمراہ کروں گا.....تیری طرف آنے والے کے رستے میں بیٹھوں گا.....انہیں سامنے سے آکر بہکاؤں گا.....دائیں اور بائیں سے آکر وار کروں گا.....اگر کامیاب نہ ہو سکا تو پیچھے کی جانب سے آؤں گا.....ایک.....دو.....چار بار نہیں.....بلکہ جب تک ان کے بدن میں جان باقی رہے گی میں ان کو لگا تار گمراہ کرنے کی کوشش کرتا رہوں گا.....اور اسی لیے اللہ ﷻ اور اس کے حبیب صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے جا بجا اس دشمن کی دشمنی پر متنبہ کیا ہے.....بار بار اس لعین سے بچنے کی تاکید فرمائی ہے.....اللہ ﷻ فرماتا ہے.....

یٰبَنِیْۤ اٰدَمَ لَا یَفْتِنَنَّكُمُ الشَّیْطٰنُ كَمَاۤ اَخْرَجَ اَبَوَیْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ ﴿۱۹﴾

اے آدم کی اولاد!!!

خبردار! تمہیں شیطان فتنہ میں نہ ڈال دے جیسے تمہارے ماں باپ کو بہشت سے نکالا.....!!!

اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ﴿۲۰﴾

بے شک شیطان تمہارا دشمن ہے تو تم بھی اسے اپنا دشمن ہی سمجھو.....!!!

﴿۱۹﴾ القرآن الحکیم الاعراف ۲۷

﴿۲۰﴾ القرآن الحکیم فاطر ٦

Marfat.com

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ﴿۲۱﴾

اے لوگو! کھاؤ جو زمین میں حلال پاکیزہ ہے اور شیطان کے قدم پر قدم نہ رکھو..... بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے.....!!!

اِنَّمَا یَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ

وہ تو تمہیں یہی حکم دے گا..... بدی اور بے حیائی کا..... اور یہ کہ اللہ پر وہ بات جوڑو جسکی تمہیں خبر نہیں..... ﴿۲۲﴾

اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَیَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ﴿۲۳﴾

شیطان تمہیں اندیشہ دلاتا ہے محتاجی کا اور حکم دیتا ہے بے حیائی کا۔

وَیُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًا بَعِیْدًا ﴿۲۴﴾

اور ابلیس یہ چاہتا ہے کہ انہیں دور بہکا دے۔

اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّیَّتَهٗۤ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِیْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ﴿۲۵﴾

بھلا کیا شیطان اور اسکی اولاد کو میرے سوا دوست بناتے ہو.....؟ حالانکہ وہ تو تمہارے دشمن ہیں.....!!!

وَمَنْ یَّتَّخِذِ الشَّیْطٰنَ وَلِیًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ

﴿۲۱﴾ القرآن الحکیم — البقرۃ ۱۶۸

﴿۲۲﴾ القرآن الحکیم — البقرۃ ۱۶۹

﴿۲۳﴾ القرآن الحکیم — البقرۃ ۲۶۸

﴿۲۴﴾ القرآن الحکیم — النساء ۶۰

﴿۲۵﴾ القرآن الحکیم — الکہف ۳۴

خُسْرَ انًا مُبِيْنًا ﴿۲۶﴾

اور جو اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنائے وہ صریح خسارے میں پڑا۔

كُتِبَ عَلَيْهِ اَنَّـهٗ مَنْ تَـوَلَّاهُ فَاِنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَيَهْدِيْهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿۲۷﴾

اس شیطان کے بارے میں لکھ دیا گیا ہے کہ جو شخص اس سے دوستی کریگا تو یہ ضرور اسے گمراہ کردے گا اور اسے عذاب دوزخ کی راہ بتائے گا۔

اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ﴿۲۸﴾

وہ تو اپنے گروہ کو بلاتا ہی اس لیے ہے تاکہ دوزخیوں میں سے ہو جائیں۔

رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم فرماتے ہیں.....

عَرْشُ اِبْلِيْسَ عَلَى الْبَحْرِ ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ فِىْ كُلِّ يَوْمٍ يَفْتِنُوْنَ النَّاسَ فَأَعْظَمُهُمْ عِنْدَهٗ مَنْزِلَةً اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً لِّلنَّاسِ ﴿۲۹﴾

ابلیس اپنا تخت سمندر پر لگاتا ہے.....پھر ہر روز اپنی فوج کے دستے.....لوگوں کو فتنہ میں ڈالنے کے لیے، بھیجتا ہے.....تو اس کے گروہوں میں سے اس کے نزدیک سب سے زیادہ مقام اس کا ہوتا ہے جو لوگوں کو زیادہ بڑے فتنہ میں ڈالتا ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم شیطان کی دشمنی

﴿۲۶﴾ القرآن الحکیم — النساء ۱۱۹

﴿۲۷﴾ القرآن الحکیم — الحج ٤

﴿۲۸﴾ القرآن الحکیم — فاطر ٦

﴿۲۹﴾ انظر الصحیح لمسلم برقم(۵۰۳۲) والصحیح لابن حبان برقم(٦٢٩٣) و المسند لاحمد برقم (١٣٨٥٨، ١٤٠٢٧، ١٤٢٨٦، ١٤٤١١، ١٤٥٨٧) والمعجم الاوسط للطبرانی برقم (٤٢٧٧) ومسند الشامیین له برقم(٢٦٧٩) وشعب الایمان للبیهقی برقم(٨٤٦٤) والمسند لعبد بن حمید برقم(١٠٣٥) ومجمع الزوائد للهیثمی (٣١٩٣) باب بعث ابلیس سرایاه یفتنون الناس ثم قال رجاله وثقوا وفیهم ضعیف اھ ١٢

Marfat.com

کے خطرناک انداز پر اطلاع فرماتے ہوئے کہتے ہیں.....

اِنَّ الشَّیْطَانَ یَجْرِیْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَی الدَّمِ ﴿۳۰﴾

بلاشبہ شیطان انسان کے اندر ایسے جاری ہوتا ہے جیسے خون جاری ہوتا ہے۔

یعنی اس لعین کا وار کا انداز اسقدر خطرناک ہے کہ.....جس طرح خون رگوں کے اندر جاری تو ہوتا ہے لیکن اس کا چلنا محسوس نہیں ہوتا..... یونہی یہ مردود بھی ہر پل انسان پر وار کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے لیکن اس کے وار کی اطلاع نہیں ہو پاتی۔

اسی مفہوم کو قرآن عظیم اس انداز میں بیان فرماتا ہے.....

اِنَّهٗ یَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِیْلُهٗ مِنْ حَیْثُ لَاتَرَوْنَهُمْ ﴿۳۱﴾

بے شک وہ اور اس کا کنبہ تمہیں وہاں سے دیکھتے کہ تم انہیں نہیں دیکھتے۔

مسلمان بھائیو!!!

دشمن تو بہر حال دشمن ہوتا ہے.....لیکن جو دشمن چھپ کر وار کرتا ہے.....وہ زیادہ خطرناک ہوا کرتا ہے..... جو دشمن سامنے آ کر وار کرتا ہے اس سے بچاؤ اتنا مشکل نہیں ہوتا..... لیکن جو دشمن چھپ کر وار کرتا ہے اس سے بچاؤ یقیناً مشکل ہوا کرتا ہے.....

ثابت کہتے ہیں کہ جناب مطرف کہا کرتے تھے.....

لَوْاَنَّ رَجُلًا رَاٰی صَیْدًا وَّالصَّیْدُ لَایَرَاهُ فَخَتَلَهٗ اَلَمْ یُوْشِكْ اَنْ یَّاْخُذَهٗ

﴿۳۰﴾ رواہ البخاری (۱ ۲۷۲، ۲۰۴۶۴، ۱۰۶۳) و ابو داود (۱ ۲۰۲۴۵/ ۱۷۴) و الترمذی فی کتاب الرضاع باب (۱۷) (۱۴۰۸۱) و ابن ماجه فی کتاب الصوم باب فی المعتکف یزوره اهله (ص۱۲۸) و الدارمی فی السنن برقم (۲۷۸۲) و احمد فی المسند برقم (۱۴۳۷۵، ۱۴۰۸۸، ۱۲۶۲۰، ۲۷۴۰۰) و الله اعلم ۱۲

﴿۳۱﴾ القرآن الحکیم الاعراف (۲۷)

Marfat.com

اگر ایک شخص شکار کو دیکھ رہا ہو.....اور شکار اس کو نہ دیکھ رہا ہو.....تو وہ آہستہ آہستہ چلتے ہوئے اس کے قریب چلا جائے تو کیا اس کو پکڑ نہ لے گا؟؟؟

سامعین نے کہا.....

بَلٰی !!!

کیوں نہیں !!!

جناب مطرف کہنے لگے.....

فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَرَانَاوَنَحْنُ لَانَرَاہُ وَھُوَیُصِیْبُ مِنَّا

یہی بات ہے کہ شیطان ہم کو دیکھتا ہے اور ہم اس کو نہیں دیکھ پاتے .....اور وہ ہم پر اپنا وار کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے.....﴿۳۲﴾

جناب انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

اِنَّ الشَّیْطَانَ وَاضِعٌ خَطْمَہٗ فِیْ قَلْبِ ابْنِ آدَمَ فَاِنْ ذَکَرَ اللّٰہَ خَنَسَ وَاِنْ نَسِیَ اللّٰہَ الْتَقَمَ قَلْبَہٗ﴿۳۳﴾

بے شک شیطان اپنی چونچ ابن آدم کے دل میں رکھے ہوئے ہے.....پس اگر انسان اللہ جل جلالہ کا ذکر کرے تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے.....اور اگر اللہ جل جلالہ کو بھول جائے تو شیطان اپنا منہ اس کے دل کے قریب کر کے وسوسہ ڈالنا شروع کر دیتا ہے.....

مسلمان بھائیو!!!

شیطان مردود کی انسان دشمنی کا ایک انداز یہ بھی ہے کہ وہ لعین انسان کو

﴿۳۲﴾انظر المصنف لابن ابی شیبة(۲٤٦/۸) والدر المنثور للسیوطی (۲۱۱/٤)

﴿۳۳﴾انظر مسند ابی یعلی برقم(٤۱۸۸)والترغیب فی فضائل الاعمال لابن شاهین برقم(۱٥٥)و شعب الایمان للبیهقی برقم(۱۰۹/۲)والتوبة لابن ابی الدنیا (ص ۱۷۰)واللہ جل مجدہ اعلم۱۲

امیدیں دلاتا رہتا ہے..... اللہ ﷻ کے رستے سے دور کرنے کے لیے طرح طرح کے وعدے کرتا ہے.....اور جب انسان کو تباہی کے دہانے تک پہنچا دیتا ہے تو اسے چھوڑ دیتا ہے..... صاف طور پر کہہ دیتا ہے کہ میرا تمہارے ساتھ کوئی تعلق نہیں..... میں تم سے بیزار ہوں..... جیسا کہ اس نے کفار مکہ کے ساتھ غزوۂ بدر والے دن کیا..... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ.....

غزوۂ بدر والے دن شیطان .....شیطانوں کے ایک لشکر کے ساتھ .....ایک جھنڈا لیے بنی مُدلج کے کچھ مردوں کی صورت میں کفار مکہ کے پاس آیا.....اور خود شیطان سراقہ بن مالک بن جُعْشُم کی صورت میں تھا.....آ کر کفار کو کہنے لگا.....

لَاغَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّیْ جَارٌ لَّكُمْ ﴿۳۴﴾

آج کے دن انسانوں میں سے کوئی شخص تم پر غالب آنے والا نہیں اور تم میری پناہ میں ہو.....!!!

اور ادھر سے جناب جبرئیل علیہ السلام شیطان کی طرف بڑھے..... جب اس نے جناب جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا تو اس کا ہاتھ مشرکین میں سے کسی کے ہاتھ میں تھا.....اس لعین نے اپنا ہاتھ چھڑایا اور اپنے لشکر سمیت پیچھے کی طرف بھاگ نکلا.....اُس شخص نے اِس کو بھاگتے دیکھا تو کہنے لگا.....

یَاسُرَاقَۃُ!!!

اَتَزْعُمُ اَنَّکَ جَارٌ لَّنَا

اے سراقہ !!!

کیا تم ہمارے ضامن نہیں تھے؟؟؟

تو اس نے جواب میں کہا.....

اِنِّیْ اَرٰی مَالَاتَرَوْنَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰہَ

﴿۳۴﴾ القرآن الحکیم الانفال ۴۸

وَاللّٰہُ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۳۵﴾

بے شک میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے، میں اللہ سے ڈرتا ہوں، اور اللہ کا عذاب سخت ہے۔﴿۳۶﴾

مسلمان بھائیو!!!

جس طرح یہ ملعون پہلے کفار کو امیدیں دلاتا رہا.....ان کا ضامن بنا رہا..... لیکن وقت پڑنے پر ان سے الگ ہو گیا.....اسی طرح یہ مردود دنیا میں لوگوں کو اللہ ﷻ کے رستے سے دور ہٹانے میں لگا ہوا ہے لیکن جب قیامت کا دن ہو گا تو یہ سب کو صاف صاف جواب دے دے گا.....

مَا اَنَا بِمُصْرِخِکُمْ وَمَا اَنْتُمْ بِمُصْرِخِیَّ

نہ میں تمہاری کوئی مدد کر سکتا ہوں اور نہ تم میری کوئی مدد کر سکتے ہو.....!

جیسا کہ رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم فرماتے ہیں کہ.....

بروز قیامت کافر شیطان کے پاس آ کر کہیں گے.....

قَدْ وَجَدَ الْمُؤْمِنُوْنَ مَنْ یَّشْفَعُ لَهُمْ فَقُمْ اَنْتَ فَاشْفَعْ لَنَا فَاِنَّکَ اَنْتَ اَضْلَلْتَنَا

مومنین کو اپنا شفیع مل چکا ہے.....اور ہمیں نہیں ملا.....تو تم اٹھو اور ہماری شفاعت کرو کیونکہ ہمیں تم نے ہی گمراہ کیا تھا.....!

اس پر شیطان اٹھے گا تو جہاں یہ بیٹھا ہو گا وہاں سے بدترین بو اٹھے گی.....پھر ان کو جہنم

﴿۳۵﴾القرآن الحکیم الانفال ۴۸

﴿۳۶﴾انظر جامع البیان للطبری (۹۰۸۰۷/۱۳) تفسیر ابن ابی حاتم (۱۱۵/۷) وتفسیر القرآن لعبدالرزاق الصنعانی برقم (۹۹۰) ودلائل النبوۃ للبیہقی (۷۵/۳) والمغازی للواقدی (ص۲۵) واللہ جل مجدہ اعلم ۱۲

Marfat.com

پرلائے گا.....اس وقت یہ کہے گا.....

إِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ

بے شک اللہ ﷻ نے تمہیں سچا وعدہ دیا تھا اور میں نے جو تم کو وعدہ دیا تھا وہ میں نے تم سے جھوٹ کیا۔

وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِنْ سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ

اور میرا تم پر کچھ قابو نہ تھا سوائے اس کے کہ میں نے تم کو بلایا تو تم نے میری بات مان لی.....تو اب مجھے ملامت مت کرو اپنے آپ کو ملامت کرو.....!!!

مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ﴿۳۷﴾

نہ میں تمہاری کوئی مدد کر سکتا ہوں اور نہ تم میری کوئی مدد کر سکتے ہو.....﴿۳۸﴾

مسلمان بھائیو!!!

شیطان کی انسان کے ساتھ عداوت کا اندازہ اس بات سے بھی کیا جا سکتا ہے کہ بچہ.....جو مرفوع القلم ہے یعنی ابھی تک اس کے گناہوں کو شمار نہیں کیا جاتا.....ابھی شریعت مطہرہ نے اس کے برے افعال پر اس کے لیے کوئی سزا مقرر نہیں کی.....ابھی احکام شرعیہ کا اس کو مکلف نہیں کیا.....جیسا رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم فرماتے ہیں.....

رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ

﴿۳۷﴾القرآن الحکیم ابراھیم۲۲

﴿۳۸﴾انظر جامع البیان (۵۶۳/۱۶) وتفسیر ابن ابی حاتم(۲۶/۹) والسنن للدارمی برقم(۲۸۶۰) والکبیر للطبرانی (۲۸۹/۱۲) وتاریخ دمشق(۴۵۳/۷) والمسند لابن المبارک برقم(۱۰۴) والزھد والرقائق لہ برقم(۱۹۸۸) والدر المنثور للسیوطی (۴۳/۶) ثم قال بسند ضعیف اھ واللہ جل مجدہ اعلم۱۲

Marfat.com

الْمُبْتَلٰى حَتّٰى يَبْرَءَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَكْبَرَ ﴿۳۹﴾

تین قسم کے لوگوں سے قلم اٹھالی گئی ہے، سوئے ہوئے شخص سے، اس کے جاگ جانے تک..... پاگل شخص سے، اس کے درست ہونے تک..... اور بچے سے اس کے بڑا ہو جانے تک۔

لیکن یہ مردود اتنا برا دشمن ہے کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کے پیدا ہوتے ہی آجاتا ہے..... اور آکر..... اپنی دشمنی کے اظہار کی خاطر..... اس کو چٹکی کاٹتا ہے..... جس کی وجہ سے بچہ روتا ہے..... جیسا کہ رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم فرماتے ہیں.....

مَامِنْ مَّوْلُوْدٍ يُوْلَدُ اِلَّانَخَسَهُ الشَّيْطَانُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِّنْ نَخْسَةِ الشَّيْطَانِ اِلَّا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ ﴿۴۰﴾

جب بھی کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو شیطان لعین اس کو (اپنی انگلیاں) چبھوتا ہے تو وہ بچہ شیطان کے اس چبھونے کی وجہ سے بلند آواز سے روتا ہے..... سوائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ کے۔

برادران اسلام !!!

شیطان لعین کی دشمنی یہاں پر ہی ختم نہیں ہو جاتی بلکہ اس ملعون کی دشمنی اس

﴿۳۹﴾ انظر صحیح ابن حبان برقم (۱۴۲) وصحیح ابن خزیمۃ برقم (۲۸۱۵) والمستدرک للحاکم برقم (۲۳۱۰) قال الحاکم ھذا حدیث صحیح علی شرط مسلم اھ وسنن ابی داود برقم (۳۸۲۲، ۳۸۲۳، ۳۸۲۴، ۳۸۲۵) وجامع الترمذی برقم (۱۳۴۳) وسنن ابن ماجہ برقم (۲۰۳۱) ومسند احمد برقم (۸۹۶، ۹۱۰، ۱۱۲۲، ۱۲۵۸، ۱۲۹۰، ۱۲۹۲۰، ۲۳۵۶۲) والسنن الکبری للبیھقی (۳/۴۸۳/۶۳۲۵، ۵۶، ۵۷، ۸۴۶، ۲۰۶، ۷/۳۵۹، ۴۱۸، ۲۶۴۰) والسنن الکبری للنسائی (۳/۳۶۰) ومشکل الآثار للطحاوی برقم (۳۶۱۹) واللہ جل مجدہ اعلم ۱۲

﴿۴۰﴾ اخرجہ البخاری (۱/۴۶۴) ومسلم برقم (۲۳۶۶، ۷۶۹۴) واحمد برقم ۷۱۸۲، ۷۶۹۸) ثم تنبہت علیہ فی جامع البیان للطبری (۶/۳۳۷) والمعجم الاوسط للطبرانی برقم (۶۹۷۵) ومسند الشامیین لہ برقم (۳۲۳۲، ۲۹۴۵) واللہ اعلم ۱۲

Marfat.com

سے بھی شدید تر ہے..... آپ اسی بات کو سامنے رکھ لیجیئے کہ رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی ذات گرامی..... جن کو اللہ ﷻ کا اتنا قرب حاصل ہے کہ آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کے علاوہ کسی کو اتنا قرب نہیں ملا..... جو چاہتے تو شیطان کو ہمیشہ کے لیے قید کر دیتے..... جن کے سامنے اس لعین کے سارے گروہ کی بھی کوئی حیثیت نہیں..... لیکن پھر بھی یہ ملعون اپنی دشمنی کا اظہار کرنے کے لیے آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی ذات مقدسہ پر بھی وار کرنے کی ناکام کوشش کرتا رہا..... جیسا کہ جناب انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ.....

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ سَاجِدًا بِمَكَّةَ فَجَاءَ اِبْلِيْسُ اَنْ يَطَأَ عَلٰى عُنُقِهٖ فَنَفَخَهٗ جِبْرِيْلُ عليه السلام نَفْخَةً بِجَنَاحِهٖ فَمَا اسْتَوَتْ قَدَمَاهُ عَلَى الْاَرْضِ حَتّٰى بَلَغَ الْاُرْدُنَ ﴿۴۱﴾

یعنی ایک دفعہ رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم مکہ میں سجدہ کی حالت میں تھے..... کہ ابلیس اس ارادے سے آیا کہ آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی گردن پر پاؤں رکھ دے، تو جناب جبریل علیہ السلام نے آگے بڑھ کر اس کو اپنے پر سے ایک ایسا جھونکا دیا کہ اس کے پاؤں زمیں پر نہ جم سکے اور وہ اردن میں جا کر گرا۔

اسی طرح حضرت سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ.....

ایک بار رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نماز پڑھنے کیے لئے کھڑے ہوئے تو ہم نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا.....

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ

﴿۴۱﴾ انظر المعجم الاوسط للطبرانی برقم (۲۹۵۷) والعظمة لابی الشیخ الاصبهانی برقم (۱۰۸۵) ودلائل النبوة لابی نعیم الاصبهانی برقم (۱۳۱) ومجمع الزوائد للهیثمی (۴۹۵/۳) وقال الهیثمی فیه عثمان ابن مطر وهو ضعیف اھ واللہ جل وعلا اعلم ۱۲

Marfat.com

یعنی میں تیرے شر سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں..... میں تیرے شر سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں..... میں تیرے شر سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔

پھر آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے اپنا دست مبارک اس انداز میں پھیلایا جیسے کسی چیز کو پکڑنا چاہتے ہوں..... تو جب آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نماز سے فارغ ہو چکے تو ہم نے عرض کی.....

یا رسول اللہ !!!

ہم نے آپ کو نماز میں ایسی بات کہتے سنا کہ اس سے پہلے کبھی ایسی بات نہیں سنی..... اور ہم نے دیکھا کہ آپ نے اپنا ہاتھ بھی پھیلایا.....

تو رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

اِنَّ عَدُوَّ اللّٰہِ اِبْلِیْسَ جَاءَ بِشِھَابٍ لِّیَجْعَلَہٗ فِیْ وَجْھِیْ

اللہ تعالیٰ کا دشمن ابلیس آگ کا شعلہ لے کر آیا تھا تا کہ اسے میرے چہرے پر مارے۔

تو میں نے تین بار کہا.....

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْکَ.....

یعنی میں تیرے شر سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں.....!!!

پھر میں نے تین بار کہا.....

اَلْعَنُکَ بِلَعْنَۃِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ.....

یعنی میں تجھ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت تامہ بھیجتا ہوں.....!!!

لیکن پھر بھی وہ پیچھے نہ ہٹا..... پھر میں نے ارادہ کیا کہ اس کو پکڑ لوں.....

وَاللّٰہِ لَوْلَا دَعْوَۃُ اَخِیْنَا سُلَیْمَانَ علیہ السلام لَاَصْبَحَ مُوْثَقًا یَّلْعَبُ بِہٖ وِلْدَانُ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ ﴿۴۲﴾

﴿۴۲﴾ رواہ مسلم فی کتاب المساجد ومواضع الصلوۃ باب جواز لعن الشیطان =

Marfat.com

خدا کی قسم!!!

اگر ہمارے بھائی سلیمان علیہ السلام نے دعا نہ کی ہوتی ..... یعنی

وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ ﴿۴۳﴾

یعنی اے اللہ!!! مجھے ایسی سلطنت عطا کر کہ میرے بعد کسی کو لائق نہ ہو۔

(پس اگر جناب سلیمان علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دعا نہ ہوتی) تو شیطان صبح کو بندھا ہوتا..... اور مدینہ والوں کے بچے اس کے ساتھ کھیلتے۔

اور مسلمان بھائیو!!!

صرف اسی قدر نہیں کہ یہ لعین فقط رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی ذات مقدسہ پر وار کی کوشش کرتا رہا..... بلکہ آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کے امر تبلیغ میں بھی اس نے اپنا وار کرنے کی کوشش کی.....

جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے سورۃ النجم کی یہ آیات مقدسہ تلاوت فرمائیں.....

أَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى ﴿۴۴﴾

یعنی اور کیا تم نے دیکھا لات اور عزیٰ اور اس تیسری منات کو۔

تو شیطان کے ملا دینے کی وجہ سے آگے پڑھا.....

=فی اثناء الصلوۃ (۲۰۵/۱) وروی عن ابی هریره نحوه و روی البخاری فی الصحیح کتاب الصلوۃ باب الاسیر او الغریم یربط فی المسجد (٦٦/١) وفی کتاب بدء الخلق باب صفة ابلیس و جنوده (٤٦٤/١) عن ابی هریرة ثم تنبهت علیه فی المسند لاحمد (۲۰۰۹۲، ۲۰۰۹۸) والآحاد و المثانی لابن ابی عاصم برقم (۵۸۸) و المعجم الکبیر للطبرانی (۳۱۸/۲) و السنن للدار قطنی برقم (۱۳۹۱) و المسند لابن راهویه (۱۴۹/۱) و دلائل النبوة لابی نعیم برقم (۵۲۷) بالفاظ متقاربة و الله اعلم ۱۲

﴿۴۳﴾ القرآن الحکیم ص ۳۵

﴿۴۴﴾ القرآن الحکیم النجم ۱۹، ۲۰

وَتِلْکَ الْغَرَانِیْقَ الْعُلٰی وَاِنَّ شَفَاعَتَهُنَّ لَتُرْتَجٰی

اور یہ بلند آبی پرندے (یعنی فرشتے)..... اور بلاشبہ ان کی شفاعت کی امید ہے۔

مشرکین نے جب یہ کلمات سنے تو سمجھے کہ ان کے بتوں کی تعریف کی گئی ہے (حالانکہ یہ ان کی سوءفہمی تھی) بہرحال..... وہ بہت خوش ہوئے..... اس پر جناب جبریل علیہ السلام نے حاضر ہو کر عرض کی.....

اِقْرَءْ عَلَیَّ مَاجِئْتُکَ بِهٖ

یعنی میں آپ کے پاس جو لایا تھا وہ میرے سامنے پڑھیئے.....!!!

پس جب آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے پڑھا.....

أَفَرَأَيْتُمُ اللَّاتَ وَالْعُزّٰى وَمَنَاةَ الثَّالِثَةَ الْأُخْرٰى

پھر کہا.....

وَتِلْکَ الْغَرَانِیْقَ الْعُلٰی وَاِنَّ شَفَاعَتَهُنَّ لَتُرْتَجٰی

تو جناب جبرئیل ں نے کہا.....

مَا اَتَیْتُکَ بِهٰذَا..... هٰذَا مِنَ الشَّیْطٰنِ.....!!!

یہ میں آپ کے پاس لے کر نہیں آیا..... یہ تو شیطان کا وار ہے.....!!!

(بعض روایات میں اس طرح ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے یہ سنا تو نہایت غمگین ہوئے کہ میں نے قرآن عظیم میں ایسی چیز کو ملا دیا جو قرآن نہیں ہے تو آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی تسلی کے لیے)

اللہ جل جلالہ نے اس آیت کو نازل کیا.....

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِیٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰی اَلْقَی الشَّیْطٰنُ فِیْ اُمْنِیَّتِهٖ فَیَنْسَخُ اللّٰهُ مَا یُلْقِی

الشَّيْطَانُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ آيٰتِهٖ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٤٥﴾

اور ہم نے آپ سے پہلے جتنے رسول یا نبی بھیجے سب پر کبھی یہ واقعہ گزرا ہے کہ جب انہوں نے پڑھا تو شیطان نے ان کے پڑھنے میں لوگوں پر کچھ اپنی طرف سے ملادیا.....تو مٹا دیتا ہے اللہ عزوجل شیطان کے اس ڈالے کو پھر اللہ جل جلالہ اپنی آیتیں پکی کر دیتا ہے.....اور اللہ عزوجل علم وحکمت والا ہے.....﴿۴۶﴾

مسلمان بھائیو!!!

آپ غور فرمائیں.....!!!

کہ اس لعین کو اپنی دشمنی کا کس قدر خیال ہے..... ہر پل..... ہر گھڑی..... وہ اپنی دشمنی کا پورا ثبوت دیتا ہے.....لیکن ہمیں اللہ عزوجل اور اس کے حبیب صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے بار بار اس مردود کی دشمنی پر تنبیہ فرمائی.....اس لعین کو اپنا دشمن جاننے کا حکم فرمایا.....اُس کی بات ماننے سے بار بار روکا.....اس سے بچنے کی انتہائی

﴿٤٥﴾ القرآن الحکیم الحج ۵۲

﴿٤٦﴾ انظر تفسیر الطبری (۱۸/۶۶۳،۶۶۴،۶۶۶) وتفسیر ابن ابی حاتم (۹/۱۷۶) والمعجم الکبیر للطبرانی (۷/۴۱۴،۱۰/۲۰۰) ودلائل النبوۃ للبیہقی (۲/۱۷۵) والناسخ والمنسوخ للنحاس برقم (۶۰۱،۳۸۶) والدر المنثور للسیوطی (۷/۱۶۶،۱۶۷،۱۶۸،۱۶۹) ثم قال رحمہ اللہ تعالی لبعض السانید رجالہ ثقات وللبعض صحیح ولبعض آخر مرسل صحیح واللہ عز اسمہ اعلم ۱۲

تنبیہ:-ذکر النحاس فی الناسخ والمنسوخ (۱/۲۱) قال ابو جعفر.....والکلام علی تاویلہما (ای الروایتین المذکورتین ھنالک) قریب فقال قوم ھذا علی التوبیخ ای تتوھمون ھذا وعندکم ان شفاعتہن ترتجی ومثلہ تلک نعمۃ تمنہا علی وقیل شفاعتہن ترتجی علی قولکم ومثلہ فلما رأی الشمس بازغۃ قال ھذا ربی ومثلہ ابن ھرکانی ای علی قولکم وقیل المعنی والفرانیق العلی یعنی الملائکۃ ترتجی شفاعتہم.....اقول وقد اخترنا الوجہ الاخیر فی الترجمۃ فلیتنبہ واللہ عز اسمہ اعلم ۱۲ نجم القادری عفا اللہ عنہ وعن والدیہ

Marfat.com

تاکید فرمائی..... لیکن اگر اس کے باوجود ہم غفلت میں پڑے رہیں..... اس مردود کے ایمان لیوا واروں سے بچنے کی کوشش نہ کریں..... یا معاذ اللہ ثم معاذ اللہ..... اس کی اتباع میں لگ جائیں..... تو پھر یہ مردود ضرور ہمیں تباہی کے عمیق گھڑے میں گرادے گا..... ہمیشہ کی رسوائی اور ذلت کا مستحق بنا دے گا..... کیونکہ جب اس لعین نے اللہ ﷻ کی بارگاہ میں کہا تھا.....

لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لَاَحْتَنِکَنَّ ذُرِّیَّتَهٗ اِلَّا قَلِیْلًا

اگر تو نے مجھے قیامت تک مہلت دی تو میں ضرور اس آدم کی اولاد کو..... سوائے چند تھوڑے لوگوں کے..... پیس ڈالوں گا.....!!!

تو اللہ ﷻ نے فرمایا تھا.....

اِذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَکَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآءُکُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا

دور ہو! تو جو ان لوگوں میں سے تیری پیروی کریگا تو بے شک سب کا بدلہ جہنم ہے بھرپور سزا ﴿۴۷﴾

ایک دوسرے مقام پر فرمایا.....

لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْکَ وَمِمَّنْ تَبِعَکَ مِنْهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۴۸﴾

بیشک میں ضرور جہنم بھر دوں گا تجھ سے اور ان میں سے جتنے تیری پیروی کریں گے۔

اُولٰئِکَ مَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ وَلَا یَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِیْصًا ﴿۴۹﴾

ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور اس سے بچنے کی جگہ نہ پائیں گے۔

﴿۴۷﴾ القرآن الحکیم بنی اسرائیل ۶۲،۶۳

﴿۴۸﴾ القرآن الحکیم صٓ ۸۵

﴿۴۹﴾ القرآن الحکیم النساء ۱۲۱

Marfat.com

لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَاب

اس دوزخ کے سات دروازے ہیں.....

لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ﴿۵۰﴾

ہر دروازے کیلئے شیطان کی پیروی کرنے والوں میں سے ایک حصہ تقسیم کر دیا گیا ہے۔

الغرض مسلمان بھائیو!!!

جب اس مردود نے اپنی دشمنی کا اظہار کیا تھا..... اللہ ﷻ نے اسی وقت اس کی اتباع کرنے والوں..... اسے دشمن نہ جاننے والوں کی سزا کا اعلان بھی فرما دیا تھا..... تا کہ کوئی شخص اس کے بہکاوے میں نہ آجائے..... اس کی پیروی میں اللہ ﷻ کو بھول نہ جائے..... اور پھر قرآن عظیم میں جا بجا اس کی اتباع کرنے والوں کے لیے وعیدات فرمائیں..... تا کہ لوگ ان سے عبرت حاصل کریں اور اس مردود کے نرغے سے بچنے کی کوشش کریں..... اسے اپنا دشمن جانیں..... اس سے دوستی ہرگز نہ کریں..... اور یوں اپنی دنیا اور آخرت دونوں بہتر بنائیں۔

اللہ ﷻ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس مردود سے اپنی پناہ عطا فرمائے..... اس کے ایمان لیوا واروں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے..... اپنے پیارے حبیب صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وحزبہ وانصارہ وبارک وکرم وسلم کی اتباع کی توفیق عطا فرمائے.....

آمین

بحرمۃ سید الأنبیاء والمرسلین

صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وحزبہ وانصارہ وبارک وکرم وسلم

حررہ

ابوالاریب محمد چمن زمان نجم القادری

ابن محمد زمان عفا اللہ عنہما

Marfat.com

سبحانہ وتعالیٰ

﴿بیان سادس﴾

زبان کی آفات

حضرۃ

ابو أریب محمد حسن زمان نجم القادری

محفوظ عن ذنوبہ۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الرَّحْمٰنِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاِنْسِ وَالْجَانِّ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهِ الْخَازِنِيُ اللِّسَانِ اَمَّابَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کے ساتھ تھا..... ایک دن ہم چلتے جارہے تھے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم سے قریب ہوگیا..... پس (جب میں آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کے قریب ہوگیا تو میں نے موقع غنیمت جانا اور) عرض کی.....

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِيَ الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِيْ عَنِ النَّارِ

یارسول اللہ !!!

مجھے ایسا عمل بتادیجئے..... جو مجھے جنت میں داخل کردے اور آگ سے دور کردے.....!!!

رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

لَقَدْسَأَلْتَنِيْ عَنْ عَظِيْمٍ وَاِنَّهٗ لَيَسِيْرٌعَلٰى مَنْ يَسَّرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ

Marfat.com

تم نے مجھ سے بہت بڑی چیز کے بارے میں سوال کیا ہے..... لیکن جس کے لیے اللہ آسان بنادے اس کے لیے آسان ہے۔

فرمایا.....

تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَاتُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ

تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو..... اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو..... او نماز قائم کرو اور زکوۃ دو..... اور رمضان کے روزے رکھو..... اور بیت اللہ کا حج کرو۔

پھر فرمایا.....

اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى اَبْوَابِ الْخَيْرِ ؟؟؟

کیا میں تمھیں بھلائی کے دروازے نہ بتلادوں؟؟؟

پھر فرمایا.....

اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَصَلَاةُ الرَّجُلِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ

روزہ ڈھال ہے..... اور صدقہ خطا کو اس طرح مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور مرد کا رات کی آخری تہائی میں نماز پڑھنا (بھی بھلائی کے دروازوں سے ہے۔)

پھر آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے ان آیات مقدسہ کی تلاوت فرمائی.....

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۱﴾

ان کی کروٹیں جدا ہوتی ہیں خوابگاہوں سے اور اپنے رب کو پکارتے ہیں ڈرتے اور امید

﴿۱﴾ القرآن الحکیم السجدۃ ۱۶

کرتے اور ہمارے دیئے ہوئے میں سے کچھ خیرات کرتے۔

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۲﴾

تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لیے چھپا رکھی ہے صلہ ان کے کاموں کا۔

پھر فرمایا.....

اَلَا اُخْبِرُکَ بِرَأْسِ الْاَمْرِ کُلِّهٖ وَعَمُوْدِهٖ وَذُرْوَةِ سَنَامِهٖ؟؟؟

کیا میں تجھے سارے دین کی اصل.....اور دین کے ستون.....اور دین کی سب سے اونچی چوٹی کی خبر نہ دوں؟؟؟؟

جناب معاذ کہتے ہیں.....میں نے عرض کی.....

بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰهِ!!!

یارسول اللہ!!! کیوں نہیں!!!

فرمایا.....

رَأْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ وَعَمُوْدُهُ الصَّلٰوةُ وَذُرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ

دین کی اصل اسلام ہے (یعنی اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ ﷻ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم..... اللہ ﷻ کے رسول ہیں) اور دین کا ستون نماز ہے اور دین کی سب سے اونچی چوٹی جہاد ہے.....!!!

پھر فرمایا.....

اَلَا اُخْبِرُکَ بِمِلَاکِ ذٰلِکَ کُلِّهٖ؟؟؟

کیا میں تجھے ایسی چیز کی خبر نہ دوں جو ان سب کا سہارا بن سکے اور جس سے یہ سب کچھ باقی رہ سکے؟؟؟

Marfat.com

معاذ کہتے ہیں..... میں نے عرض کی.....

بَلٰی یَانَبِیَّ اللّٰہ!!!

یا نبی اللہ!!! کیوں نہیں!!!

تو رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے اپنی زبان اقدس کو پکڑ کر فرمایا.....

کُفَّ عَلَیْکَ ھٰذا!!!

اس کو روکے رکھ!!!

جناب معاذ کہتے ہیں..... میں نے (تعجب سے) عرض کی.....

وَاِنَّالَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَانَتَکَلَّمُ بِہٖ؟؟؟

یارسول اللہ!!!

کیا ہم جو باتیں کرتے ہیں ان کی وجہ سے بھی ہماری پکڑ کی جائیگی؟؟؟

تو رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

ثَکِلَتْکَ اُمُّکَ یَامُعَاذُ وَھَلْ یَکُبُّ النَّاسَ فِی النَّارِ عَلٰی وُجُوْھِھِمْ اَوْعَلٰی مَنَاخِرِھِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِھِمْ ﴿۳﴾

معاذ تیری ماں تجھے کھودے.....

لوگوں کو چہروں کے بل یا ناک کے بل آگ میں ڈالے جانے کا سبب ان کی زبانوں کی

﴿۳﴾ رواہ الترمذی فی الجامع وقال ھذا حدیث حسن صحیح برقم (۲۵۴۱) وابن ماجہ فی السنن برقم (۳۹۶۳) واحمد فی المسند برقم (۲۱۰۰۸، ۲۱۰۵۴) والحاکم فی المستدرک وقال صحیح علی شرط الشیخین برقم (۳۵۰۷) وعبد الرزاق فی المصنف (۱۹۴/۱۱) والحارث فی البغیۃ (۲۳/۱) والطبرانی فی الکبیر (۱۵ ۱۴، ۴۴، ۵۰۰۶۴۰) والبیہقی فی الشعب برقم (۴۷۵۱، ۲۶۸۲) وعبد بن حمید فی المسند برقم (۱۱۴) والطیالسی برقم (۵۵۵) وھناد بن السری فی الزھد برقم (۱۰۸۳) والشاشی فی المسند برقم (۱۲۹۳) ومعمر بن راشد فی الجامع برقم (۹۱۶) واللہ اعلم ۱۲

Marfat.com

کھیتیاں ہی تو ہیں.....!!!

برادران اسلام!!!

یہ حدیث پاک جہاں ہمیں دنیاوی اور اخروی کامیابی حاصل کرنے کا راز بتا رہی ہے.....وہاں یہ حدیث پاک ہمیں اس بات کی تعلیم بھی دے رہی ہے کہ ''**زبان کی آفات**'' سے بچنا نہایت ضروری ہے.....انسان کی کامیابی زبان کو قابو میں رکھنے میں ہے.....زبان کا اختیار میں ہونا انسان کے دین و مذہب کا محافظ ہوتا ہے.....اور اگر انسان کی زبان اس کے اختیار میں نہ ہو.....زبان سے نکلنے والی بات بلا سوچے سمجھے منہ سے نکل جاتی ہو.....تو زبان کی یہ بے اختیاری انسان کو جہنم کی اتھاہ گہرائیوں میں الٹا گرائے جانے کا سبب بھی بن سکتی ہے.....''**زبان کی آفات**'' سے نہ بچنا'' انسان کی ناکامی اور محرومی کا سبب بھی بن سکتا ہے.....اسی بات کی تعلیم دیتے ہوئے جب جناب سفیان بن عبداللہ الثقفی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم سے سوال کیا.....

مَا اَخْوَفُ مَاتَخَافُ عَلَیَّ ؟؟؟

وہ کون سی چیز ہے جس کا آپ مجھ پر سب سے زیادہ خوف کرتے ہیں؟؟؟

تو آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے اپنی زبان اقدس کو پکڑ کر فرمایا.....

هذا.....!!!﴿٤﴾

یہ.....!!!

﴿٤﴾رواہ ابن حبان فی الصحیح برقم(٥٧٩٠،٥٧٩١،٥٧٩٢،٥٧٩٤)والترمذی فی الجامع وقال حسن صحیح برقم(٢٣٣٤)وابن ماجہ فی السنن برقم(٣٩٦٢) واحمد فی المسند برقم(١٤٨٧١،١٤٨٧٢)وابن ابی عاصم فی الآحاد والمثانی برقم(١٤٠٧)والزھد برقم(٤)والطبرانی فی الکبیر(١٧٦/٦)والبیقھی فی الشعب برقم(٤٧٢٠،٤٧٢١،٤٧٢٢،٤٧٢٣)والآداب برقم(٢٩١)وابونعیم الاصبھانی فی = =

Marfat.com

یعنی وہ چیز جس کا مجھے تم پر سب سے زیادہ ڈر ہے.....وہ **زبان** ہے.....!!!

اسی طرح جناب عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ نے عرض کی.....

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَا النَّجَاۃُ؟؟؟

یارسول اللہ!!!

نجات کیا ہے؟؟؟

تو آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

اَمْلِکْ عَلَیْکَ لِسَانَکَ وَلْیَسَعْکَ بَیْتُکَ وَابْکِ عَلٰی خَطِیْئَتِکَ!!!

اپنی زبان کو محفوظ رکھ.....اور تیرا گھر تجھے کفایت کرے.....اور اپنی خطا پر رو!!!

جناب ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَہٗ

= =معرفة الصحابة برقم(۳۰۹۰)واخبار اصبهان برقم(۲۰۰۳)والطیالسی فی السمندبرقم(۱۳۱٤)وابن قانع فی معجم الصحابة برقم(۵۹۰)وابن منده فی الایمان برقم(۱٦۵)وابن ابی الدنیافی الصمت برقم(۷۰۱)والحدیث مخرج فی جزء اشیب برقم(۳٤)واللہ اعلم۱۲

﴿۵﴾رواه الترمذی فی الجامع وحسنه(۲۳۳۰)واحمدفی المسندبرقم(۲۱۲۰٦) والزهد برقم(۸۳)والطبرانی فی الکبیر(۲۳٤/۱۲)والبیهقی فی الشعب برقم(۸۱۸ ٤۷۲۷۰)والآداب برقم(۲۹٦)والزهدالکبیربرقم(۲٤٤)والرویانی فی المسندبرقم (۱۵۸)وابن وهب فی الجامع برقم(۳٦۷)وابن ابی عاصم فی الزهدبرقم (۳) وابن المبارک فی الزهدوالرقائق برقم(۱۳٤)وابن ابی الدنیافی الصمت(۲) والرقة والبکاء برقم(۱٦٦)والمالینی فی الاربعین فی شیوخ الصوفیة برقم(۱۰۵) والدانی فی السنن الواردة فی الفتن برقم(۱۱۹)والخطابی فی العزلة برقم (۵)والقشیری فی الرسالة القشیریة(ص۵۷)واللہ اعلم۱۲

Marfat.com

جو شخص اللہ جل جلالہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہوا سے چاہیئے کہ اپنے مہمان کی تکریم کرے.....!!!

وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُحْسِنْ إِلٰى جَارِهٖ

اور جو شخص اللہ جل جلالہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہوا سے چاہیئے کہ اپنے ہمسائے کے ساتھ اچھا سلوک کرے.....

وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ ﴿٦﴾

اور جو شخص اللہ جل جلالہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہوا سے چاہیئے کہ اچھی بات کرے یا

"خاموش رہے۔"

اسی طرح حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

مَنْ يَّتَوَكَّلْ لِيْ بِمَا بَيْنَ لِحْيَيْهِ وَرِجْلَيْهِ أَتَوَكَّلْ لَهٗ

﴿٦﴾ رواہ مالک فی الموطا برقم(١٤٥٤) والبخاری فی الصحیح برقم(٥٥٦٠، ٥٦٧٠) والادب برقم(١٠٢) ومسلم فی الصحیح برقم(٣٢٥٥،٦٩) وابن حبان فی الصحیح برقم(٥٣٧٧) والترمذی فی الجامع برقم(١٨٩٠) وابن ماجه فی السنن برقم (٣٦٦٢) واحمد فی المسند برقم(١٥٧٧٥، ١٥٧٧٩) والدارمی فی السنن برقم (٢٠٨٧، ٢٠٨٨) والطحاوی فی مشکل الآثار برقم(٢٣٢٩) والطبرانی فی الکبیر (١٦/٥٣، ٥٥، ٥٦، ٦٤) والبیهقی فی شعب الایمان برقم (٩٢٠٩٠٤٧١٦) واللفظ له والآداب برقم(٦٥) والاربعین الصغری برقم(١٥) وابو عوانة فی المستخرج برقم (٧٨) والحمیدی فی المسند برقم(٦٠٣) وابو نعیم فی معرفة الصحابة برقم(٢٢٣١) والشهاب القضاعی فی المسند برقم(٤٤٨) وابن منده فی الایمان برقم(٣٠٧، ٣٠٨) والتوحید برقم(١٦٤) وسفیان بن عیینة فی جزئه (ص ٨٠) والفاکهی فی حدیثه برقم(٢٣) واللہ جل جلالہ اعلم ١٢

Marfat.com

بِالْجَنَّةِ ﴿۷﴾

جو شخص مجھے اپنی ''**زبان اور شرمگاہ**'' کی ضمانت دے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں.....!!!

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

مَنْ وَقَاهُ اللّٰهُ شَرَّمَابَيْنَ لِحْيَيْهِ وَمَابَيْنَ رِجْلَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ ﴿۸﴾

اللہ تعالیٰ نے جسے ''**زبان اور شرمگاہ**'' کی برائی سے بچا دیا وہ جنت میں داخل ہوگیا۔

زبان اور شرمگاہ کے امر کی نزاکت پر تنبیہ فرماتے ہوئے ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا.....

اِنَّ اَكْثَرَمَا يُدْخِلُ النَّارَمِنَ النَّاسِ الْاَجْوَفَانِ

﴿۷﴾رواه البخاری فی الصحیح (۶۳۰۹،۵۹۹۳)وابن حبان فی الصحیح برقم (۵۷۹۳)والترمذی فی الجامع برقم(۲۳۳۲)واحمدفی المسندبرقم (۲۱۷۵۷) والحاکم فی المستدرک وصححه برقم(۸۱۷۸)والبیهقی فی السنن الکبری (۱۶۶/۸)والشعب برقم (۴۷۱۷)والآداب برقم(۲۹۰)والطبرانی فی الکبیر (۴۸۲/۵) وابو یعلی الموصلی فی المسندبرقم(۷۳۸۹)والمعجم برقم(۲۷۳)وابونعیم فی الحلیة(۹/۲)وابن ابی الدنیافی الصمت برقم(۳)واللفظ له والورغ برقم(۱۳۴)

﴿۸﴾رواه ابن ابی الدنیافی الصمت برقم(۲۰)ورواه ابن حبان فی الصحیح برقم (۵۷۹۵)والترمذی فی الجامع وقال حسن غریب برقم(۲۳۳۳)والعلل الکبیر برقم(۳۹۳)وابویعلی الموصلی فی المسندبرقم(۶۰۷۱)وابن عدی فی الکامل (۴۶۶/۶)عن إبی هریرةومالک فی الموطأبرقم(۱۵۶۶)وابن وهب فی الجامع برقم(۳۰۵)عن عطاء ابن یسارو احمدفی المسند برقم(۲۱۹۸۷)وابن ابی شیبة فی المسندبرقم(۹۳۳)عن رجل من الاصحاب۱۲

Marfat.com

لوگوں کو آگ میں سب سے زیادہ داخل کرنے والے دونوں اجوف ہیں.....!!!

عرض کیا گیا.....

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا الْاَجْوَفَانِ ؟؟؟

یارسول اللہ!!!

دونوں اجوف کیا ہیں؟؟؟

فرمایا.....

اَلْفَرْجُ وَ الْفَمُ.....!!!﴿۹﴾

شرمگاہ اور منہ.....!!!

اور خاص زبان کے معاملے کی نزاکت پر تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا.....

اَیُمَنُ امْرِئٌ وَ اَشْأَمُہٗ مَابَیْنَ لِحْیَیْہِ﴿۱۰﴾

انسان کی سب سے زیادہ برکت والی چیز بھی زبان ہے اوسب سے زیادہ نحوست والی چیز بھی زبان ہے۔

جناب انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

لَایُصِیْبُ اَحَدُکُمْ حَقِیْقَۃَ الْاِیْمَانِ حَتّٰی یَخْزُنَ

﴿۹﴾رواہ ابن حبان فی الصحیح (۴۷۷)وابن ماجہ فی السنن برقم(۴۲۳۶) والبخاری فی الادب المفرد برقم(۲۹۶)واحمدفی المسندبرقم (۸۷۳۴،۷۵۶۶) والحاکم فی المستدرک وصححہ برقم(۸۰۳۶)والطبرانی فی الکبیر(۲۶۴/۱۹) والاوسط(۱۱۰۵۰)والبیھقی فی الشعب(۴۷۱۸)والآداب(۵۹۶) والشھاب القضاعی (۹۷۸)والطیالسی (۲۵۸۷)والخرائطی فی اعتلال القلوب (۹۱) ومساوئ الاخلاق (۴۸۰)والرامھرمزی فی الامثال(۱۳۴) وابن شاھین فی الترغیب (۳۵۷) وابونعیم الاصبھانی فی تسمیۃمارروی عن الفضل بن دکین برقم (۶)

﴿۱۰﴾رواہ ابن حبان فی الصحیح برقم(۵۸۱۰)وابن ابی شیبۃفی المصنف (۲۸۲/۸) والطبرانی فی الکبیر(۴۹۷/۱۱)واللہ جل جلالہ اعلم۱۲

Marfat.com

لِسَانَهٗ﴿۱۱﴾

تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک ایمان کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ اپنی زبان کو روک کر نہ رکھے۔

انہی جناب انس رضی اللہ عنہ سے ایک اور حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

لَایَسْتَقِیْمُ اِیْمَانُ عَبْدٍ حَتّٰی یَسْتَقِیْمَ قَلْبُهٗ وَلَایَسْتَقِیْمُ قَلْبُهٗ حَتّٰی یَسْتَقِیْمَ لِسَانُهٗ﴿۱۲﴾

کسی شخص کا ایمان اس وقت تک درست نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کا دل درست نہ ہو جائے.....اور کسی کا دل اس وقت تک درست نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کی **زبان** درست نہ ہوجائے۔

برادران اسلام!!!

یقیناً زبان کی درستگی اللہ تعالیٰ کی بڑی عظیم نعمت ہے.....زبان اگر درست ہو تو جنت میں لے جانے کا سبب بنتی ہے.....زبان کی درستگی انسان کے لیے دائمی کامیابیوں کو مقدر کر دیتی ہے.....انسان کی زبان سے نکلی ہوئی اچھی بات بعض اوقات اسے ہمیشہ کے لیے اپنے پاک پروردگار جل جلالہ کے قریب کر دیتی ہے.....دارین کی بھلائیوں کا سبب بن جاتی ہے.....جیسا کہ حضرت بلال بن حارث مُزَنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ

﴿۱۱﴾رواہ البیہقی فی الشعب برقم(٤٧٩٦،٤٧٩٧)والطبرانی فی الاوسط برقم (٥٧٧١)والصغیر برقم(٩٦١)وانشہاب القضاعی فی المسند برقم(٨٣٣)والخرائطی فی مکارم الاخلاق برقم(٣٨٠)وابن عدی فی الکامل(٣٦٦/٥)واللہ تعالیٰ اعلم۱۲

﴿۱۲﴾رواہ احمد فی المسند برقم(١٢٥٧٥)والبیہقی فی الشعب برقم(٨)والشہاب القضاعی فی المسند برقم(٨٢٧)وابن ابی الدنیا فی الصمت برقم(٩)وابن عدی فی الکامل(٢٨٨/٥)واللہ جل مجدہ اعلم۱۲

دارد دارمہ دمارک وکر) وسلم نے فرمایا.....

إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ مَا يَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَابَلَغَتْ يَكْتُبُ اللّٰهُ لَهُ بِهَا رِضْوَانَهُ إِلٰى يَوْمِ يَلْقَاهُ

بلاشبہ انسان اللہ ﷻ کی رضا کی کوئی بات کرتا ہے.....اوراس کی بات ایسی جگہ تک پہنچ جاتی ہے جہاں اس کا گمان بھی نہیں ہوتا..... اللہ ﷻ اس اچھی بات کی وجہ سے اس کے لیے قیامت کے دن تک کے لیے اپنی رضا لکھ دیتا ہے۔

برادران اسلام !!!

جس طرح زبان کا سیدھا پن انسان کو اللہ ﷻ کے قریب کر دیتا ہے اسی طرح زبان کا ٹیڑھا پن.....زبان کی کجی.....بعض اوقات انسان کو اللہ ﷻ کی بارگاہ سے دور پھینک دیتی ہے.....انسان بے احتیاطی میں کوئی ایسی بات کر جاتا ہے جو قیامت تک کے لیے اسے اپنے کریم رب جل جلالہ کے دربار سے دور کر دیتی ہے.....جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کا ارشاد گرامی ہے.....

وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ مَا يَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَابَلَغَتْ يَكْتُبُ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا سَخَطَهُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ﴿١٣﴾

﴿١٣﴾ رواه ومالك فى الموطأ برقم(١٥٦٢) وابن حبان فى الصحيح برقم(٢٧٩) والترمذى فى الجامع وقال حسن صحيح برقم(٢٢٤١) وابن ماجه فى السنن برقم(٣٩٥٩) واحمد فى المسند برقم(١٥٢٩١) والحاكم فى المستدرك وصححه برقم(١٢٦،١٢٧،١٢٨) والطبرانى فى الكبير(١ ٤٨٣) والبيهقى فى الشعب برقم (٤٧٥٠) والحميدى فى المسند برقم(٩٥٣) وعبد بن حميد فى المسند برقم(٣٦٠) وابن ابى شيبة فى المسند برقم (٥٥٢) وابن ابى الدنيا فى الصمت برقم (٧٠) واسماعيل بن جعفر فى حديثه برقم(٢٢٧) والحديث مخرج فى مشيخة ابن طهمان برقم(٢٤) وفى التفسير من سنن سعيد بن منصور(٦٦٩) والله اعلم ١٢

Marfat.com

اور بلاشبہ انسان اللہ ﷻ کی ناراضگی کی کوئی ایسی بات کر دیتا ہے..... اور وہ ایسی جگہ تک پہنچ جاتی ہے جہاں تک اس کا گمان بھی نہیں ہوتا..... اللہ ﷻ اس بری بات کی وجہ سے اس کے لیے قیامت تک کے لیے اپنی ناراضگی لکھ دیتا ہے.....!!!

اسی بات کو حضرت ابو ہریرہ ؓ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم سے ان الفاظ میں روایت کرتے ہیں.....

اِنَّ الرَّجُل یَتکَلَّمُ بِالکَلِمَةِ یُضحِکُ مِنهَا جُلَسَائَهٗ یَهوِیٰ بِهَا اَبعَدَ مِنَ الثُّرَیَّا ﴿۱۴﴾

بلاشبہ انسان اپنے ہم مجلسوں کو ہنسانے کی خاطر کبھی ایسی بات کر دیتا ہے جس کے سبب وہ ثریا سے دور جا گرتا ہے۔

انہی جناب ابو ہریرہ ؓ سے ایک اور حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

اِنَّ الرَّجُل لَیَتکَلَّمُ بِالکَلِمَةِ لَا یَرٰی بِهَا بَأسًا یَهوِیٰ بِهَا سَبعِیْنَ خَرِیْفًا فِی النَّارِ ﴿۱۵﴾

کبھی انسان کوئی ایسی بات کر دیتا ہے کہ اُس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا..... (لیکن اس کی

﴿۱۴﴾رواہ ابن حبان فی الصحیح برقم(۵۸۰۹)واحمدفی المسندبرقم (۸۸۵۲) وعبداللہ بن المبارک فی المسند برقم (٤٦)وابن ابی الدنیافی الصمت برقم (۷۱)وقال العراقی فی تخریج الاحیاء برقم(۲۸۳۱)بسندحسن اھ ۱۲

﴿۱۵﴾رواہ ابن حبان فی الصحیح(۵۷۹۸)والترمذی فی الجامع برقم (۲۲۳٦) وقال حسن غریب اھ ورواہ ابن ماجہ فی السنن برقم(۳۹٦۰)واحمد فی المسند برقم (۸۳۰٤،۷٦۱۷،٦۹۱۷)والزھدبرقم(۸۱)والحاکم فی المستدرک برقم (۸۹۲۲)وقال صحیح علی شرط مسلم اھ وابویعلی الموصلی فی المسندبرقم (٦۱۰٦)وروی ابن ابی الدنیا فی الصمت بنحوہ برقم(۷۲)والباغندی فی امالیہ برقم(۲۰)واللہ تعالی اعلم ۱۲

Marfat.com

برائی اس قدر شدید ہوتی ہے کہ)وہ بات کرنے کی وجہ سے جہنم کے اندر ستر سال کی گہرائی تک گر جاتا ہے۔

اور ایک روایت میں اس طرح فرمایا.....

اِنَّ الرَّجُلَ لَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَةِ مَایَتَبَیَّنُ مَافِیْهَا یَهْوِیْ بِهَا فِی النَّارِ اَبْعَدَ مَابَیْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ ﴿۱۶﴾

بلاشبہ بندہ ایسی بات کر دیتا ہے جس کے مفاسد پر اس کی توجہ نہیں ہوتی.....وہ بات کرنے کی پاداش میں وہ جہنم کے اندر.....جس قدر زمین اور آسمان کے درمیان فاصلہ ہے.....اس سے بھی زیادہ گہرائی میں جا گرتا ہے۔

سلیمان بن سُحَیم اپنی والدہ ''بنت ابی الحکم الغفاریۃ'' سے روایت کرتے ہیں.....وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کو فرماتے سنا.....

اِنَّ الرَّجُلَ لَیَدْنُوْ مِنَ الْجَنَّةِ حَتّٰی یَکُوْنَ مَابَیْنَهٗ وَبَیْنَهَا قِیْدَ ذِرَاعٍ فَیَتَکَلَّمُ بِالْکَلِمَةِ فَیَتَبَاعَدُ مِنْهَا اَبْعَدَ مِنْ صَنْعَاءَ ﴿۱۷﴾

بے شک ایک شخص جنت کے قریب تر ہوتا ہے.....یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک ذراع کا فاصلہ رہ جاتا ہے.....پھر وہ کوئی بات کرتا ہے.....جس کی برائی کے سبب وہ

﴿۱۶﴾رواہ مسلم فی الصحیح برقم(۵۳۰۳،۵۳۰۴)وابن حبان فی الصحیح برقم (۵۷۹۹،۵۸۰۰)واحمد فی المسند برقم(۱۰۴۷۵،۸۵۶۷،۱۰۴۸۰)والبیهقی فی السنن الکبری (۱۶۴/۸)والشعب برقم(۴۷۴۹)والدولابی فی الکنی والاسماء برقم(۴۵۹)واللہ جل جلالہ اعلم۱۲

﴿۱۷﴾رواہ احمد فی المسند برقم(۲۲۱۱۵،۱۶۰۱۵)وابن ابی عاصم فی الآحاد والمثانی برقم(۳۰۵۶)وابونعیم فی معرفة الصحابة برقم(۷۴۴۳)وابن ابی الدنیا فی الصمت برقم(۴۲۸)واللہ عزاسمہ اعلم۱۲

Marfat.com

جنت سے صنعاء (یمن کا ایک مقام) سے بھی زیادہ دور ہو جاتا ہے۔

برادران اسلام!!!

ان آیات واحادیث کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ انسان کو سرے سے بولنا ہی نہیں چاہیئے ..... اچھی بات بھی زبان سے نہیں نکالنی چاہیئے ..... اللہ تعالیٰ کے ذکر کی خاطر بھی زبان نہیں کھولنی چاہیئے۔

نہیں نہیں ..... بلکہ حق یہ ہے کہ خاموشی انسان کے لیے بہت بہتر ہے لیکن اچھی بات خاموشی سے زیادہ بہتر ہے ..... جیسا کہ عمران بن حطان سے مروی ہے ..... فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو مسجد میں اکیلے بیٹھے دیکھا تو پوچھا .....

يَا اَبَا الدَّرْدَاءِ مَا هٰذِهِ الْوَحْدَةُ؟؟؟

اے ابوالدرداء!!!

یہ تنہائی کیسی؟؟؟

تو جناب ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا .....

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ .....

میں نے رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کو فرماتے سنا .....

اَلْوَحْدَةُ خَيْرٌ مِنْ جَلِيْسِ السَّوْءِ وَالْجَلِيْسُ الصَّالِحُ خَيْرٌ مِنَ الْوَحْدَةِ وَاِمْلَاءُ الْخَيْرِ خَيْرٌ مِنَ السُّكُوْتِ وَالسُّكُوْتُ خَيْرٌ مِنْ اِمْلَاءِ الشَّرِّ ﴿۱۸﴾

﴿۱۸﴾ رواه الحاكم فى المستدرك برقم (٥٤٧٥) والبيهقى فى الشعب برقم (٤٧٨٤) والشهاب القضاعى فى المسند برقم (١١٦٩) والدولابى فى الكنى والاسماء برقم (١٢٩٠) والخرائطى فى مكارم الاخلاق برقم (٧٠٨) وابن عساكر فى تاريخه (٦٦ ٢١٥) والله تعالى اعلم ١٢

Marfat.com

تنہائی برے ہم نشین سے بہتر ہے.....اور اچھا ساتھی تنہائی سے بہتر ہے.....اور اچھی بات کرنا خاموشی سے بہتر ہے.....اور خاموشی بری بات سے بہتر ہے.....!!!

اچھی بات کی فضیلت بیان کرتے ہوئے سورۃ البقرۃ میں ارشاد ہوتا ہے.....

قَوْلٌ مَعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِنْ صَدَقَةٍ يَتْبَعُهَا اَذًى ﴿۱۹﴾

اچھی بات کہنا اور درگزر کرنا اس صدقہ سے بہتر ہے جس کے بعد ستانا ہو۔

عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ ہم تک رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی یہ حدیث پہنچی کہ آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

مَامِنْ صَدَقَةٍ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ صَدَقَةٍ مِنْ قَوْلٍ اَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَهٗ قَوْلٌ مَعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِنْ صَدَقَةٍ يَتْبَعُهَا اَذًى ﴿۲۰﴾

کوئی بھی صدقہ اللہ ﷻ کی بارگاہ میں اس قدر محبوب نہیں جس قدر محبوب بات سے صدقہ ہے.....کیا تم اللہ ﷻ کے اس قول کو نہیں سنتے کہ فرمایا.....اچھی بات کہنا اور درگزر کرنا اس خیرات سے بہتر ہے جس کے بعد ستانا ہو.....؟؟؟

بہرحال برادران اسلام !!!

اچھی بات کے لیے زبان کو ضرور استعمال کرنا چاہیئے.....نیکی کا حکم کرنے کے لیے.....برائی سے روکنے کے لیے.....لوگوں میں صلح کرانے کے لیے.....صبر وحق کی تاکید کرنے کے لیے.....صدقہ وخیرات کی ترغیب دینے کے لیے.....اللہ ﷻ کے ذکر کے لیے.....

رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم پر درود وسلام بھیجنے کے لیے.....

﴿۱۹﴾ القرآن الحکیم البقرۃ ۲۶۳

﴿۲۰﴾ رواہ ابن ابی حاتم (۲/۳۰۰) واوردہ ابن کثیر فی تفسیرہ (۱/۶۹۳) والسیوطی فی الدر المنثور (۲/۱۸۵) واللہ اعلم ۱۲

Marfat.com

علم دین سیکھنے، سکھانے کے لیے.....اور ہر اس دینی یا دنیاوی بات.....جس کے سوا چارہ نہیں..... اس کے لیے زبان کو استعمال کرنا چاہیئے..... بلکہ بعض جگہوں پر زبان کھولنے پر ثواب بھی ہے..... اور بعض جگہوں پر زبان کھولنا واجب بھی ہے.....!!!

لیکن زبان کو جب بھی استعمال کیا جائے سوچ سمجھ کر استعمال کیا جائے.....کہ مبادا کوئی ایسا کلمہ زبان سے نکل جائے جو اللہ ﷻ کی ناراضگی کا سبب بن جائے..... لایعنی میں کوئی ایسی بات صادر ہو جائے جو انسان کو جہنم کا ایندھن بنا دے.....نیکیوں کے ہوتے ہوئے بھی صرف ایک بات کرنے کے سبب جنت سے محروم کر دیا جائے۔

بہر حال برادران اسلام!!!

زبان کے معاملہ کی نزاکت ہر وقت پیش نظر رہنی چاہیئے.....اور اسی نزاکت پر تنبیہ فرمانے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے بار بار اپنے امتیوں کو خاموشی کی ترغیب دی.....خاموشی کے فضائل بتائے.....ذکر الٰہی کے علاوہ زبان کو بالکل روکے رکھنے کا حکم فرمایا..... چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

لَاتُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَإِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ قَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ وَإِنَّ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ الْقَلْبُ الْقَاسِي ﴿۲۱﴾

اللہ ﷻ کے ذکر کے علاوہ زیادہ کلام مت کرو.....کیونکہ ذکر الٰہی کے علاوہ کثرت کلام دل کی سختی کا سبب ہے.....اور **سخت دل** انسانوں میں سے اللہ ﷻ سے **سب سے زیادہ دور** ہے.....!!!

﴿۲۱﴾رواه الترمذی فی الجامع وقال حسن غریب برقم(۲۳۳۵)والبیهقی فی الشعب برقم(٤٧٤٥)واللفظ له ۱۲

Marfat.com

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا.....

یَا اَبَاذَرٍّ اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی خَصْلَتَیْنِ هُمَا اَخَفُّ عَلَی الظَّهْرِ وَ اَثْقَلُ فِیْ الْمِیْزَانِ مِنْ غَیْرِهِمَا؟؟؟

اے ابوذر!!!

کیا میں تجھے ایسی دو خصلتیں نہ بتاؤں جو پشت پر ہلکی.....اور میزان عمل میں دوسری خصلتوں کی نسبت وزنی ہیں؟؟؟

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کی.....

بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰهِ!!!

یارسول اللہ کیوں نہیں!!!

تو رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

عَلَیْکَ بِحُسْنِ الْخُلُقِ وَ طُوْلِ الصَّمْتِ

تم اخلاق حسنہ اور طویل خاموشی کو اپنے اوپر لازم کرلو!!!

پھر فرمایا.....

وَ الَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ مَاعَمِلَ الْخَلَائِقُ بِمِثْلِهِمَا ﴿۲۲﴾

اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد (صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم) کی جان ہے.....ان دونوں خصلتوں جیسا عمل مخلوقات میں سے کسی کے پاس نہیں ہے.....!!!

﴿۲۲﴾ رواہ الطبرانی فی الاوسط برقم (۷۳۰٤) والبیهقی فی الشعب برقم (٤٧٣٦، ٧٧٧٧) وابویعلی الموصلی فی المسند برقم (۳۲۱۰) وابن ابی الدنیا فی الصمت برقم (۵۵۸) واورده الهیثمی فی المجمع (۳، ۳۷۰) وقال رواه الطبرانی فی الاوسط وابویعلی ورجال ابی یعلی ثقات ۱۲۵۱

Marfat.com

انہی جناب انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَسْلَمَ فَلْيَلْزَمِ الصَّمْتَ ﴿۲۳﴾

جسے سلامتی اچھی لگے تو وہ خاموشی کو لازم کرلے۔

ابو جحیفۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے مخاطب ہوکر فرمایا.....

اَیُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ؟؟؟

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے دربار میں کونسا عمل سارے اعمال سے زیادہ محبوب ہے؟؟؟

جواب میں صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین خاموش رہے..... کسی نے کوئی جواب نہ دیا..... تو رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

هُوَ حِفْظُ اللِّسَانِ ﴿۲۴﴾

جو عمل اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے دربار میں سب سے زیادہ محبوب ہے وہ..... **زبان کی حفاظت** ہے.....!!!

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کا ارشاد گرامی ہے.....

مَنْ صَمَتَ نَجَا ﴿۲۵﴾

﴿۲۳﴾رواہ الطبرانی فی الاوسط برقم(۲۰۰۷)والبیہقی فی الشعب برقم(۴۷۳۳) وابویعلی فی المسندبرقم(۳۵۱۰)والشہاب القضاعی فی المسندبرقم(۳۵۵) وتمام فی فوائدہ برقم(۱۱۱)وابن ابی الدنیافی الصمت برقم(۱۱)وابن عساکر فی تاریخہ(۳۹۸/۵)والعقیلی فی الضعفاء الکبیربرقم(۱۳۱۴)واللہ تعالیٰ اعلم۱۲

﴿۲۴﴾رواہ البیہقی فی الشعب برقم(۴۷۴۴)وابن شاہین فی فضائل الاعمال برقم(۳۹۵)واللہ تعالیٰ اعلم۱۲

﴿۲۵﴾رواہ الترمذی فی الجامع برقم(۲۴۲۵)واحمدفی المسندبرقم(۶۱۹۳) = =

Marfat.com

جو خاموش رہا اس نے نجات پائی.....!!!

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے متعلق مروی ہے کہ آپ بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے اپنی زبان سے مخاطب ہوتے ہیں.....اور بعض روایات میں اس طرح ہے کہ آپ رکن ومقام کے درمیان کھڑے ہوکر اپنی زبان کا کنارہ پکڑتے ہیں.....پھر اس سے مخاطب ہوکر فرماتے ہیں.....

يَالِسَانُ قُلْ خَيْرًا تَغْنَمْ اَوِ اسْكُتْ عَنْ شَرٍ تَسْلَمْ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَنْدَمْ﴿۲۶﴾

اے زبان!!!

اچھی بات بول.....تیرے لیے غنیمت ہے.....برائی سے خاموش رہ.....سلامت رہے گی.....شرمندہ ہونے سے پہلے پہلے یہ کام کر لے.....!!!

اسی طرح حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کوہ صفا پر چڑھتے ہیں تو اپنی زبان کو پکڑ کر کہتے ہیں.....

يَالِسَانُ قُلْ خَيْرًا تَغْنَمْ وَاسْكُتْ عَنْ شَرٍ تَسْلَمْ مِنْ

= =والطبرانی فی الکبیر(۲۰/۱۴۵)والاوسط برقم(۲۰۰۶)والبیهقی فی الشعب برقم(۴۷۷۵)والدارمی فی السنن برقم(۲۷۶۹)وعبدبن حمیدفی المسندبرقم (۳۴۷)والشهاب القضاعی فی المسندبرقم(۳۲۲)وابو الشیخ الاصبهانی فی امثال الحدیث برقم(۱۸۰)وابن شاهین فی الترغیب برقم(۳۸۸)وابن وهب فی الجامع برقم(۲۹۸)وابن ابی عاصم فی الزهد برقم(۱)وابن المبارک فی الزهدوالرقائق برقم(۳۸۴)وابن ابی الدنیافی الصمت برقم(۱۰)واللہ اعلم۱۲

*۲۶*رواه البیهقی فی الشعب برقم(۴۷۳۵)واحمدبن حنبل فی والزهد برقم (۱۰۵۳،۱۰۵۷)وابن ابی عاصم فی الزهدبرقم(۱۶)ووکیع فی الزهدبرقم(۲۸۰) وفضائل الصحابة برقم(۱۷۸۵،۱۷۸۷)والفاکهی فی اخبارمکةبرقم(۲۵۸)وابونعیم فی الحلیة(۱/۱۷۳)وابن ابی الدنیافی الصمت برقم(۵۷۹،۴۵)وهومروی من غیروجه فلیتنبه ۱۲

Marfat.com

قَبْلَ اَنْ تَنْدَمُ

اے زبان!!!

اچھی بات بول.....اس میں تیرے لیے غنیمت ہے.....بری بات سے خاموش رہ.....اس میں تیرے لیے سلامتی ہے.....اور یہ کام شرمندہ ہونے سے پہلے کر (ورنہ شرمندہ ہوگی).....!

پھر فرمایا.....

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ.....

میں نے رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کو فرماتے سنا.....

اَکْثَرُ خَطَایَا ابْنِ آدَمَ فِیْ لِسَانِہٖ ﴿۲۷﴾

ابن آدم کی زیادہ خطائیں اس کی زبان میں ہیں.....!!!

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جاتے ہیں تو کیا دیکھتے ہیں کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی زبان مبارک کو کھینچ رہے ہیں.....عمر فاروق عرض کرتے ہیں.....

مَاتَصْنَعُ یَاخَلِیْفَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ؟؟؟

اے رسول اللہ کے نائب!!!

یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟؟؟

﴿۲۷﴾رواہ الطبرانی فی الکبیر(۹/۴۵)والبیھقی فی الشعب برقم(۴۷۲۹)والآداب برقم(۲۹۳)وابونعیم فی الحلیۃ(۲/۱۲۳)والخطیب فی الفقیہ والمتفقہ برقم(۱۰۱۲)والشاشی فی المسند برقم(۵۵۱)وابن ابی الدنیا فی الصمت برقم(۱۸)والحدیث مخرج فی جزء فیہ فوائد ابن حیان برقم(۵۱)واوردہ الھیثمی فی المجمع(۴/۴۹۲)وقال رواہ الطبرانی فی الکبیر ورجالہ رجال الصحیح اھ ۱۲

Marfat.com

جواب میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں.....

اِنَّ هٰذَا الَّذِیْ اَوْرَدَنِیْ الْمَوَارِدَ

بے شک یہی ہے وہ جس نے مجھے ہلاکتوں کے دہانے پر لایا.....!!!

پھر فرمایا.....

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ.....

بے شک رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

لَيْسَ شَيْءٌ مِنَ الْجَسَدِ اِلَّا يَشْكُوْ ذُرْبَ اللِّسَانِ عَلٰى حِدَتِهٖ

بدن کا کوئی حصہ ایسا نہیں ہے جو الگ سے زبان کی برائی کا شکوہ نہ کرتا ہو.....!!!

اور بعض روایات میں اس طرح ہے.....

لَيْسَ شَيْءٌ مِنَ الْجَسَدِ اِلَّا وَهُوَ يَشْكُوْ اللِّسَانَ اِلَى اللّٰهِ عَلٰى حِدَتِهٖ ﴿۲۸﴾

﴿۲۸﴾رواه البيهقى فى الشعب برقم(٤٧٤١)ابويعلى الموصلى فى المسندبرقم (٥)وابونعيم الاصبهانى فى الرواة عن سعيدبن منصور(ص٦٠)وابن السنى فى عمل اليوم والليلة برقم(٧)وابن المقرئ فى المعجم برقم(٧٩٣)وابن ابى الدنيافى الصمت برقم(١٣) والورع برقم(٩٢)والدارقطنى فى العلل (١٥٩/١) واورده الهيثمى فى المجمع وقال رواه ابويعلى ورجاله رجال الصحيح غير موسى بن محمدبن حيان وقدوثقه ابن حبان (٤٩٣/٤)وروى شطره الموقوف مالك فى الموطأبرقم(١٥٦٧)وابن ابى شيبةفى المصنف برقم (٥٧٢/٨٠٢٣٧/٦)والبيهقى فى الشعب برقم(٤٧٨١) والعسكرى فى تصحيفات المحدثين(ص٢٩٤)وابن ابى شيبةفى الادب برقم(٢٢٣)والبزارفى المسند برقم(٦٦)وابن وهب فى الجامع برقم(٤٤٨،٤٠٥،٣٠٤،٣٠٣)وابوداودفى الزهد برقم(٣٠) واحمدبن حنبل فى الزهدبرقم(٥٨٧،٥٦٩)وابن ابى عاصم = =

Marfat.com

بدن کا ہر ایک حصہ الگ الگ اللہ ﷻ کی بارگاہ میں زبان کی شکایت کرتا ہے.....!!!

برادران اسلام !!!

یقیناً خاموشی میں نجات ہے.....خاموشی میں سلامتی ہے.....خاموشی میں اللہ ﷻ اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی خوشنودی ہے.....خاموشی حکمت ہے.....خاموشی انسان کو جنت کا مستحق بنا دیتی ہے۔

محمد بن کعب کہتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

اِنَّ اَوَّلَ مَنْ یَدْخُلُ ھٰذَا الْبَابَ رَجُلٌ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ

بلاشبہ اس دروازے سے داخل ہونے والا سب سے پہلا شخص جنتی ہے!!!

اتنے میں جناب عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ داخل ہوئے تو صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ان کے لیے اٹھ کر کھڑے ہو گئے.....اور انہیں رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کے فرمان کی خبر دی.....اور ان سے پوچھا.....کہ آپ کا کونسا عمل ایسا ہے جس کے سبب آپ اس عظیم بشارت کی امید کرتے ہیں؟؟؟

تو جواب میں جناب عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا.....

اِنِّیْ لَضَعِیْفٌ وَّاِنَّ اَوْثَقَ مَا اَرْجُوْبِہٖ لَسَلَامَۃُ الصَّدْرِ وَتَرْکُ مَالَایَعْنِیْنِیْ ﴿۲۹﴾

بلاشبہ میں (عمل میں) کمزور ہوں.....اور میرا سب سے پختہ عمل جس کے سبب مجھے اس بشارت کی امید ہے.....وہ.....**دل کی سلامتی**.....اور.....

==فی الزھد برقم(۲۰۰،۱۸،۱۷) والھناد بن السری فی الزھد برقم (۱۰۸۶) ووکیع فی الزھد برقم(۲۸۱) واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲

﴿۲۹﴾رواہ ابن ابی الدنیا فی الصمت برقم(۱۱۱) وقال العراقی فی تخریج الاحیاء برقم (۲۸۲۵) اخرجہ ابن ابی الدنیا ھکذا مرسلا وفیہ ابو نجیح اختلف فیہ اھ

”بے مقصد بات کو چھوڑ دینا“ ہے.....!!!

برادران اسلام !!!

یقیناً خوش نصیب ہے وہ شخص جسے خاموشی ایسا کمال ملا.....خوش نصیب ہے وہ شخص جسے ذکر الٰہی میں مشغول رہنے والی زبان ملی.....قابل رشک ہے وہ شخص جسے درود وسلام میں مصروف رہنے والی زبان ملی.....قابل اتباع ہے وہ شخص جسے بری بات اور فضول گوئی سے بچنے والی زبان ملی۔

اللہ ﷻ سے دعا ہے کہ وہ ہماری زبانوں کو بھی اپنے ذکر و درود میں مشغول رہنے والی زبان بنادے.....ہماری زبانوں کو ہر غیر ضروری بات سے بچنے کی توفیق دے دے.....

آمین

بحرمة سید المرسلین

صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم

وانا العبد الفقیر

ابو اریب محمد حسن زمان نجم القادری عفا اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

سبحانہ وتعالیٰ

﴿بیان سابع﴾

آخر

موت

ہے!!!

حررہٗ

ابو أریب محمد حسن زمان نجم القادری

محصن عن ذنوبہ۔

Marfat.com

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ اِذَاجَاءَ أَمْرُهٗ لَنْ یُّؤَخَّرَوَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِهِ الْاَکْبَرِ اَلَّذِیْ بِاِشَارَتِهِ انْشَقَّ الْقَمَرُ اَمَّابَعْدُ فَاَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی بعثت سے پہلے ایک عورت ہوا کرتی تھی .....اس عورت کا ایک نوکر تھا..... جب اس عورت کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو اس نے اپنے نوکر سے کہا کہ میرے لیے کہیں سے آگ ڈھونڈ کر لاؤ.....وہ نوکر چل پڑا تو اچانک اس نے دیکھا کہ دروازے میں ایک شخص کھڑا ہے.....اس شخص نے نوکر سے پوچھا.....

مَاوَلَدَتْ هٰذِهِ الْمَرْأَةُ؟

اس عورت نے کیا جنا ہے؟

نوکر نے کہا.....

وَلَدَتْ جَارِیَةً!

اس نے بچی جنی ہے!

دروازے میں کھڑا ہوا وہ شخص بولا.....

اَمَـــا اِنَّ هٰذِهِ الْجَارِیَةَ لَاتَمُوْتُ حَتّٰی تَبْغِیَ بِمِائَةٍ وَیَتَزَوَّجَهَا اَجِیْرُهَاوَیَکُوْنُ مَوْتُهَابِالْعَنْکَبُوْتِ

خبردار! یہ بچی اس وقت تک نہ مرے گی جب تک ایک سو مردوں کے ساتھ زنا نہ کر

لے.....اور یہاں تک کہ اس کا نوکر اس سے شادی نہ کر لے.....اور اس بچی کی موت ایک مکڑی کے سبب ہوگی۔

یہ ساری بات سن کر نوکر نے دل ہی دل میں کہا.....

فَاَنَا اُرِیْدُ هٰذِهٖ بَعْدَ اَنْ تَفْجُرَ بِمِائَةٍ؟؟؟

جب یہ ایک سو مردوں کے ساتھ برائی کر چکی ہوگی.....تو کیا میں پھر بھی اسی سے شادی کرونگا؟؟؟

پس اس (نوکر نے معاملہ کو یہیں ختم کرنے کے لیے) جا کر بچی کے پیٹ میں چھری ماری اور اس کا پیٹ چیر دیا۔

لیکن خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ اس بچی کا علاج کیا گیا اور وہ بچی ٹھیک ہوگئی..... یہاں تک کہ وہ جوان ہوگئی.....لیکن وہ برائی کروایا کرتی تھی.....پھر اس لڑکی نے ایک سمندر کے کنارے رہائش اختیار کر لی.....اور وہاں پر اس نے برائی کروانی شروع کر دی۔

ادھر اس نوکر نے جس قدر اللہ ﷻ نے چاہا وقت گزارا.....پھر وہ بھی اسی ساحل پر آ نکلا جس پر وہ لڑکی رہا کرتی تھی اور اس دوران وہ نوکر بڑا دولت مند ہو چکا تھا.....اس ساحل پر آ کر اس نے ایک عورت سے کہا.....

اَبْغِیْنِیْ اِمْرَءَةً مِنْ اَجْمَلِ اِمْرَءَةٍ فِیْ الْقَرْیَةِ اَتَزَوَّجُهَا

اس گاؤں کی سب سے زیادہ خوبصورت عورت ڈھونڈنے میں میرے ساتھ تعاون کر تاکہ میں اس سے شادی کروں.....!!!

اس عورت نے کہا کہ یہاں پر ایک لڑکی ہے تو سہی.....لیکن وہ زنا کرواتی ہے.....!!!

اس شخص نے کہا.....

اگر ایسے ہے تو پھر اسے میرے پاس لے آؤ.....میں اس سے اپنی حاجت پوری کروں.....!!!

Marfat.com

اس عورت نے آ کر اس لڑکی سے ساری بات کی..... جواب میں اس لڑکی نے کہا کہ میں یہ برائی کیا کرتی تھی لیکن میں نے اب یہ برائی چھوڑ دی ہے..... ہاں اگر وہ چاہتا ہے تو میں اس سے شادی کرلوں گی۔

بہر حال اس شخص نے اس لڑکی سے شادی کر لی..... لیکن اسے معلوم نہیں تھا کہ یہ وہی لڑکی ہے جسے میں نے اس کے بچپن میں جان سے ختم کر دینے کی کوشش کی تھی۔

ایک دن اس شخص نے اس لڑکی کو اپنے اس سارے معاملے کے بارے میں بتایا تو وہ کہنے لگی.....

اَنَاتِلکَ الْجَارِیَۃُ!!!

میں وہی بچی ہوں!!!

یہ کہنے کے بعد اس لڑکی نے اسے اپنے پیٹ پر لگا ہوا وہ زخم کا نشان بھی دکھایا..... اور یہ بھی کہا کہ میں برائی بھی کیا کرتی تھی..... لیکن اس بات کا مجھے علم نہیں کہ میں نے ایک سو مردوں سے برائی کی یا کم سے یا زیادہ سے۔

وہ شخص کہنے لگا کہ مجھے اس شخص نے یہ بھی کہا تھا کہ اس کی موت مکڑی سے ہوگی..... لہذا موت سے بچنے کی خاطر اس نے صحراء میں ایک بلند قلعہ تعمیر کروایا..... تا کہ وہاں پر کوئی مکڑی نہ آ سکے اور پھر اس لڑکی کو وہاں ٹھہرا دیا۔

وہ اسی قلعے میں رہ رہے تھے کہ ایک دن اس لڑکی نے چھت میں ایک مکڑی کو دیکھا اور دیکھ کر کہنے لگی.....

ھٰذَا یَقْتُلُنِیْ ؟؟؟

کیا یہ مکڑی مجھے قتل کرے گی؟؟؟

لَایَقْتُلُہٗ اَحَدٌ غَیْرِیْ !!!

بلکہ میں ہی اسے قتل کروں گی.....!!!

یہ کہہ کر اس لڑکی نے اس مکڑی کو نیچے گرایا اور آ کر اپنا پاؤں اس پر رکھ دیا..... اور اسے کچل دیا..... لیکن اس مکڑی کا زہر اڑ کر اس لڑکی کے ناخن اور گوشت کے درمیان پڑا..... جس سے اس کا پاؤں سیاہ ہو گیا..... اور وہ لڑکی اسی سے مر گئی۔

جناب مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر جب رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم مبعوث ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر اس آیۂ مقدسہ کو نازل فرمایا.....

أَيْنَمَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُشَيَّدَةٍ ﴿۱﴾

تم جہاں پر بھی ہو تم کو موت پہنچ جائے گی اگر چہ تم اونچے اونچے قلعوں کے اندر ہی کیوں نہ ہو ﴿۲﴾

مسلمان بھائیو!!!

یقیناً یہ حقیقت ہے کہ انسان ہو یا جن..... امیر ہو یا غریب..... چھوٹا ہو یا بڑا..... آسمانی مخلوق ہو یا زمینی..... پانی کے اندر رہنے والی مخلوق ہو یا خشکی پر گزارا کرنے والی..... کچے مکانوں میں وقت گزارنے والے ہوں یا اونچے اونچے محلات میں عیش وعشرت کی زندگی بسر کرنے والے..... بے آسرا زندگی گزارنے والے ہوں یا ہر پل گارڈ کی حفاظت میں رہنے والے..... الغرض کائنات کا کوئی فرد بھی کیوں نہ ہو..... موت ایک ایسی اٹل حقیقت ہے کہ جو آ کر رہے گی..... موت ایک ایسا دروازہ ہے جس سے ہر ایک ذی روح کو گذرنا ہے..... اللہ تعالیٰ نے قرآن

﴿۱﴾ القرآن الحکیم سورۃ النساء ۷۸

﴿۲﴾ رواہ ابن جریر فی جامع البیان (۵۵۲/۸) وابن ابی حاتم فی تفسیرہ (۲۵۵/٤) وابونعیم فی حلیۃ الاولیاء (۲٦/۲) واوردہ ابن کثیر فی تفسیرہ (۳٦۱/۲) والسیوطی فی الدر المنثور (۱٦۹/۳) اقول رواہ عن مجاہد کثیر بن یسار ابو الفضل (قال البخاری فی التاریخ (۲۱٤/۷) واثنی علیہ سعید بن عامر خیرا اھ وذکرہ ابن حجر فی لسان المیزان (۳۱۲/۲) وذکرہ ابن حبان فی الثقات (۳۵۰/۷)) وعنہ عیسی بن حمید الراسبی وابو ھمام فلیتنبہ واللہ جل مجدہ اعلم ۱۲

Marfat.com

عظیم میں جابجا اس حقیقت کو کھلے الفاظ میں بیان فرمایا.....

سورۃ العنکبوت میں ارشاد ہوتا ہے.....

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۳﴾

ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے.....پھر ہماری ہی طرف پھروگے۔

سورۃ الأنبیاء میں فرمایا جارہا ہے.....

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ﴿٤﴾

ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور ہم تمہاری آزمائش کرتے ہیں برائی اور بھلائی سے... جانچنے کو۔

سورۂ آل عمران فرمایا جارہا ہے.....

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ﴿٥﴾

ہر جان کو موت چکھنی ہے اور تمہارے بدلے تو قیامت کو ہی پورے ملیں گے۔

ہاں ہاں مسلمان بھائیو!!!

موت نے کبھی کسی کو نہ چھوڑا.....کوئی ماں باپ کا اکلوتا بیٹا ہو یا پورے خاندان کا اکیلا چشم و چراغ.....خوبرو جوان ہو یا بوڑھے والدین کا واحد سہارا.....موت جب آتی ہے تو کسی کے چھوٹے بچوں کو نہیں دیکھتی.....کسی کی جوانی پر رحم نہیں کرتی.....کسی کے ماں باپ کے بڑھاپے کو نہیں دیکھتی.....بلکہ اپنے مقررہ وقت پر آجاتی ہے اور بغیر کوئی مہلت دیئے آکر اچک لیتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مکہ میں دو اپاہج میاں بیوی تھے.....ان کا

﴿۳﴾ القرآن الحکیم العنکبوت ۵۷

﴿٤﴾ القرآن الحکیم الانبیاء ۳۵

﴿۵﴾ القرآن الحکیم آل عمرن ۱۸۵

Marfat.com

ایک جوان بیٹا تھا..... جو صبح کو ان کو اٹھاتا اور مسجد میں لاتا..... پھر چلا جاتا اور سارا دن ان کے لیے کمائی کرتا..... پھر جب شام ہو جاتی تو ان کو اٹھا کر گھر لے جایا کرتا..... ایک دن رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے اس کو نہ دیکھا تو اس کے متعلق سوال کیا..... عرض کیا گیا کہ وہ تو مر گیا ہے..... یہ سن کر رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

لَوْ تُرِکَ اَحَدٌ لِاَحَدٍ تُرِکَ ابْنُ الْمُقْعَدَیْنِ ﴿۶﴾

اگر کسی کو..... کسی کی خاطر چھوڑ دیا جاتا..... تو ان اپاہج میاں بیوی (جن کا بیٹے کے سوا کوئی آسرا نہیں ہے ان) کے بیٹے کو چھوڑ دیا جاتا!!!

ذی قدر مسلمان بھائیو!!!

موت نہ صرف آنی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے موت کا جو وقت متعین کر دیا گیا ہے اس خاص وقت پر آجاتی ہے..... جب موت کا وقت آجاتا ہے ایک لمحہ کی مہلت بھی نہیں دی جاتی..... ایک ساعت کے لیے بھی تاخیر نہیں کی جاتی.....!!!

اور موت کا وقت ایسا اٹل ہے کہ جناب عزرائیل علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام روزانہ گھروں میں چکر لگاتے ہیں..... دن میں دو دو بار آکر..... ہر ایک شخص کو دیکھتے ہیں کہ کہیں اس کی موت کا وقت تو نہیں آگیا..... اور اگر موت کا وقت آگیا ہو تو لمحہ بھر بھی تاخیر نہیں کرتے..... جیسا کہ حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے..... فرمایا.....

مَا مِنْ اَهْلِ بَيْتِ شَعْرٍ وَلَا مَدَرٍ اِلَّا وَمَلَكُ الْمَوْتِ

﴿۶﴾رواه البيهقي في السنن الكبرى (٦٦/٤) والطبراني في الكبير (٣٦٠/١١) والاوسط برقم (٦١٢٩) وابن ابي الدنيا في الاعتبار واعقاب السرور برقم (٤١) واورده الهيثمي في مجمع الزوائد (٤٢٦/١) وقال رواه الطبراني في الاوسط وفيه عبد الله بن جعفر بن نجيح وهو متروك اهـ واورده السيوطي في الجامع الصغير برقم (١٠٢٨١) وهو حديث ضعيف والله عز اسمه اعلم ١٢ نجم القادري

Marfat.com

يَطِيْفُ بِهِمْ كُلَّ يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ ﴿۷﴾

کوئی بالوں کے گھر میں رہنے والا ہو یا مٹی کے گھر میں رہنے والا..... جناب ملک الموت علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ان کے گرد..... دن میں دو بار چکر لگاتے ہیں۔

بلکہ جناب ابوالحارث الانصاری رضی اللہ عنہ تو اس طرح روایت کرتے ہیں کہ حضرت عزرائیل علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دفعہ بارگاہ رسالت میں خود عرض کی.....

وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ اَهْلِ بَيْتِ مَدَرٍ وَلَاشَعْرٍ فِيْ بَرٍّ وَلَابَحْرٍ اِلَّاوَ اَنَا اَتَصَفَّحُهُمْ فِيْهِ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍخَمْسَ مَرَّاتٍ ﴿۸﴾

اور اللہ عزوجل نے جس کی بھی تخلیق فرمائی..... عام ازیں وہ مٹی کے گھر میں رہنے والے ہوں..... یا بالوں کے گھر میں رہنے والے..... چاہے وہ خشکی میں رہتے ہوں..... یا تری میں رہتے ہوں..... میں ان کے گھروں میں جا کر ہر دن اور رات میں پانچ بار ان کے چہروں کو غور سے دیکھتا ہوں (کہ کہیں کسی کی موت کا وقت قریب تو نہیں آچکا).....!!!

برادران اسلام!!!

یقیناً موت کا وقت ایسا اٹل ہے کہ اس میں ایک لمحہ بھی تاخیر نہیں کی جاتی.....

﴿۷﴾ اخرجه ابن جرير في جامع البيان (۱۱/٤۱۲) وعبد الرزاق في تفسيره برقم (۷۸٦) وابو الشيخ الاصبهاني في العظمة برقم (٤٥٦) واورده السيوطي في الدر المنثور (٤/٦۷) اقول رواه عن مجاهد ابراهيم بن ميسرة (وهو ثبت حافظ كما في التقريب (۱/٦۷)) وعنه محمد بن مسلم الطائفي (وهو صدوق يخطئ من حفظه كما في التقريب (۲/۱۳۳)) وعنه يحيى بن عبد الله وعبد الرزاق والله عز اسمه اعلم ۱۲

﴿۸﴾ رواه ابن ابي عاصم في الآحاد والمثاني برقم (۱۹۸۹) وابو نعيم في معرفة الصحابة بدون قوله خمس مرات برقم (۲۲۸٦) وابن زبر الربعي في وصايا العلماء عند حضور الموت برقم (۱۰۰) ورواه ابو الشيخ في العظمة عن محمد الباقر عن النبي ﷺ برقم (٤٦۲) وروى فيه نحوه موقوفا على زيد بن اسلم بطريق اخرى برقم (٤۳٤) والله جل مجده اعلم ۱۲

Marfat.com

جب موت کا وقت آجاتا ہے تو کسی طرح کی مہلت نہیں ملتی..... کسی کا زور..... کوئی جاہ وجلال..... کسی کی مملکت وسلطنت..... بادشاہت وامارت..... مال ودولت..... کوئی چیز بھی موت کے وقت کو ایک ساعت بھی مؤخر نہیں کر سکتے..... اور اسی حقیقت کو بیان کرتے ہوئے قرآن عظیم میں ارشاد ہوتا ہے.....

اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَاءَ لَا يُؤَخَّرُ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۹﴾

بے شک اللہ تعالیٰ کا وعدہ جب آتا ہے..... ہٹایا نہیں جاتا..... کسی طرح تم جانتے.....!

سورۃ الاعراف میں فرمایا.....

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ اِذَا جَاءَ اَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَأْخِرُوْنَ سَاعَةً ﴿۱۰﴾

اور ہر گروہ کا ایک وعدہ ہے..... تو جب ان کا وعدہ آئیگا..... ایک گھڑی مؤخر نہ ہونگے!!!

مسلمان بھائیو!!!

موت کا وقت تو اس قدر اٹل ہے کہ انسان کے دنیا میں آنے سے پہلے..... ابھی وہ ماں کے پیٹ میں ہی ہوتا ہے..... ابھی اس کو ماں کے پیٹ میں آئے چار ماہ ہی گزرتے ہیں..... ابھی اس کے بدن میں روح بھی نہیں پھونکی جاتی کہ اس کے دنیا میں رہنے کی مدت کو لکھ دیا جاتا ہے..... جتنا وقت اس نے دنیا میں گزارنا ہوتا ہے اس کو متعین کر دیا جاتا ہے..... تاکہ جب یہ اسقدر وقت گزار لے تو اس کی روح کو قبض کر لیا جائے..... چنانچہ حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

اِنَّ اَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهٗ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ

﴿۹﴾ القرآن الحکیم نوح ٤

﴿۱۰﴾ القرآن الحکیم الاعراف ٣٤

Marfat.com

يَبْعَثُ اللّٰهُ مَلَكًا فَيُؤْمَرُ بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ وَّيُقَالُ لَهٗ اُكْتُبْ عَمَلَهٗ وَرِزْقَهٗ وَشَقِيٌّ اَوْ سَعِيْدٌ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ الرُّوْحُ ﴿۱۱﴾

تم میں سے ہر ایک کی خلق کو ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک جمع کیا جاتا ہے..... پھر چالیس دن تک وہ نطفہ خون کی پھٹک کی صورت میں رہتا ہے..... پھر چالیس دن تک وہ گوشت کے لوتھڑے کی شکل میں رہتا ہے..... پھر اللہ ﷻ ایک فرشتہ بھیجتا ہے..... جسے چار باتیں لکھنے کا حکم دیا جاتا ہے..... اسے کہا جاتا ہے کہ اس کا عمل..... اس کا رزق..... اس کی عمر (یعنی موت کا وقت)..... اور اس کا نیک بخت یا بد بخت ہونا لکھ..... پھر اس کے بعد اس کے اندر روح پھونکی جاتی ہے۔

ذی قدر مسلمان بھائیو!!!

یقیناً موت نے آنا ہے..... اور اپنے متعین کردہ وقت پر آنا ہے..... اور صرف اسی قدر نہیں بلکہ اپنے اندر ایسی سختیاں لیے آنا ہے کہ ایسی سختی انسان نے اس دنیا میں کبھی بھی نہ پائی..... کسی کو آگ سے جلایا جائے..... تلوار سے کاٹا جائے..... کسی پر دیوار گرادی جائے..... بجلی کے جھٹکے لگائے جائیں..... جیتے جی ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے جائیں..... جیتے جی اس کی کھال اتار لی جائے..... الغرض زندگی کے اندر جس قدر تکالیف متصور ہو سکتی ہیں انسان کو دے دی جائیں..... پھر بھی موت ان ساری تکالیف سے زیادہ سخت..... اور ساری شدتوں سے بڑی شدت ہے۔

اللہ ﷻ کا قرآن عظیم میں ارشاد گرامی ہے.....

وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ

﴿۱۱﴾ رواه البخاری فی الصحیح برقم (۲۹۶۹، ۳۰۸۵، ۶۱۰۵) و اللفظ له و مسلم فی الصحیح برقم (۴۷۸۱) و ابو داود فی السنن برقم (۴۰۸۵) و الترمذی فی الجامع برقم (۲۰۶۳) و ابن ماجه فی السنن برقم (۷۳) و احمد فی المسند برقم (۳۴۴۱، ۳۷۳۸، ۳۸۸۲) و البیهقی فی السنن الکبری (۷/۴۲۱، ۱۰/۲۶۶) و عبد الرزاق فی المصنف (۱۱/۱۲۳) و النسائی فی السنن الکبری (۶/۳۶۶) و ابن بطة فی الابانة الکبری برقم (۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۸) و الحمیدی فی المسند برقم (۱۳۴) و الطحاوی فی مشکل الآثار برقم (۳۲۵۵) و اللہ تعالیٰ اعلم ۱۲

Marfat.com

تَجِیُدُ﴿۱۲﴾

اور آئی موت کی سختی حق کے ساتھ..... یہ ہے جس سے تو بھاگتا تھا.....!!!

رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کا ارشاد گرامی ہے.....

لَمْ یَلْقَ اِبْنُ آدَمَ شَیْئًا قطُّ مُذْ خَلَقَهُ اللّٰهُ اَشَدَّ عَلَیْهِ مِنَ الْمَوْتِ﴿۱۳﴾

جب سے اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق فرمائی..... اسے کوئی بھی چیز موت سے زیادہ سخت پیش نہ آئی.....!!!

موت کی سختیوں کا بیان کرتے ہوئے جناب انس رضی اللہ عنہ..... رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

لَمُعَالَجَةُ مَلَکِ الْمَوْتِ اَشَدُّ مِنْ اَلْفِ ضَرْبَةٍ بِالسَّیْفِ﴿۱۴﴾

موت کے وقت جناب ملک الموت علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا مرنے والے کو ہاتھ لگانا.....تلوار کے ایک ہزار وار سے بھی زیادہ سخت ہے.....!!!

﴿۱۲﴾القرآن الحکیم ق ۱۹

﴿۱۳﴾رواہ احمد فی المسند برقم(۱۲۱۰۷)والطبرانی فی الاوسط برقم(۲۰۵۰) واورده السیوطی فی الجامع الصغیر برقم (۱۰۲۳۳)واورده الهیثمی فی مجمع الزوائد (۳۸۹۳) وقال رواه احمد ورجاله موثقون اھ ۱۲

﴿۱۴﴾رواہ الخطیب فی تاریخه (۹۲/۲)ورواه ابونعیم فی حلیة الاولیاء (۴۴۹/۳) والحارث فی المسند برقم(۲۵۵)بطریق آخر الا انه مرسل واورده ابن حجر فی المطالب العالیة برقم (۸۱۸)والسیوطی فی الجامع الصغیر برقم(۱۰۲۴۴)واللہ جل مجدہ اعلم ۱۲

Marfat.com

بلکہ حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ تو فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَمُعَایَنَۃُ مَلَکِ الْمَوْتِ اَشَدُّ مِنْ اَلْفِ ضَرْبَۃٍ بِالسَّیْفِ

اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے.....!!!

ملک الموت علیہ السلام کا آمنا سامنا.....تلوار کے ہزار واروں سے کہیں زیادہ سخت ہے.....!!!

پھر فرمایا.....

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَاتَخْرُجُ نَفْسُ عَبْدٍ مِنَ الدُّنْیَا حَتّٰی یَتَأَلَّمَ کُلُّ عِرْقٍ مِنْہُ عَلٰی حِیَالِہٖ ﴿۱۵﴾

اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے.....کسی شخص کی روح اس وقت تک دنیا سے نہیں جاتی جب تک کہ اس کی ہر ایک رگ.....الگ الگ.....(موت کی) تکلیف محسوس نہ کر لے.....!!!

موت کی شدتوں کو بیان کرتے ہوئے ایک بار رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا.....

لَوْ تَعْلَمِیْنَ مَا اَعْلَمُ مِنَ الْمَوْتِ یَا ابْنَۃَ زَمْعَۃَ عَلِمْتِ اَنَّہٗ اَشَدُّ مِمَّا تُقَدِّرِیْنَ ﴿۱۶﴾

﴿۱۵﴾رواہ ابونعیم فی حلیۃ الاولیاء(۳۴۷/۲)واوردہ السیوطی فی الجامع الصغیر برقم(۱۲۲۱)اقول ھوحدیث ضعیف واللہ جل مجدہ اعلم۱۲

﴿۱۶﴾رواہ الطبرانی فی الکبیر (۲۸۲/۱۷)وابونعیم الاصبھانی فی معرفۃ الصحابۃ برقم (۶۸۰۵)وابن المبارک فی الزھدوالرقائق برقم(۲۵۱)واوردہ الھیثمی فی مجمع الزوائد (۴۲۵/۱)وقال رواہ الطبرانی فی الکبیر ورجالہ رجال الصحیح اھ

Marfat.com

اے بنت زمعہ!!!

موت کے بارے میں جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تو جان لیتی تو تم کو یقین آجا تا کہ موت تمہارے اندازے سے بھی زیادہ سخت ہے.....!!!

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم..... ایک انصاری صحابی.....جن کا وصال قریب تھا.....کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور وہاں پر یہ بات ارشاد فرمائی.....

اِنِّیْ اَعْلَمُ مَایَلْقٰی

جو حالت اس کو پیش آرہی ہے میں اس کو جانتا ہوں.....!!!

پھر فرمایا.....

مَامِنْهُ عِرْقٌ اِلَّاوَهُوَيَأْلَمُ الْمَوْتَ عَلٰی حِدَتِهٖ﴿۱۷﴾

اس کی کوئی بھی رگ ایسی نہیں ہے جو الگ سے موت کی تکلیف محسوس نہ کر رہی ہو.....!!!

ذی قدر مسلمان بھائیو!!!

اگر موت کی سختیوں کا اندازہ کرنا ہو تو ذرا سی دیر کے لیے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اس حدیث کو بگوش ہوش سماعت فرمائیے.....

فرماتی ہیں.....

رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کے وصال کا وقت قریب تھا.....آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کے پاس پانی کا برتن رکھا ہوا تھا.....آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم اپنا

﴿۱۷﴾رواہ الطبرانی فی الکبیر(۸۶/۶)والبزار برقم(۲۱۹۶)واورده الهیثمی فی مجمع الزوائد (۴۲۷/۱)وقال رواه البزار وفیه موسی بن عبیدة وهو ضعیف اه اقول وروی البیهقی فی الشعب برقم(۹۵۶۷)وابن ابی الدنیافی المرض والکفارات برقم(۱۰۷)نحوه عن عبیدبن عمیربطریق اخری والله جل مجده اعلم

Marfat.com

دست اقدس اس برتن کے اندر ڈالتے ہیں..... اس کے بعد اسے اپنے چہرۂ اقدس پر پھیرتے ہیں

..... پھر کہتے ہیں.....

اَللّٰھُمَّ أَعِنِّیْ عَلٰی سَکَرَاتِ الْمَوْتِ ﴿۱۸﴾

اے اللہ!!!

موت کی سختیوں میں میری مدد فرما!!!

انہی سیدہ عائشہ رضی اللہ جل وعلا عنہا سے ایک دوسری حدیث مروی ہے کہ.....

رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کے سامنے ایک برتن رکھا ہوا تھا جس میں پانی تھا..... رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم اپنے دونوں مبارک ہاتھ اس کے اندر ڈال کر ان دونوں ہاتھوں کو اپنے چہرۂ اقدس پر پھیرتے ہیں..... پھر فرماتے ہیں.....

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَکَرَاتٍ ﴿۱۹﴾

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں..... بے شک موت کی بڑی سختیاں ہیں.....!!!

یہی سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ جل وعلا عنہا فرماتی ہیں.....

مَا اَغْبِطُ اَحَدًا بِھَوْنِ مَوْتٍ بَعْدَ الَّذِیْ رَأَیْتُ مِنْ شِدَّۃِ مَوْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ﴿۲۰﴾

﴿۱۸﴾ رواہ الترمذی فی الجامع برقم (۹۰۰) وقال ھذا حدیث غریب اھ وابن ماجہ فی السنن برقم (۱٦۱۲) و الحاکم فی المستدرک برقم (۴۳۵۹،۳٦۹۰) وصححہ ووافقہ الذھبی فی التلخیص والبیھقی فی السنن الصغیر برقم (۸۱۳) واحمد فی المسند برقم (۲۳۲۲۰، ۲۳۲۸۰، ۲۳۳٤۱، ۲٤۰۲۱) وابن ابی شیبۃ فی المصنف (۷/ ۵۰) واللہ جل مجدہ اعلم ۱۲

﴿۱۹﴾ رواہ البخاری برقم (٦۰۲۹، ٤۰۹٤) والبیھقی فی دلائل النبوۃ برقم (۳۱۳۸)

﴿۲۰﴾ رواہ الترمذی فی الجامع برقم (۹۰۱) وفی الشمائل برقم (۳۸۱) وابن عساکر فی تاریخہ (۴۷/۲۲۹، ۲۳۰) واللہ جل مجدہ اعلم ۱۲

Marfat.com

جب سے میں نے رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی موت کی شدت کو دیکھا..... مجھے کسی کی موت کی نرمی پر رشک نہیں آیا.....!!!

جناب حسن رحمہ اللہ تعالیٰ سے مروی ہے کہ سیدنا موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام سے..... اللہ ﷻ کی جانب سے سوال کیا گیا.....

كَيْفَ وَجَدْتَّ الْمَوْتَ؟؟؟

آپ نے موت کو کیسا پایا؟؟؟

تو سیدنا موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام نے جواب دیا.....

كَسَفُّودٍ اُدْخِلَ فِيْ جَوْفِيْ لَهٗ شُعَبٌ كَثِيْرَةٌ تَعَلَّقَ كُلُّ شُعْبَةٍ مِنْهُ بِعِرْقٍ مِنْ عُرُوْقِيْ ثُمَّ انْتُزِعَ مِنْ جَوْفِيْ نَزْعًا شَدِيْدًا ﴿۲۱﴾

جیسے لوہے کی سلاخ میرے پیٹ میں داخل کردی گئی ہو..... اس کے بہت سے کانٹے ہوں..... اور اس کا ہر ایک کانٹا میری کسی نہ کسی رگ میں چبھ گیا ہو..... پھر اس سلاخ کو شدت کے ساتھ میرے پیٹ سے کھینچ لیا گیا ہو.....!!!

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا..... کہ جب حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی اللہ ﷻ سے ملاقات ہوئی تو اللہ ﷻ نے حضرت سیدنا ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام سے پوچھا.....

يَا اِبْرَاهِيْمُ كَيْفَ وَجَدْتَ الْمَوْتَ؟؟؟

اے ابراہیم!!!

تم نے موت کو کیسا پایا؟؟؟

﴿۲۱﴾ رواہ ابو الشیخ الاصبہانی فی العظمۃ برقم (٤٦٣) وفی رجالہ من ھو ضعیف واللہ جل مجدہ اعلم ۱۲

Marfat.com

تو حضرت سیدنا ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام نے عرض کی.....

وَجَدْتُ جَسَدِیْ یُنْزَعُ بِالسُّلَّاءِ

میں نے ایسے محسوس کیا کہ میرا بدن کھجور کے کانٹوں کے ساتھ کھینچا جارہا ہے.....!!!

تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا.....

هٰذَا وَقَدْ یَسَّرْنَا عَلَیْکَ الْمَوْتَ ﴿۲۲﴾

یہ بات ہے.....حالانکہ ہم نے تم پر موت کو آسان کر دیا تھا.....!!!

ذی قدر مسلمان بھائیو!!!

یقیناً موت اپنی تمام تر سختیاں لیے انسان کا پیچھا کر رہی ہے.....

کسی بھی انسان کو موت سے مفر نہیں.....کوئی بھی انسان موت سے چھپ کر کہیں جا نہیں سکتا.....

کوئی بھی انسان موت کے شکنجے سے بھاگ کر کہیں پناہ نہیں لے سکتا.....کوئی حیلہ.....کسی طرح کا بہانہ، انسان کو موت سے نہیں چھڑا سکتا..... بلکہ انسان کہیں بھی بھاگ کر چلا جائے.....ایسی جگہ جا کر چھپ جائے جہاں کسی دوسرے کی نظر اس پر نہ پڑے.....ایسے علاقے میں بھاگ جائے جہاں اس کے علاوہ کوئی بھی ذی روح نہ رہتا ہو.....لیکن پھر بھی موت سے نہیں بھاگ سکتا.....قرآن عظیم اس حقیقت کو ان الفاظ میں بیان کر رہا ہے.....

قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِیْکُمْ ﴿۲۳﴾

﴿۲۲﴾رواہ ابن عساکر فی تاریخہ(۲۵۷/۶)وقال من وجہ ضعیف اھ وابن عدی فی الکامل (۱۵۲/۲)وقال ھذا الحدیث بھذا الاسناد باطل اھ اقول لعل العھدۃ علی جعفر بن نصر العنبری وقد رواہ احمد فی الزھد برقم(۴۱۶)باسناد لیس فیہ جعفر بن نصر العنبری وھکذا رواہ ابن عساکر فی تاریخہ باسنادین لیس ھو فیھما (۲۵۷/۶)الا انہ موقوف علی ابن ابی ملیکۃ ثم تنبہت علیہ فی تاریخ ابن عساکر (۳۵۳،۲۵۳/۶)موقوفا علی عبید بن عمیر فی ضمن حدیث طویل ولیس فیہ جعفر المذکور واللہ جل مجدہ اعلم ۱۲

﴿۲۳﴾القرآن الحکیم الجمعۃ ۸

تم فرماؤ وہ موت جس سے تم بھاگتے ہو.....وہ ضرور تمہیں ملنی ہے.....!!!

رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم اس حقیقت کی ایک مثال کے ذریعے واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں.....

مَثَلُ الَّذِیْ یَفِرُّ مِنَ الْمَوْتِ کَمَثَلِ الثَّعْلَبِ تَطْلُبُهُ الْاَرْضُ بِدَیْنٍ فَجَعَلَ یَسْعٰی حَتّٰی اِذَا اَعْیٰی وَابْتَهَرَ دَخَلَ جُحْرَهٗ فَقَالَتْ لَهُ الْاَرْضُ یَاثَعْلَبُ دَیْنِیْ فَخَرَجَ وَلَهٗ حُصَاصٌ فَلَمْ یَزَلْ کَذٰلِکَ حَتّٰی تَقَطَّعَتْ عُنُقُهٗ فَمَاتَ﴿۲۴﴾

موت سے بھاگنے والے کی مثل اس لومڑی کی سی ہے جس کو زمین قرض کے بدلے میں تلاش کرتی ہو تو وہ لومڑی بھاگنا شروع کردے..... یہاں تک کہ جب وہ تھک جائے اور ہانپنا شروع کردے.....تو اپنی بل میں داخل ہو جائے تو زمین اس کو بولے.....

اے لومڑی!!!

میرا قرض!!!

پس وہ لومڑی دوبارہ نکل کر تیزی سے دوڑنا شروع کردے.....

تو لگاتار اس لومڑی کے ساتھ یہی ہوتا رہے..... یہاں تک کہ اس لومڑی کی گردن ٹوٹ جائے.....

پس وہ مرجائے.....!!!

یعنی یہی حال موت سے بھاگنے والے کا ہے کہ وہ کہیں بھی چلا جائے.....موت سے

﴿۲۴﴾رواہ البیھقی فی الشعب برقم(۱۰۲۹۳)والطبرانی فی الکبیر (۳۶۳/۶) والاوسط برقم (۶۵۱۰)والعقیلی فی الضعفاء الکبیر برقم(۱۹۶۶) وابو الطاھر فی جزئہ برقم(۵۵)واوردہ الھیثمی فی مجمع الزوائد (۴۲۵/۱)وقال رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط وفیہ معاذ بن محمد الھذلی قال العقیلی لا یتابع علی رفع حدیثہ اھ اقول رواہ الرامھرمزی فی الامثال برقم(۷۴)باسناد لیس فیہ معاذ بن محمد واللہ جل مجدہ اعلم۱۲

Marfat.com

جس قدر چاہے بھاگ لے.....لیکن جس طرح لومڑی زمین سے بھاگ کر کہیں نہیں جاسکتی یوں ہی کوئی شخص موت سے بھاگ کر کہیں نہیں جاسکتا.....!!!

ذی قدر مسلمانو!!!

یقیناً موت ایک اٹل حقیقت ہے.....اس سے کسی کو چھٹکارا نہیں.....کسی چھوٹے یا بڑے کو اس سے مفر نہیں.....اور یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے ہمیں بار بار اس بات کی تاکید فرمائی کہ موت کا ذکر کثرت سے کرو.....موت کو زیادہ سے زیادہ یاد کرو.....تاکہ کہیں تم موت کو بھلا کر عیش کوشیوں میں نہ پڑ جاؤ.....موت کو بھول کر دنیا کی عارضی لذتوں میں نہ کھو جاؤ.....چنانچہ فرماتے ہیں.....

اَکْثِرُوْا ذِکْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ!!!

لذتوں کو مٹا دینے والی کے ذکر کی کثرت کرو!!!

عرض کیا گیا.....

وَمَا هَاذِمُ اللَّذَّاتِ؟؟؟

یارسول اللہ!!!

لذتوں کو مٹا دینے والی کیا ہے؟؟؟

فرمایا.....

اَلْمَوْتُ.....!!!

سب لذتوں کو مٹا دینے والی چیز.....**"موت"** ہے.....!!!﴿۲۵﴾

﴿۲۵﴾رواہ الترمذی فی الجامع وقال حسن صحیح غریب برقم(۲۲۲۹) والنسائی فی السنن برقم(۱۸۰۱)وفی السنن الکبری(۶۰۱/۱)وابن ماجه فی السنن برقم(۴۲۴۸) واحمدفی المسندبرقم(۷۵۸۴)وفی الزهدبرقم(۹۱) وابن ابی شیبة فی المصنف(۱۲۹/۸)والطبرانی فی الکبیر(۶۶/۲۰)والبیهقی فی شعب الایمان برقم(۱۰۱۶۳)وابن هبة الله فی تعزیة المسلم(ص۴۶)

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

اِسْتَحْیُوْا مِنَ اللّٰہِ حَقَّ الْحَیَاءِ!!!

اللہ ﷻ سے جیسا حیا کرنے کا حق ہے ایسے حیا کرو!!!

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی.....

یَانَبِیَّ اللّٰہِ اِنَّالَنَسْتَحْیِی !!!

یا نبی اللہ!!!

بلاشبہ ہم حیا کرتے ہیں!!!

تو رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

لَیْسَ ذٰلِکَ

یہ حیا نہیں ہے.....!!!

وَلٰکِنْ مَنِ اسْتَحْیٰی مِنَ اللّٰہِ حَقَّ الْحَیَاءِ فَلْیَحْفَظِ الرَّأْسَ وَمَاحَوٰی

بلکہ جو اللہ ﷻ سے کماحقہٗ حیا کرتا ہے تو اسے چاہیئے کہ سر کی اور سارے حواس ظاہرہ وباطنہ کی امور غیر شرعیہ سے حفاظت کرے.....

وَلْیَحْفَظِ الْبَطْنَ وَمَاوَعٰی

اور اسے چاہیئے کہ پیٹ کی اور قلب وفرج کی حفاظت کرے.....!!!

وَلْیَذْکُرِ الْمَوْتَ وَالْبِلٰی

اور اسے چاہیئے کہ موت کو اور مرنے کے بعد اپنے بدن کے بوسیدہ ہو جانے کو یاد کرے!

وَمَنْ اَرَادَ الْآخِرَۃَ تَرَکَ زِیْنَۃَ الدُّنْیَا

اور جو آخرت چاہتا ہے وہ دنیا کی زینت کو ترک کر دے.....!!!

Marfat.com

وَمَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ فَقَدِ اسْتَحْیٰی مِنَ اللّٰہِ حَقَّ الْحَیَاءِ﴿۲٦﴾

جس نے یہ سارے کام کیے اس نے اللہ ﷻ سے کما حقہ حیا کی.....!!!

ایک بار جناب اسامہ رضی اللہ عنہ نے ایک مہینے کے لیے ایک لونڈی ایک سو درہم میں خریدی تو رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم فرمانے لگے.....

اَلَاتَعْجَبُوْنَ مِنْ اُسَامَةَ الْمُشْتَرِیْ اِلٰی شَهْرٍ؟؟؟

کیا تمہیں اسامہ پر تعجب نہیں آتا.....جس نے مہینے بھر کے لیے خریداری کر لی ہے؟؟؟

اِنَّ اُسَامَةَ لَطَوِیْلُ الْاَمَلِ

بلاشبہ اسامہ لمبی امید والا ہے.....!!!

پھر فرمایا.....

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ مَاطَرَفْتُ عَیْنَایَ اِلَّاظَنَنْتُ اَنَّ شَفْرَیَّ لَایَلْتَقِیَانِ حَتّٰی یَقْبِضَ اللّٰهُ رُوْحِیْ

اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے.....

جب بھی میں اپنی پلکیں جھپکتا ہوں تو یہ گمان کرتا ہوں کہ میری پلکوں کے آپس میں ملنے سے پہلے اللہ ﷻ میری جان کو قبض فرما لے گا.....!!!

﴿۲٦﴾رواہ احمد فی المسند برقم(۳٤۸۹)والحاکم فی المستدرک وصححہ برقم (۸۰۳۲)والطبرانی فی الکبیر(۸/٤۹۳)والصغیر برقم(٤۹٥)والبیهقی فی شعب الایمان برقم(۱۰۱٦٥،۷٤۷۰)والآداب برقم(۸۳٦)والاربعین الصغری برقم(۲٥) وابویعلی فی المسند برقم(٤۹۱۷)والبزار فی المسند برقم(۱۷۸۷)وابن ابی الدنیا فی الورع برقم(٥۹)ومکارم الاخلاق برقم(۸٦)والکلاباذی فی معانی الاخیار برقم(۱٤۱)ومحمد بن نصر المروزی فی تعظیم قدر الصلاة برقم(۳۹۲) وابن ابی شیبة فی المسند برقم(۳٤۳)وابن بشران فی امالیه برقم(۳٥۷) وابن هبة الله فی تعزیة المسلم(ص٤۸)واللہ عز اسمہ اعلم۱۲

Marfat.com

وَلَارَفَعْتُ طَرْفِیْ فَظَنَنْتُ اَنِّیْ وَاضِعُهٗ حَتّٰی اُقْبَضَ

اور میں اپنی نظر اٹھاتا ہوں تو یہ گمان نہیں کرتا کہ روح قبض کیے جانے سے پہلے میں اپنی نظر نیچے کرلوں گا.....!!!

وَلَالَقَمْتُ لُقْمَةً اِلَّا اَنِّی ظَنَنْتُ اَنِّی لَااُسِیْغُهَا حَتّٰی اُغَصَّ بِهَا مِنَ الْمَوْتِ

اور جب بھی میں کھانے کا لقمہ لیتا ہوں تو گمان کرتا ہوں کہ میں اسے حلق سے نیچے نہیں اتار سکوں گا یہاں تک کہ موت سے یہ لقمہ میرے حلق میں پھنس کر رہ جائے گا.....!!!

پھر فرمایا.....

یَابْنِیْ آدَمَ اِنْ کُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ فَعُدُّوْا اَنْفُسَکُمْ مِنَ الْمَوْتٰی

اے آدم کی اولاد!!!

اگر عقل رکھتے ہو تو اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرو!!!

پھر فرمایا.....

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنَّ مَاتُوْعَدُوْنَ لَآتٍ وَمَا اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ ﴿۲۷﴾

اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے.....

جس چیز کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو وہ ضرور آنے والی ہے.....اور تم عاجز کر دینے والے نہیں ہو!!!

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ

﴿۲۷﴾ رواہ البیھقی فی شعب الایمان برقم(۱۰۱٦۸) والطبرانی فی مسند الشامیین برقم(۱٤۷٦) وابن ابی الدنیا فی قصر الامل برقم(۵) واللفظ لہ ۱۲

Marfat.com

وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے کندھے سے پکڑ کر فرمایا.....

كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْعَابِرُسَبِيْلٍ وَعُدَّ نَفْسَكَ مِنْ اَهْلِ الْقُبُوْرِ ﴿۲۸﴾

دنیا میں اس طرح رہ جیسے تو غریب الوطن ہے.....یا تو مسافر ہے.....اور اپنے آپ کو مردوں میں شمار کر.....!!!

حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم مسجد میں تشریف لائے تو لوگ ہنس رہے تھے.....تو آپ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

اَمَا اِنَّكُمْ لَوْ اَكْثَرْتُمْ ذِكْرَهَاذِمِ اللَّذَّاتِ لَشَغَلَكُمْ عَمَّا اَرٰى

خبردار!!!

اگر تم لذتوں کو مٹا دینے والی کو کثرت سے یاد کرو تو جو چیز میں تم میں دیکھ رہا ہوں تمہیں اس موت کی یاد ان باتوں سے غافل کر دے.....!!!

فَاَكْثِرُوْا مِنْ ذِكْرِهَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ

پس لذتوں کو مٹا دینے والی یعنی موت کا ذکر کثرت سے کرو!!!

﴿۲۸﴾رواہ البخاری فی الصحیح بدون قولہ صلی اللہ جل علا علیہ وآلہ وسلم وعدنفسک الخ برقم(٥٩٣٧)ورواہ الترمذی فی الجامع برقم(٢٢٥٥)واحمدفی المسندبرقم (٤٥٣٤، ٤٧٦٠، ٥٨٨١)والبیھقی فی السنن الکبری (٣٦٩/٣) والشعب برقم(٩٨٧٩، ٩٨٨٠)وفی الآداب برقم(٨٠٨)والزھدالکبیربرقم(٤٧٢) والطبرانی فی الکبیر(١١٩٠٩٢/١١) والصغیر برقم (٦٣)ومسند الشامیین برقم(١٦٠) وابن حبان فی الصحیح برقم(٦٩٩)واحمدفی الزھد برقم(٤٢)وھنادبن السری فی الزھد برقم(٤٩٤)ووکیع فی الزھدبرقم(٩)والآجری فی الغرباءبرقم (١٣٠١٢) والرویانی فی المسندبرقم(١٤٠٦) والحدیث مخرج فی معجم اسامی شیوخ ابی بکر الاسماعیلی برقم(٦٨)واللہ جل جلالہ اعلم١٢

Marfat.com

فَاِنَّهٗ لَمْ يَأْتِ عَلَى الْقَبْرِ يَوْمٌ اِلَّا تَكَلَّمَ فِيْهِ

کیونکہ قبر پر کوئی دن ایسا نہیں گزرتا کہ وہ اس دن میں کلام نہ کرتی ہو.....

فَيَقُوْلُ اَنَا بَيْتُ الْغُرْبَةِ

قبر کہتی ہے.....

میں غربت کا گھر ہوں.....!!!

وَ اَنَا بَيْتُ الْوَحْدَةِ

میں تنہائی کا گھر ہوں.....!!!

وَ اَنَا بَيْتُ التُّرَابِ

میں مٹی کا گھر ہوں.....!!!

وَ اَنَا بَيْتُ الدُّوْدِ﴿۲۹﴾

اور میں کیڑوں کا گھر ہوں.....!!!

برادران اسلام !!!

بعض اوقات شیطان لعین انسان کو موت کی تیاری سے روکنے کی خاطر اس انداز میں وار کرتا ہے کہ انسان شیطانی وسوسہ کے اثر سے یہ سوچنا شروع کر دیتا ہے کہ جب موت اس قدر سخت ہے.....موت کی اتنی زیادہ سختیاں ہیں.....اور موت ہر ایک کو آنے والی ہے.....کوئی مسلمان ہو یا کافر..... نیک آدمی ہو یا بد کردار شخص.....نمازی ہو یا بے نمازی.....موت تو ہر ایک کو آئیگی.....پس موت جب ہر ایک کو آنی ہے.....اس سے مفر نہیں.....تو پھر اس کے لیے تیاری کا کیا فائدہ.....یا تو جن لوگوں نے موت کے لیے تیاری کی وہ موت سے بچ رہے ہوں.....انہیں موت نے چھوا تک نہ ہو.....پھر تو سمجھ میں آئے کہ موت کی تیاری کا کوئی فائدہ ہے..... جب موت کی

﴿۲۹﴾رواہ الترمذی فی الجامع وقال غریب برقم(۲۳۸٤)و البیھقی فی شعب الایمان برقم(۸٤۰)و اللہ جل مجدہ اعلم۱۲

Marfat.com

تیاری کرنے والوں.....اور موت سے لاپرواہ ہوجانے والوں.....سب کی حالت ایک سی ہے تو پھر بلا فائدہ موت کی تیاری میں دنیاوی لذات سے منہ کیوں موڑا جائے؟؟؟

برادران اسلام!!!

اگر آپ کے ذہن میں اس طرح کی کوئی بات آئے تو یقین کرلیجئے کہ شیطان ملعون آپ پر اپنا وار کررہا ہے.....وہ آپ کو موت کی تیاری سے روک کر تباہی و بربادی کے تاریک وعمیق گڑھے میں پھینکنے کے درپے ہے.....!!!

برادران اسلام!!!

اس بات میں شک نہیں کہ موت سب کو آنی ہے.....اچھے اور برے سب کے سب اس دروازہ سے ضرور گزریں گے لیکن اس بات کا بھی یقین کرلیجئے کہ سب لوگوں کی موت ایک سی نہیں ہوتی.....جن لوگوں نے اللہ عزوجل کو راضی کرلیا.....دنیا میں اللہ جل جلالہ اور اس کے حبیب صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی رضا کے کام کیے.....ان لوگوں کی موت ایسے لوگوں سے بالکل مختلف ہوگی کہ جنہوں نے دنیا میں رہنے کو غنیمت جانتے ہوئے آخرت کی تیاری نہیں کی.....جن لوگوں نے اس دنیا میں رہتے ہوئے اللہ جل جلالہ کو راضی کرلیا.....ان کی موت ان لوگوں کی طرح نہیں ہوگی جنہوں نے دنیوی زندگی کو ہی سب کچھ سمجھے رکھا.....قرآن عظیم میں اللہ جل جلالہ کا ارشاد گرامی ہے.....

اَمْ نَجْعَلُ الَّذِیْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کَالْمُفْسِدِیْنَ فِی الْاَرْضِ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِیْنَ کَالْفُجَّارِ ﴿۳۰﴾

کیا ہم انہیں ''جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے'' ان جیسا کردیں ''جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں''.....یا ہم ''پرہیزگاروں'' کو ''شریر بے حکموں'' کے برابر ٹھہرادیں۔

رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم فرمانبرداروں

﴿۳۰﴾ القرآن الحکیم ص ۲۸

Marfat.com

اور نافرمانوں کی موت کے درمیان فرق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں.....فرمایا.....

جب مؤمن بندہ اس دنیا سے رخصتی اور آخرت کی طرف تیاری کے عالم میں ہوتا ہے تو اس کی طرف آسمان سے سفید چہروں والے فرشتے اترتے ہیں.....ایسے لگتا ہے کہ ان کے چہرے سورج ہیں.....ان کے پاس جنتی کفنوں میں سے ایک کفن.....اور جنتی خوشبوؤں میں سے خوشبو ہوتی ہے.....وہ فرشتے آکر اس مرنے والے کے سامنے تاحدنگاہ بیٹھ جاتے ہیں.....پھر جناب ملک الموت علیہ الصلاۃ والسلام تشریف لے آتے ہیں.....آکر اس بندۂ مؤمن کے سر کے پاس بیٹھ جاتے ہیں اور فرماتے ہیں.....

اَیَّتُهَا النَّفْسُ الطَّیِّبَةُ اخْرُجِیْ اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ

اے پاکیزہ جان!!!

اللہ ﷻ کی مغفرت اور اس کی رضا کی طرف نکل!!!

پھر اس بندۂ مؤمن کی روح اس کے بدن سے اس طرح آسانی سے نکلتی ہے جس طرح مشکیزے سے پانی کا قطرہ نکلتا ہے!!!

پھر جب بندۂ مؤمن کی روح اس کے بدن سے باہر آجاتی ہے تو جناب ملک الموت علیہ الصلاۃ والسلام اسے پکڑ لیتے ہیں پس جیسے ہی جناب ملک الموت علیہ الصلاۃ والسلام اسے پکڑتے ہیں فرشتے اس روح کو ان سے لے کر اس جنتی کفن اور جنتی خوشبو میں رکھ لیتے ہیں.....!!!

مسلمان کی موت کا حال بیان کرنے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے کافر کی موت کا حال بیان کرنا شروع فرمایا.....فرمایا.....

جب کافر اس دنیا سے جانے اور آخرت کی طرف تیاری کے عالم میں ہوتا ہے تو اس پر آسمان سے سیاہ چہروں والے فرشتے اترتے ہیں.....جن کے ہاتھوں میں ٹاٹ ہوتے ہیں.....وہ آکر اس مرنے والے کے سامنے تاحدنگاہ بیٹھ جاتے ہیں.....پھر جناب ملک الموت علیہ الصلاۃ والسلام

Marfat.com

آکر اس کے سر کے پاس بیٹھ جاتے ہیں.....اور کہتے ہیں.....

اَیَّتُھَا النَّفْسُ الْخَبِیْثَۃُ اخْرُجِیْ اِلٰی سَخَطٍ مِنَ اللّٰہِ وَغَضَبٍ

اے خبیث جان!!!

اللہ جل جلالہ کی ناراضگی اور اس کے غضب کی طرف نکل.....!!!

وہ روح نکلنے سے بچنے کی خاطر اس کافر کے بدن میں پھیل جاتی ہے.....پھر جناب ملک الموت علیہ الصلاۃ والسلام اس کی روح کو اس کے بدن سے اس طرح کھینچتے ہیں جس طرح کانٹے دار سلائی کو تر روئی سے کھینچا جاتا ہے.....اس کافر کی روح کو اس کے بدن سے اس سختی سے نکالا جاتا ہے کہ روح کے ساتھ ساتھ اس کے بدن کے پٹھے اور رگیں بھی نکل آتی ہیں.....!!!

پھر جب اس کی روح اس کے بدن سے باہر آجاتی ہے تو جناب ملک الموت علیہ الصلاۃ والسلام اسے پکڑ لیتے ہیں.....تو جیسے ہی جناب ملک الموت علیہ الصلاۃ والسلام اسے پکڑتے ہیں تو فرشتے اسے لے کر اس ٹاٹ کے اندر ڈال دیتے ہیں.....اور اس سے زمین پر پائے جانے والے بدبودار ترین مردار کی طرح بدترین بدبو آتی ہے۔﴿۳۱﴾

برادران اسلام!!!

یقیناً مسلمان اور کافر.....فرمانبردار اور نافرمان کی موت ایک سی نہیں ہوتی.....جو لوگ مرنے سے پہلے موت کی تیاری کرتے ہیں ان کی موت نافرمانوں اور بے حکموں کی سی

﴿۳۱﴾رواہ احمد فی المسند(۱۷۸۰۳)والبیھقی فی شعب الایمان برقم(۴۲۳) واثبات عذاب القبر برقم(۳۲)والطبرانی فی الاحادیث الطوال برقم(۲۶)وابن مندہ فی الایمان برقم(۱۰۹۲)وھناد بن السری فی الزھد برقم(۳۳۳)وعبداللہ بن احمد فی السنۃ برقم(۱۳۱۴)والآجری فی الشریعۃ برقم(۸۵۷)واللالکائی فی شرح اصول اعتقاد اھل السنۃ والجماعۃ برقم(۱۷۳۱)وابن عساکر فی تاریخہ (۳۶۶/۶۰)واوردہ الھیثمی فی المجمع (۴۷۱/۱)وقال رواہ احمد ورجالہ رجال الصحیح اھ واللہ جل مجدہ اعلم۱۲

نہیں ہوتی..... مسلمان کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم فرماتے ہیں.....

تُحْفَةُ الْمُؤْمِنِ الْمَوْتُ ﴿۳۲﴾

مومن کے لیے تحفہ.....

موت ہے!!!

موت کی تیاری کرنے والوں کی موت کا حال بیان کرتے ہوئے اللہ جل جلالہ کا ارشاد گرامی ہے.....

اَلَّذِیْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَیِّبِیْنَ یَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَیْكُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۳﴾

وہ جن کی جان نکالتے ہیں فرشتے ستھرے پن میں..... یہ کہتے ہوئے کہ سلامتی ہو تم پر جنت میں جاؤ بدلہ اپنے کیے کا.....!!!

لیکن جب نافرمان کی موت کا ذکر آتا ہے تو فرمایا جاتا ہے.....

وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِیْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا اَیْدِیْهِمْ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ

اور کبھی تم دیکھو جس وقت ظالم موت کی سختیوں میں ہیں..... اور فرشتے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں..... کہ نکالو اپنی جانیں!!!

اَلْیَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ

﴿۳۲﴾ رواہ الحاکم فی المستدرک وصححہ برقم (۸۰۱۴) والبیہقی فی شعب الایمان برقم (۹۸۴۷،۹۵۳۵) وعبد بن حمید فی المسند برقم (۳۴۹) والشہاب القضاعی فی المسند برقم (۱۴۳) وابن المبارک فی الزہد والرقائق برقم (۵۸۸) وابونعیم فی حلیۃ الاولیاء (۳/۴۴۱) واللہ جل مجدہ اعلم ۱۲

﴿۳۳﴾ القرآن الحکیم النحل ۳۲

Marfat.com

عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَ كُنْتُمْ عَنْ آيَاتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۳۴﴾

آج تمہیں خواری کا عذاب دیا جائیگا بدلہ اس کا کہ اللہ ﷻ پر جھوٹ لگاتے تھے اور اس کی آیتوں سے تکبر کرتے تھے۔

سورۃ الانفال میں فرمایا جارہا ہے.....

وَلَوْ تَرٰى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَ اَدْبَارَهُمْ وَ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۳۵﴾

اور کبھی تو دیکھے جب فرشتے کافروں کی جان نکالتے ہیں..... مار رہے ہیں ان کے منہ پر اور ان کی پیٹھ پر اور چکھو آگ کا عذاب.....!!!

پھر فرمایا.....

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۳۶﴾

یہ بدلہ ہے اس کا جو تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجا اور اللہ بندوں پر ظلم نہیں کرتا.....!!!

سورۂ محمد میں فرمایا جاتا ہے.....

فَكَيْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَ اَدْبَارَهُمْ ﴿۳۷﴾

تو کیسا ہوگا جب فرشتے ان کی روح قبض کریں گے..... ان کے منہ اور ان کی پیٹھیں مارتے ہوئے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَا اَسْخَطَ اللّٰهَ وَ كَرِهُوْا رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ

﴿۳۴﴾ القرآن الکریم الانعام ۹۳

﴿۳۵﴾ القرآن الحکیم الانفال ۵۰

﴿۳۶﴾ القرآن الحکیم الانفال ۵۱

﴿۳۷﴾ القرآن الحکیم محمد ۲۷

Marfat.com

اَعْمَالَهُمْ﴿۳۸﴾

یہ اس لیے کہ وہ ایسی بات کے تابع ہوئے جس میں اللہ کی ناراضی ہے اور اس کی خوشی انہیں گوارا نہیں ہوئی تو اس نے انکے اعمال اکارت کر دیئے.....!!!

الغرض مسلمان بھائیو!!!

جن لوگوں نے موت کی تیاری کی.....ان کی موت.....ان لوگوں کی موت کی طرح ہرگز نہیں جنہوں نے موت کو پس پشت ڈالے رکھا.....حتی کہ اگر مؤمن پر بوقت موت شدت کی بھی جائے تو وہ شدت اس طرح کی شدت قطعاً نہیں ہوتی جو کافر و نافرمان پر بوقت موت کی جاتی ہے.....کافر و نافرمان پر عندالموت کی جانے والی سختی عذاب کا ایک حصہ ہوتی ہے.....جبکہ مؤمن پر عندالموت کی جانے والی سختی اس کے درجات کی بلندی کا سبب ہوتی ہے.....کیونکہ بندۂ مؤمن پر کسی طرح کی بھی تکلیف آتی ہے تو اس کو اس تکلیف کے بدلے اجر دیا جاتا ہے.....اور اس کے بدلے اس کے گناہ معاف فرمائے جاتے ہیں.....جیسا کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وحزبہ وآلہ وعمارکم وذکر) وسلم نے فرمایا.....

مَامِنْ مُصِيْبَةٍ تُصِيْبُ الْمُسْلِمَ اِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا عَنْهُ حَتّٰى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا﴿۳۹﴾

﴿۳۸﴾القرآن الحکیم محمد:۲۸

﴿۳۹﴾رواہ مالک فی الموطا(۱۴۷۶)والبخاری فی الصحیح برقم(۵۲۰۹)ومسلم فی الصحیح برقم(۴۶۶۷،۴۶۶۸،۴۶۶۹)وابن حبان فی الصحیح برقم(۲۹۸،۷) وابن خزیمۃ فی الصحیح برقم(۸۱۷)واحمد فی المسند برقم(۲۳۰۸۱،۲۳۴۳۴، ۲۳۶۸۴۰)وعبدالرزاق فی المصنف(۱۹۷/۱۱)والنسائی فی السنن الکبری (۳۵۲/۴،۳۵۳)والحاکم فی المستدرک برقم(۸۹۲،۱۷۷،۷۷۴۴،۸۸۷۸)والطبرانی فی الاوسط برقم(۲۳۳۰)ومسند الشامیین برقم(۳۰۱۲)والبیہقی فی الشعب برقم (۹۴۸۳،۲۶۸،۹۴۸۴،۹۴۸۷)والطحاوی فی مشکل الآثار برقم(۱۸۴۸)واللہ تعالیٰ اعلم

Marfat.com

مسلمان پر جو بھی مصیبت آتی ہے..... یہاں تک کہ جو کانٹا بھی اس کو چبھویا جاتا ہے.... اللہ ﷻ اس کے بدلے اس کے گناہ کو مٹا دیتا ہے.....!!!

بلکہ خاص موت کے بارے میں فرمایا جاتا ہے.....

اَلْمَوْتُ كَفَّارَةٌ لِكُلِّ مُؤْمِنٍ ﴿۴۰﴾

موت ہر مؤمن کے لیے (اس کے گناہوں کی طرف سے) کفارہ ہے۔

برادران اسلام !!!

یہاں سے اس وہم کا ازالہ بھی ہو جاتا ہے جو انبیاء کرام علی نبینا وعلیہم الصلاۃ والسلام کی اموات کا حال سن کر ذہن میں آتا ہے.....اور وہ یہ کہ جب انبیاء کرام علی نبینا وعلیہم الصلاۃ والسلام اللہ ﷻ کے اس قدر مقرب بندے ہیں تو ان پر عند الموت سختی کیوں ہوتی ہے؟؟؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ

اولاً

تو یہ موت کی سختی ان کے درجات کی بلندی کا سبب ہوتی ہے.....

ثانیاً

ان نفوس قدسیہ کی زندگی و موت انسانیت کے لیے ہدایت و رہنمائی کا ذریعہ ہے..... جس طرح ان کی زندگیوں سے انسانوں کو نصیحت ہوتی ہے اسی طرح ان کے وصال سے بھی عقل مند ہدایت پاتے ہیں..... پس جب ذی عقل لوگ دیکھتے ہیں کہ جب یہ نفوس قدسیہ اس قدر عالی مرتبہ ہوتے ہوئے بھی موت کو سخت فرما رہے ہیں..... موت کی سختیوں پر اللہ ﷻ کی بارگاہ سے مدد کا سوال کر رہے ہیں..... تو ما شما تو کسی گنتی شمار میں نہیں ہیں..... ہمارے لیے تو موت یقیناً بہت زیادہ شدید ہوگی لہذا ہمیں ضرور موت کی تیاری کرنی چاہیئے.....!!!

﴿۴۰﴾ رواہ البیھقی فی شعب الایمان برقم (۹۵۳۶) و الشھاب القضاعی فی المسند برقم (۱۶۵) و اللہ جل و علا اعلم ۱۲ نجم القادری غفرلہ

Marfat.com

بہر حال برادران اسلام !!!

موت مسلمان کی ہو یا کافر کی..... اچھے کی ہو یا برے کی..... بہر حال موت ہے..... جو ساری لذتوں کو مٹا دیتی ہے..... سارے عیش وعشرت کو ختم کر دیتی ہے..... ہر راحت اور آرام کو چھین لیتی ہے..... جو ہر مہلت کو ختم کر دیتی ہے..... لہذا موت سے بے خوف نہیں ہونا چاہیئے اس کے معاملے میں غفلت نہیں برتنی چاہیئے..... ہر پل..... ہر لمحہ..... ہر گھڑی موت کو سامنے خیال کرنا چاہیئے..... او جب ہر پل موت یاد رہے گی تو خود بخود انسان کے انداز زندگی میں تبدیلی آجائے گی..... جب موت کے بعد گل سڑ جانا پیش نظر رہے گا تو کسی دوسرے واعظ وناصح کی حاجت نہ ہو گی..... جب موت کے بعد کی بے بسی کا تصور قائم ہو جائے گا تو انسان آج کی مہلت کو ضرور غنیمت جانے گا..... اسی حقیقت کا بیان فرماتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

كَفٰى بِالْمَوْتِ مُزَهِّدًا فِي الدُّنْيَا مُرَغِّبًا فِي الْآخِرَةِ ﴿٤١﴾

دنیا سے بے رغبت کرنے اور آخرت کی طرف ترغیب دینے کے لیے موت کافی ہے۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا.....

كَفٰى بِالْمَوْتِ وَاعِظًا ﴿٤٢﴾

﴿٤١﴾ رواه ابن ابی شیبة فی المصنف (١٢٩/٨) و البیهقی فی شعب الایمان برقم (١٠١٥٨، ١٠١٥٩) و ابن ابی الدنیا فی الزهد برقم (٢٥٩) کلهم عن الربیع عن النبی صلی الله تعالی علیه وسلم فالحدیث مرسل ١٢

﴿٤٢﴾ رواه البیهقی فی شعب الایمان برقم (١٠١٦٠) و الشهاب القضاعی فی المسند برقم (١٢٩٦) و ابن الاعرابی فی المعجم برقم (٩٦٢) و ابن هبة الله فی تعزیة المسلم (ص٤٩) ورواه احمد فی الزهد برقم (٩٩٣) و ابن ابی الدنیا فی الیقین برقم (٣٠) و ابن عساکر فی تاریخه (٤٥٣/٤٣) عن عمار موقوفا و ابن المبارک فی الزهد و الرقائق برقم (١٧٦٠) عن ابن مسعود موقوفا و ابو داود فی الزهد برقم (٢٥٠) و ابو نعیم فی الحلیة (١١٥/١) و ابن عساکر فی تاریخه (١٩٤/٤٧) عن ابی الدرداء موقوفا ١٢ نجم القادری غفرله

Marfat.com

نصیحت کرنے کے لیے موت کافی ہے.....!!!

برادران اسلام .....یقیناً!!!

انسان کو نصیحت کرنے کے لیے موت کافی ہے.....وہ موت جو اپنے اندر بے شمار تکلیفیں لیے ہر شخص کے پیچھے لگی ہوئی ہے.....جو سارے ارمانوں کو خاک میں ملانے کے لیے تیار کھڑی ہے..... جو ساری امیدوں کو نیست و نابود کرنے میں کچھ دیر نہیں کرتی.....جو کسی کی جوانی پر رحم نہیں کرتی..... جو رچی شادی سے دولہا کو اٹھا کر زمین کے نیچے دفن کر دیتی ہے..... جو خوبصورت چہروں کو خاک پر سونے پر مجبور کر دیتی ہے.....جو بادشاہوں اور فقیروں کو برابر کر دیتی ہے.....جو اعلیٰ اعلیٰ کپڑے پہننے والوں کو اَن سلا کپڑا پہننے پر مجبور کر دیتی ہے.....جو طاقت وروں کی طاقت کو خاک میں ملا دیتی ہے.....جو ہر لمحہ خوشبوؤں میں مہکنے والوں کے بدن میں بدبو پیدا کر دیتی ہے.....جو تکبر سے گردن تان کے چلنے والوں کو کیڑے مکوڑوں کا لقمہ بنا دیتی ہے.....جو جب اپنے پنجے گاڑھتی ہے تو دنیا کی کوئی طاقت اسے روک نہیں سکتی.....!!!

برادران اسلام !!!

یقیناً موت کی یاد انسان کو سیدھے رستے پر چلانے کے لیے کافی ہے.....

آدمی کو نصیحت کرنے کے لیے موت کافی اور وافی ہے.....!!!

لیکن برادران اسلام !!!

یقیناً حیرت ہے ان لوگوں پر جو موت کی ان سختیوں کو جانتے ہوئے بھی موت سے غافل ہیں.....موت کے آنے کا یقین رکھتے ہیں لیکن اس کے باوجود دنیا کی رنگ رلیوں میں مصروف و منہمک ہیں.....موت کو یقینی سمجھتے ہیں لیکن پھر بھی اس کے معاملے میں غفلت سے کام لیتے ہیں .....حالانکہ موت وہ سخت گھڑی ہے کہ اگر جانوروں کو اس کا علم ہو جاتا تو یہ کھانا پینا چھوڑ دیتے .....موت کا خوف ان سے زندگی کا چین چھین لیتا.....موت کی یاد انہیں ہر لمحہ پریشان کیے رکھتی.....جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کا ارشاد گرامی

Marfat.com

ہے.....فرمایا.....

لَوْ يَعْلَمُ الْبَهَائِمُ الْمَوْتَ مَا يَعْلَمُ بَنُوْ آدَمَ مَا أَكَلْتُمْ مِنْهَا سَمِيْنًا ﴿٤٣﴾

جس قدر انسانوں کو موت کا علم ہے.....اگر اس قدر جانوروں کو ہو جاتا تو تمہیں ان میں سے کوئی موٹا تازہ کھانے کو نہ ملتا.....!!!

اللہ عزوجل نے قرآن عظیم میں حضرت موسیٰ اور حضرت خضر علی نبینا وعلیہما الصلاۃ والسلام کا قصہ ذکر فرمایا ہے.....اس قصہ میں ایک خزانہ کا ذکر کیا گیا ہے.....جیسا کہ قرآن عظیم میں فرمایا.....

وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ أَبُوْهُمَا صَالِحًا ﴿٤٤﴾

رہی وہ دیوار.....وہ شہر کے دو یتیم لڑکوں کی تھی اور اس کے نیچے ان کا خزانہ تھا اور ان کا باپ نیک آدمی تھا۔

برادران اسلام!!!

اس خزانے کے بارے میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ وہ خزانہ سونے کی ایک تختی تھی جس پر یہ بات تحریر تھی.....

عَجِبْتُ لِمَنْ أَيْقَنَ بِالْقَدَرِ ثُمَّ نَصَبَ

مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو قضا وقدر کا یقین رکھتا ہے پھر مایوس ہوتا ہے!!!

عَجِبْتُ لِمَنْ ذَكَرَ النَّارَ ثُمَّ ضَحِكَ

﴿٤٣﴾رواه البيهقي في شعب الايمان برقم(١٠١٦١)والشهاب القضاعي في المسندبرقم(١٣١٥)وابن الاعرابي في المعجم برقم(٢٢١)واورده السيوطي في الجامع الصغيربرقم(١٠٢٨٢)والحديث ضعيف والله جل مجده اعلم١٢

﴿٤٤﴾القرآن الحكيم الكهف٨٢

مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو جہنم کی آگ کو یاد کرتا ہے پھر ہنستا ہے.....!!!

وعَجِبْتُ لِمَنْ ذَكَرَ الْمَوْتَ ثُمَّ غَفَلَ

اور مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو موت کو یاد کرتا ہے پھر غفلت کرتا ہے.....!!!

اس کے بعد لکھا تھا.....

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﴿٤٥﴾

اللہ جل جلالہ کے سوا کوئی معبود نہیں.....محمد صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم.....اللہ جل جلالہ کے رسول ہیں.....!!!

اسی طرح حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم سے عرض کی.....

یارسول اللہ!!!

حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے صُحُف میں کیا تھا؟؟؟

تو جواباً رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

كَانَتْ عِبَرًا كُلُّهَا

موسیٰ علیہ السلام کے صحف سارے کے سارے نصیحت کی باتیں تھیں۔

﴿٤٥﴾رواہ ابن ابی حاتم فی التفسیر(۹/۲۲۲)وروی ابن جریر فی جامع البیان عن جعفربن محمدوعن نعیم العنبری وعن عمرمولی غفرۃ نحوہ (۱۸/۸۹)وروی البیھقی فی شعب الایمان(۲۱۲)وفی الزھدالکبیربرقم(۵۵۲) عن علی موقوفانحوہ وروی فی الزھدعن ابن عباس موقوفابرقم(۵۵۱) وفی الشعب موقوفاعلی موسی بن جعفربن ابی کثیرعن عمہ برقم (۲۱۱)نحوہ وروی ابن بطۃفی الابانۃ الکبری عن ابن عباس موقوفابرقم (۱٦۵۱)نحوہ وروی اللالکائی فی شرح اصول اعتقاد اھل السنۃ والجماعۃ موقوفا علی نعیم العنبری وکان من جلساء الحسن نحوہ برقم(۱۰۰٤)واللہ اعلم۱۲

Marfat.com

عَجِبْتُ لِمَنْ اَيْقَنَ بِالْمَوْتِ ثُمَّ هُوَ يَفْرَحُ

(جن میں یہ بھی مکتوب تھا کہ) مجھے تعجب ہے اس شخص سے جو موت کا یقین رکھتے ہوئے خوش ہوتا ہے.....!!!

عَجِبْتُ لِمَنْ اَيْقَنَ بِالنَّارِ وَهُوَ يَضْحَكُ

مجھے تعجب ہے اس سے جو آگ کا یقین رکھتے ہوئے ہنستا ہے.....!!!

عَجِبْتُ لِمَنْ اَيْقَنَ لِلْقَدَرِ ثُمَّ هُوَ يَنْصَبُ

مجھے تعجب ہے اس سے جو تقدیر کا یقین رکھتے ہوئے مایوس ہو جاتا ہے!!!

عَجِبْتُ لِمَنْ رَأَى الدُّنْيَا وَتَقَلُّبَهَا ثُمَّ اطْمَأَنَّ اِلَيْهَا

مجھے تعجب ہے اس سے جو دنیا اور اس کی تبدیلیوں کو دیکھتے ہوئے اس میں مطمئن رہتا ہے.....!!!

عَجِبْتُ لِمَنْ اَيْقَنَ بِالْحِسَابِ غَدًا ثُمَّ لَا يَعْمَلُ ﴿٤٦﴾

مجھے تعجب ہے اس سے جو کل حساب کا یقین رکھتے ہوئے عمل نہیں کرتا.....!

برادران اسلام!!!

یقیناً موت کو حق جاننے والے کا موت سے بے خوف ہونا عجیب ہے..... موت کو یاد کرنے والے کا موت سے غافل ہونا تعجب انگیز ہے..... موت جس نے کسی کو نہ چھوڑا ..... کسی کے ساتھ رعایت نہ کی..... جو ہر حال میں آنے والی ہے..... جو ہر شخص کو آنے والی ہے..... جو بچوں اور بڑوں میں امتیاز نہیں کرتی..... جو انسان کی ساری امیدیں خاک میں ملا دیتی ہے.....

﴿٤٦﴾ رواه ابن حبان فی الصحیح برقم (٣٦٢) وابو نعیم فی الحلیة (٨٧/١) والآجری فی الاربعین برقم (٤٤) واورده الهیثمی فی موارد الظمآن (٥٣/١) ثم قال فیه ابراهیم بن هشام بن یحیی الغسانی قال ابو حاتم وغیره کذاب اه اقول وله طریق آخر فی الحلیة لابی نعیم علا ان ابن حبان ذکره فی الثقات کما فی میزان الاعتدال (٧٣/١) والله تعالی اعلم ١٢

Marfat.com

جوانسان کے بدن کے ٹکڑے ٹکڑے کردیتی ہے.....جوانسان کے بدن کو کیڑوں کا لقمہ بنادیتی ہے جوروشن کمروں سے اٹھا کر قبر کے تاریک گھڑے میں ڈال دیتی ہے.....اس موت سے غافل ہوجانا یقیناً حیرت ناک ہے.....اس موت کو معمولی خیال کرنا یقیناً حیران کن ہے.....!!!

یقیناً سمجھ دار ہے وہ شخص جس نے دنیا کو دارفانی سمجھتے ہوئے اس میں دل نہ لگایا..... یقیناً عقل مند ہے وہ آدمی جس نے موت سے پہلے موت کی تیاری کرلی .....یقیناً دانشمند ہے وہ انسان جس نے موت سے پہلے زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے زیادہ سے زیادہ آخرت کے لیے اعمال صالحہ کا ذخیرہ اکٹھا کرنے کی کوشش میں رہتا ہے.....رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم فرماتے ہیں.....

اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ

پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو!!!

شَبَابَکَ قَبْلَ هَرِمِکَ

اپنی جوانی کو اپنے بڑھاپے سے پہلے.....

وَصِحَّتَکَ قَبْلَ سَقَمِکَ

اپنی صحت کو اپنی بیماری سے پہلے.....

وَغِنَائَکَ قَبْلَ فَقْرِکَ

اپنی تونگری کو اپنے فقر سے پہلے.....

وَفَرَاغَکَ قَبْلَ شُغْلِکَ

اپنی فراغت کو اپنی مشغولیت سے پہلے.....

وَحَیَاتَکَ قَبْلَ مَوْتِکَ ﴿۴۷﴾

﴿۴۷﴾رواہ الحاکم فی المستدرک وقال صحیح علی شرط الشیخین برقم(۷۹۵۷) وابن ابی شیبة فی المصنف (۱۲۷/۸) والبیهقی فی شعب الایمان برقم (۹۸۸٤)والآداب برقم(۸۰۹)والشهاب القضاعی فی المسندبرقم(٦۸۰) والخطیب =

Marfat.com

اور اپنی زندگی کو اپنی موت سے پہلے.....!!!

اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ کریم جل جلالہ ہمیں موت سے پہلے مرنے کی تیاری کی توفیق دے .....اس زندگی کو غنیمت جانتے ہوئے آخرت کے سفر کے لیے زادراہ اکٹھا کرنے کی توفیق عطا فرمائے.....ہمیں ایمان وعافیت کی موت عطا فرمائے.....

آمین

بحرمة سید المرسلین

صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم

وانا العبد الفقیر

ابو اریب محمد رحمن زمان نجم القادری عفا اللہ تعالیٰ عنہ

= البغدادی فی اقتضاء العلم العمل برقم(۱۶۹)والفقیہ والمتفقہ برقم(۸۰۰)ووکیع فی الزھدبرقم(۵)وابن المبارک فی الزھدوالرقائق برقم(۲)وابن ابی الدنیا فی قصر الامل برقم(۱۰۹)وابونعیم فی حلیۃ الاولیاء (۱۴۳/۲)واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲

Marfat.com

سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰی

﴿بیان نامس﴾

جہنم

اعاذنا اللہ جل وعلا منہا

کی

مولناکیاں۔

حررہٗ

ابو أریب محمد حسن زماں نجم القادری

محصن عن ذنوبہ۔

Marfat.com

جہنم کی ہولناکیاں...

اعاذنا اللّٰہ منہا۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْعَالَمِیْنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَحِزْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ فَاَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ایک بار جبرئیل علیہ السلام بارگاہ رسالت میں ایسے وقت میں حاضر ہوئے، جو آپ علیہ السلام کی حاضری کا وقت نہ تھا اور آپکے چہرہ کا رنگ بھی بدلا ہوا تھا..... رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وبارک وکرم وسلم نے ان کے لیے کھڑے ہوکر فرمایا.....

جبرئیل!!!

کیا بات ہے؟؟؟

میں تمہارے چہرہ کا رنگ بدلا ہوا دیکھ رہا ہوں.....!!!

جبرئیل علیہ السلام عرض گزار ہوئے.....

یارسول اللہ!!!

میں آپ کی بارگاہ میں خاص اس وقت حاضر ہوا ہوں جس وقت اللہ جل جلالہ نے جہنم کو بھڑکانے کا حکم فرمایا (تو جہنم کی یاد نے میری حالت غیر کردی)۔

Marfat.com

رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم فرمانے لگے.....

اے جبرئیل!!!

ہمارے سامنے بھی آگ کی کچھ حالت بیان کرو اور ہمیں بھی جہنم کے بارے میں کچھ بتاؤ!!

جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی.....

یارسول اللہ!!!

اللہ تعالیٰ نے جہنم کو بھڑکانے کا حکم دیا تو جہنم کی آگ ایک ہزار سال بھڑکائی جاتی رہی یہاں تک کہ وہ سفید ہوگئی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسے مزید بھڑکانے کا حکم دے دیا تو مزید ایک ہزار سال تک وہ آگ بھڑکائی جاتی رہی یہاں تک کہ وہ آگ سرخ ہوگئی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اسے مزید بھڑکانے کا حکم دے دیا تو ایک ہزار سال مزید وہ آگ بھڑکائی جاتی رہی یہاں تک کہ وہ آگ سیاہ ہوگئی۔

یارسول اللہ!!!

جہنم کی آگ (اس وقت ایسی) سیاہ اور اندھیری ہے (کہ اس میں روشنی کا نام ونشان تک نہیں۔ اور اس کی سیاہی اور شدت کا یہ عالم ہے کہ) نہ تو اس کی چنگاریاں روشنی پیدا کرتی ہیں اور نہ ہی اس کے شعلے بجھتے ہیں.....!!!

یارسول اللہ!!!

اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا.....

(جہنم کی گرمی کا یہ عالم ہے کہ) اگر اس کو سوئی کے ناکے کے برابر بھی کھول دیا جائے تو اس کی گرمی کی وجہ سے زمین کا ہر جاندار مر جائے.....!!!

یارسول اللہ!!!

اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا.....

(جہنم میں دوزخی کو جو کپڑے پہنائے جائیں گے ان کی شدت کا یہ عالم ہے کہ) اگر ان میں سے ایک کپڑا زمین و آسمان کے درمیان لٹکا دیا جائے تو (اتنی زیادہ دوری کے باوجود) اس کی گرمی کی شدت سے زمین کی ہر ذی روح چیز مر جائے.....!!!

یارسول اللہ!!!

اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا.....

اگر جہنم میں عذاب پر مقرر کردہ فرشتوں میں سے ایک فرشتہ بھی دنیا والوں کے سامنے ظاہر ہو جائے تو اس کے چہرہ کی ہولناکی اور بدبو کی وجہ سے زمین کی ہر جاندار چیز مر جائے.....!!!

یارسول اللہ!!!

اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا.....

جہنمیوں کو پہنائی جانے والی جس زنجیر کا اللہ تعالیٰ نے قرآن عظیم میں ذکر فرمایا ہے.....اگر اس کی ایک کڑی دنیا کے پہاڑوں پر رکھ دی جائے تو (اس کے بوجھ اور گرمی کی وجہ سے) سارے پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر سب سے نچلی زمین تک پہنچ جائیں.....!!!

جبرئیل علیہ السلام بیان کرتے جا رہے تھے کہ اچانک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا.....

اے جبرئیل!!!

بس کرو! اسقدر کافی ہے!

کہیں ایسا نہ ہو کہ (جہنم کی ہولناکیاں سن کر) میرا دل پھٹ جائے اور میں اسی سے مر جاؤں.....!!!

پھر جب آقائے دو جہاں صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے چہرہ پر نگاہِ اقدس ڈالی تو دیکھا کہ وہ رو رہے تھے.....آقائے دو جہاں صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے انہیں روتا دیکھ کر فرمایا.....

اے جبرئیل!!!

تم کیوں رو رہے ہو؟؟؟

تمہیں تو اللہ عزوجل کی بارگاہ میں بہت بڑا مقام حاصل ہے!!!

حضرت جبرئیل علیہ السلام عرض کرنے لگے.....

یارسول اللہ!!!

میں کیوں نہ روؤں؟؟؟

مجھے تو رونے کا زیادہ حق ہے.....(میں نے ابلیس کا حال اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے..... ہاروت اور ماروت والا معاملہ میرے سامنے ہوا ہے..... مجھے ڈر ہے کہ) جس طرح ابلیس کو آزمائش میں ڈالا گیا کہیں مجھے بھی آزمائش میں نہ ڈال دیا جائے.....اور میں نہیں جانتا کہ مجھے بھی ایسے ہی آزمایا جائے جس طرح ہاروت وماروت کو آزمایا گیا.....!!!

جبرئیل علیہ السلام کی یہ باتیں سن کر رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی چشمان کرم سے بھی آنسو جاری ہو گئے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام بھی رو رہے تھے.....

فرشتوں کے سردار، حضرت جبرئیل علیہ السلام اور رسولوں کے سردار، جناب رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم لگاتار روتے رہے یہاں تک کہ (اللہ عزوجل کی طرف سے) ندا کی گئی.....

يَاجِبْرِيْلُ وَيَامُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ اَمَّنَكُمَا اَنْ تَعْصِيَاهُ﴿۱﴾

﴿۱﴾ اخرجه الطبرانی فی الاوسط برقم (۲۵۸۱) واورده الهیثمی فی مجمع الزوائد برقم (۱۸۵۷۳) وقال فیه سلام الطویل وهو مجمع علی ضعفه اهـ ثم تنبهت علیه فی صفة النار لابن ابی دنیا (ص۱٦۸) ورأیته فی شعب الایمان للبیهقی برقم (۷۱٦۷) بطریق اخری واللہ اعلم ۱۲

اے جبرئیل اور اے محمد!!!

بے شک اللہ عزوجل نے تم دونوں کو اپنی نافرمانی سے امن واطمینان عطا کر دیا ہے!!!

مسلمان بھائیو!!!

جس طرح اللہ جل جلالہ نے اپنے فرمانبرداروں کے لیے ایسی ایسی نعمتیں تیار کر کے رکھی ہیں کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھیں..... نہ کسی دل پر ان کا خطرہ گزرا، اسی طرح اپنے نافرمانوں کے لیے ایسے ایسے سخت عذاب تیار کر کے رکھے ہیں کہ نہ کسی کے تصور میں آئیں..... نہ کوئی ان کا اندازہ کر سکے..... جہنم کے اندر کا عذاب تو بعد کی بات ہے..... قیامت والے دن جہنم کا مجرموں کو دیکھ کر چنگھاڑنا..... غیظ وغضب سے مجرموں کی طرف بار بار لپکنا..... ایسے امور ہیں کہ اگر ان ہی کی حقیقت کا علم ہو جائے تو کسی کے دل میں اللہ جل جلالہ کی نافرمانی کا خیال تک نہ گزرے..... کبھی اللہ جل جلالہ اور اس کے رسول ﷺ کی معصیت کا تصور بھی نہ کرے..... قرآن عظیم میں جہنم کے اس غصے کی حالت کو اس انداز میں بیان کیا جا رہا ہے.....

اِذَا رَأَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّزَفِيْرًا ﴿۲﴾

جب جہنم (مجرموں کو) دور سے دیکھے گی تو وہ لوگ جہنم کا جوش مارنا اور چنگاڑنا سنیں گے.....!!!

رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم جہنم کی اس غیظ وغضب کی حالت کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں.....

يُؤْتَى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَّهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَّجُرُّوْنَهَا ﴿۳﴾

﴿۲﴾ القرآن الحکیم الفرقان ۱۲

﴿۳﴾ رواہ مسلم فی الصحیح (۳۸۱/۲) والترمذی فی ابواب صفة جهنم ما جاء فی صفة النار (۸۱/۲) والحاکم فی کتاب الاهوال (۵۹۵/٤) واورده الهیثمی فی مجمع الزوائد برقم (۱۷۵۸۲) ثم تنبهت علیه فی = =

Marfat.com

قیامت والے دن جب جہنم کو لایا جائے گا تو (اس کو قابو میں کرنے کیلئے) اس کی ستر ہزار لگامیں ہونگی اور ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہونگے جو اس کو کھینچ رہے ہونگے۔

ایک اور مقام پر رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے بروز قیامت مجرموں کو دیکھ کر جہنم کے غیظ وغضب کو بیان کرتے ہوئے فرمایا.....

بروز قیامت جب اللہ ﷻ سب لوگوں کو ایک جگہ جمع فرمائے گا تو جہنم (لوگوں کی طرف) لپک لپک کر آئے گی..... فرشتے بڑی قوت سے اسے روکنے کی کوشش کریں گے..... اس پر جہنم کہے گی.....

میرے رب ﷻ کی قسم!!!

میرے اور میرے ازواج کے درمیان راستہ خالی کر دو..... ورنہ میں تمام لوگوں کو ایک ہی لپیٹ میں لے لونگی.....!!!

فرشتے جہنم سے سوال کرینگے.....

وَمَنْ اَزْوَاجُکِ؟؟؟

تیرے ازواج کون ہیں؟؟؟

جہنم کہے گی.....

کُلُّ مُتَکَبِّرٍ جَبَّار!!!

ہر تکبر کرنے والا زبردست!!!

پھر جہنم اپنی زبان باہر نکالے گی..... اور ان مجرموں کو لوگوں کے درمیان سے اٹھا کر اپنے پیٹ میں ڈال لے گی اور پھر پیچھے ہٹ جائیگی۔

= = جامع البیان للطبری (۲۱۹/۲٤) و تفسیر ابن ابی حاتم (٤۰٤/۱۲) و المصنف لابن ابی شیبة (۹۹،۹۱/۸) و المعجم الکبیر للطبرانی (۳۹/۹) و زوائد الزهد لاحمد بن حنبل (۳۹۷/۲) و صفة النار لابن ابی دنیا (ص ۱۹۱،۱۵۳) و الاهوال له (ص ۱٦۲) و الضعفاء الکبیر للعقیلی (٦/ ٤٤۰) و الله تعالی اعلم ۱۲

Marfat.com

پھر دوبارہ لپک لپک کر آئیگی اور فرشتے اسے روکنے کی کوشش کریں گے تو جہنم کہے گی.....

میرے رب عزوجل کی قسم!!!

میرے اور میرے ازواج کے درمیان رستہ خالی کردو ورنہ میں سب لوگوں کو ایک ہی لپیٹ میں لے لونگی.....!!!

فرشتے دوبارہ جہنم سے پوچھیں گے.....

وَمَنْ اَزْوَاجُکِ؟؟؟

تیرے ازواج کون ہیں؟؟؟

جہنم کہے گی.....

کُلُّ جَبَّارٍ کَفُوْر!!!

ہر زبردست بڑا ناشکرا!!!

پھر جہنم اپنی زبان باہر نکالے گے اور اس کے ساتھ مجرموں کو لوگوں کے درمیان سے پکڑ کر اپنے اندر ڈال لے گی اور پھر پیچھے ہٹ جائے گی۔

جہنم تیسری بار پھر لپک لپک کر آئیگی اور فرشتے اسے روکنے کی کوشش کریں گے تو جہنم کہے گی.....

میرے رب عزوجل کی قسم!!!

میرے اور میرے ازواج کے درمیان رستہ خالی کردو ورنہ میں سب لوگوں کو ایک ہی لپیٹ میں لے لونگی.....!!!

فرشتے پھر پوچھیں گے.....

وَمَنْ اَزْوَاجُکِ؟؟؟

تیرے ازواج کون ہیں؟؟؟

Marfat.com

جہنم کہے گی.....

کُلُّ جَبَّارٍ فَخُوْر!!!

ہر زبردست بہت فخر کرنے والا!

پھر جہنم ان مجرموں کو اپنی زبان کے ساتھ لوگوں کے بیچ سے اٹھا کر اپنے پیٹ میں ڈال لے گی پھر پیچھے ہٹ جائے گی اور اس کے بعد اللہ ﷻ بندوں کے درمیان فیصلہ فرمائے گا۔ ﴿۴﴾

مسلمان بھائیو!!!

جہنم کا یہ غیظ وغضب اس وقت ہوگا کہ ابھی مجرم اس سے دور ہونگے .....

ابھی تو مجرم اس میں ڈالے نہیں گئے ہوں گے..... بلکہ ابھی تک تو ان کا حساب بھی نہیں ہوا ہوگا.....

لیکن پھر بھی جہنم ان کی طرف اس انداز اور غصے میں لپک لپک کر آئے گی کہ چار ارب نوے کروڑ فرشتے (۴۹۰۰۰۰۰۰۰۰) اس پر قابو پانے کی کوشش میں ہونگے۔

اور پھر جب مجرم جہنم میں ڈالے جائینگے تو جہنم زور زور سے چلائے گی..... جوش مارے گی..... اس کے غیظ وغضب میں مزید اضافہ ہو جائیگا..... جیسا کہ قرآن عظیم میں فرمایا.....

اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِيَ تَفُوْرُ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ﴿۵﴾

جب مجرم اس جہنم میں ڈالے جائیں گے تو وہ اس کا زور زور سے چلانا سنیں گے..... کہ جوش مارتی ہے..... معلوم ہوتا ہے کہ شدت غضب میں پھٹ جائیگی۔

پھر جہنم مجرموں کا استقبال اس انداز میں کرے گی کہ رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی (ابو بہ زالہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم) وسلم فرماتے ہیں.....

جب جہنمیوں کو جہنم کی طرف لے جایا جائے گا تو جہنم ان کا اس انداز میں استقبال کریگی

﴿۴﴾ رواہ ابو یعلی فی مسندہ برقم (۱۱۴۰) واوردہ الھیثمی فی مجمع الزوائد برقم (۱۸۶۱۲) وقال رجالہ وثقوا الا ان ابن اسحاق مدلس اھ واللہ اعلم ۱۲

﴿۵﴾ القرآن الحکیم الملک ۷.۸

Marfat.com

کہ ایک ہی لپٹ میں ان کا سارا گوشت ہڈیوں سے اتار کر ایڑیوں میں پھینک دے گی۔ ﴿۶﴾

مسلمان بھائیو!!!

ابھی تک تو جہنم نے مجرموں کا استقبال کیا ہے..... ابھی تو مجرموں کو جہنم کے اندر کے دیگر عذابوں سے واسطہ نہیں پڑا..... اس کے بعد کے عذاب کیسے ہیں؟؟؟ قرآن عظیم لوگوں کو اس عذاب سے ڈراتے ہوئے فرماتا ہے.....

وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ اَشَقُّ ﴿۷﴾

اور بے شک آخرت کا عذاب بہت سخت ہے۔

وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰى ﴿۸﴾

اور بے شک آخرت کا عذاب سب سے سخت تر اور سب سے دیرپا ہے۔

وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ اَخْزٰى ﴿۹﴾

اور بے شک آخرت کا عذاب سب سے بڑی رسوائی ہے۔

وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ اَكْبَرُ ﴿۱۰﴾

اور بے شک آخرت کا عذاب سب سے بڑا ہے۔

وَاِنَّ عَذَابِیْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِیْمُ ﴿۱۱﴾

﴿۶﴾ اخرجه الطبرانی فی الاوسط برقم (۹۳۶۳) واورده الهیثمی فی مجمع الزوائد برقم (۱۸۵۸۶) وقال فیه محمد بن سلیمان الاصبهانی وهو ضعیف اه اقول لعله محمد بن سلیمان بن عبد الله الکوفی ابو علی بن الاصبهانی وقال فیه ابن حجر صدوق یخطئ کما فی تقریب التهذیب (۲/۸۱) ثم تنبهت علیه فی المعجم الاوسط للطبرانی (۱۹/۱۱۶، ۲۹۵) والله اعلم ۱۲ نجم القادری غفرله

﴿۷﴾ القرآن الحکیم سورۃ الرعد آیت ۳۴

﴿۸﴾ القرآن الحکیم سورۂ طٰہٰ آیت ۱۲۷

﴿۹﴾ القرآن الحکیم سورۂ فصلت آیت ۱۶

﴿۱۰﴾ القرآن الحکیم سورۃ القلم آیت ۳۳

﴿۱۱﴾ القرآن الحکیم سورۃ الحجر آیت ۵۰

Marfat.com

اور میرا ہی عذاب دردناک عذاب ہے۔

إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا ﴿۱۲﴾

بے شک تمہارے رب کا عذاب ڈر کی چیز ہے۔

إِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَأْمُوْنٍ ﴿۱۳﴾

بے شک ان کے رب کا عذاب نڈر ہونے کی چیز نہیں ہے۔

قرآن عظیم جہنم کی آگ سے ڈراتے ہوئے فرماتا ہے.....

يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ

اے ایمان والو!!!

اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں.....!!!

عَلَيْهَا مَلٰئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ ﴿۱٤﴾

اس پر سخت کرّے فرشتے مقرر ہیں۔

اَلنَّارَ الْكُبْرٰى ﴿۱۵﴾

وہ تو سب سے بڑی آگ ہے.....!!!

نَارٌ حَامِيَةٌ ﴿۱٦﴾

وہ تو شعلے مارتی آگ ہے.....!!!

﴿۱۲﴾ القرآن الحکیم سورۃ الاسراء آیت ۵۷

﴿۱۳﴾ القرآن الحکیم سورۃ المعارج آیت ۲۸

﴿۱٤﴾ القرآن الحکیم سورۃ التحریم آیت ٦

﴿۱۵﴾ القرآن الحکیم سورۃ الاعلی آیت ۱۲

﴿۱٦﴾ القرآن الحکیم سورۃ القارعۃ آیت ۱۱

Marfat.com

اِنَّهَا لَظٰى

وہ تو بھڑکتی آگ ہے.....!!!

نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ﴿۱۷﴾

کھال اتار دینے والی.....!!!

نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ

اللہ کی آگ.....بھڑک مارنے والی.....

الَّتِىْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْئِدَةِ

وہ جو دلوں پر چڑھ جائیگی.....

اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ

بے شک وہ ان پر بند کر دی جائے گی.....

فِىْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ﴿۱۸﴾

لمبے لمبے ستونوں میں.....!!!

رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم جہنم کی آگ کی اس بھیانک کیفیت کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں.....

اِنَّ نَارَكُمْ هٰذِهٖ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِّنْ نَارِ جَهَنَّمَ ﴿۱۹﴾

﴿۱۷﴾ القرآن الحکیم المعارج ۱۵.۱۶

﴿۱۸﴾ القرآن الحکیم الهمزة ۶.۷.۸.۹

﴿۱۹﴾ رواه مسلم (۳۸۱/۲) وابن حبان (۷۴۱۹.۷۴۲۰) والترمذی (۸۳/۲) وقال حسن صحیح اھ وابن ماجه (ص ۳۳۰) ومالک فی المؤطا (ص ۷۳۳) والحاکم فی المستدرک (۵۹۳/۴) والدارمی برقم (۲۸۴۷) واحمد فی المسند برقم (۸۱۱۱۱، ۱۰۰۳۳، ۱۰۲۰۴) والطبرانی نحوه فی الاوسط برقم (۴۸۵) ثم تنبهت علیه فی جامع البیان للطبری (۱۴۴/۲۳) والمصنف لعبد الرزاق (۴۲۳.۲۱۳/۱۱) والمعجم الکبیر = =

تمہاری یہ دنیا کی آگ دوزخ کی آگ کا ستر ہواں حصہ ہے۔

ایک دوسری حدیث اس طرح ہے.....

هٰذِهِ النَّارُ جُزْءٌ مِّنْ مِّائَةِ جُزْءٍ مِّنْ جَهَنَّمَ ﴿۲۰﴾

یعنی یہ دنیا کی آگ گرمی کی شدت کے اعتبار سے جہنم کی آگ کا سوواں حصہ ہے۔

ایک بار جہنم کی آگ کی شدت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا.....

لَوْلَا اَنَّهَا غُمِسَتْ فِی الْمَاءِ مَرَّتَیْنِ مَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ﴿۲۱﴾

اگر اس دنیاوی آگ کو گرمی کی شدت کم کرنے کے لیے دو بار پانی میں نہ ڈبویا جاتا تو تم اس سے کوئی فائدہ نہ حاصل کر پاتے۔

= = للطبرانی (۱۲۳/۱۹،۷۳/۹،۱۴۳/۸) والاوسط له (۴۹۱/۱) وشعب الایمان للبیهقی (۱۵۷/۱) والمسند لابی یعلی الموصلی (۳۴۷/۳) والصحیح لابن حبان برقم (۷۵۸۶) والمسند لابن المبارک (ص ۱۳۰) ومسند الشامیین للطبرانی (۱۷۱/۱، ۲۰۱/۹۰) والمسند لابن راهویه (۳۰۸/۱) والبعث والنشور للبیهقی (۲/۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰) والمسند للشاشی (۳۷۵/۲) وشرح اعتقاد اهل السنة والجماعة للالکائی (۳۴۱/۵) وصفة النار لابن ابی الدنیا (ص ۱۵۹، ۱۶۶) والله اعلم ۱۲

﴿۲۰﴾ اخرجه احمد فی المسند برقم (۸۹۱۰) واورده الهیثمی فی مجمع الزوائد برقم (۱۸۵۷۵) وقال رجاله رجال الصحیح اه ثم تنبهت علیه فی المعجم الکبیر للطبرانی (۲۲۹/۱۹) والاوسط له (۳۴۲/۶) والله جل وعلا اعلم ۱۲ ابو اریب نجم القدری

﴿۲۱﴾ رواه ابن ماجه فی الزهد باب صفة النار (ص ۳۳۰) والحاکم فی المستدرک کتاب الاهوال (۵۹۳/۴) وصححه وقد تکلم علیه الذهبی وروانحوه ابن حبان برقم (۷۴۲۰) بطریق آخر واخرجه احمد برقم (۷۳۲۳) واورده الهیثمی فی مجمع الزوائد برقم (۱۸۵۷۷) وعزاه الی مسند البزار وقال رجاله ضعفاء علی توثیق لین فیهم اه ثم تنبهت علیه فی الصحیح لابن حبان برقم (۷۵۸۶) مرفوعا وفی جامع البیان للطبری (۱۲۶/۲۱) والبعث والنشور للبیهقی (۱۹،۱۸/۲) موقوفا علی ابن مسعود وفی صفة النار لابن ابی دنیا (ص ۱۶۶) موقوفا علی انس بن مالک والله اعلم ۱۲

Marfat.com

ایک دوسری حدیث میں یوں فرمایا جارہا ہے.....

اُوْقِدَ عَلَى النَّارِ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى احْمَرَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَيْهَا اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى ابْيَضَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَيْهَا اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى اسْوَدَّتْ فَهِيَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ ﴿۲۲﴾

جہنم کی آگ ایک ہزار سال تک بھڑکائی جاتی رہی یہاں تک کہ وہ سرخ ہوگئی..... پھر ایک ہزار سال مزید بھڑکائی جاتی رہی یہاں تک کہ وہ آگ سفید ہوگئی..... پھر مزید ایک ہزار سال تک بھڑکائی جاتی رہی یہانتک کہ وہ آگ سیاہ ہوگئی..... پس جھنم کی آگ اس وقت سیاہ، اندھیری ہے.....!!!

جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں.....

اَتَرَوْنَهَا حُمْرَاءَ كَنَارِكُمْ هٰذِهٖ

کیا تم جھنم کی آگ کو اپنی اس دنیاوی آگ کی طرح سرخ گمان کرتے ہو؟؟؟

لَهِيَ اَسْوَدُ مِنَ الْقَارِ ﴿۲۳﴾

وہ آگ تو تارکول سے بھی زیادہ سیاہ ہے!!!

ایک بار جہنم کی آگ کی شدت بیان کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ

﴿۲۲﴾ رواہ الترمذی فی ابواب صفة جهنم باب ما جاء ان نارکم هذه جزء من سبعین جزء امن نار جهنم ﴿۸۳۸۲﴾ وقال حدیث ابی هریرة فی هذا موقوف اصح اهو ابن ماجه فی الزهد باب صفة النار (ص ۳۳۰) ثم تنبهت علیه فی المصنف لابن ابی شیبة (۹۹/۸) والمعجم الاوسط للطبرانی (۱۳۹/٦) وشعب الایمان للبیهقی (۲۵٦/۲) والبعث والنشور له (۲۵،۲٤،۲۳/۲) وصفة النار لابن ابی الدنیا (ص ۱٦۸،۱٦۷،۲۹) واللہ اعلم ۱۲ نجم القادری غفرله

﴿۲۳﴾ اخرجه مالک فی الموطأ کتاب الجامع باب ما جاء فی صفة جهنم (ص ۷۳۳) و رجاله ثقات علی ما فی اسعاف المبطأ للسیوطی ثم تنبهت علیه فی البعث والنشور للبیهقی (۲۰/۲) مرفوعا واللہ اعلم ۱۲

Marfat.com

والد وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

اِنَّهَا لَتَدْعُوْ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَنْ لَّا يُعِيْدَهَا فِيْهَا ﴿۲۴﴾

یعنی نار جہنم کی شدت کا یہ عالم ہے کہ یہ دنیا کی آگ اگرچہ آگ ہے.....خود بھی جلاتی ہے.....جہنم کی آگ سے ہی جدا کی گئی ہے.....لیکن پھر بھی اللہ عزوجل سے دعا کرتی ہے کہ اسے ایک بار جھنم کی آگ سے الگ کر دیا گیا ہے تو دوبارہ اسے نار جھنم میں نہ ڈالا جائے.....!!!

مسلمان بھائیو!!!

جب مجرموں کو جہنم کے اندر ڈالا جائیگا تو جہنم کے اندر ان کی نا قابل دید حالت کو قرآن عظیم اس انداز میں بیان فرماتا ہے.....

اِنَّهٗ مَنْ يَّأْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى

بے شک جو اپنے رب کے حضور مجرم ہو کر آئے تو ضرور اس کے لیے جہنم ہے جس میں نہ مرے نہ جیئے۔ ﴿۲۵﴾

وَيَأْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ ﴿۲۶﴾

اور اسے ہر طرف سے موت آئیگی اور مرے گا نہیں۔

اِنَّا جَعَلْنَا فِيْ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ﴿۲۷﴾

﴿۲۴﴾ رواه ابن ماجه فی الزهد باب صفة النار (ص ۳۳۰) وفی اسناده نفیع ابو داؤد وهو متروک علی ما فی تقریب التهذیب (۲۵۱/۲) واورده الحاکم فی کتاب الاهوال بطریق آخر (۵۹۳/۴) وصححه وقد تکلم علیه الذهبی ثم تنبهت علیه فی صفة النار لابن ابی دنیا (ص ۱۶۶) ثم رأیت فی المصنف لابن ابی شیبة نحوه (۹۶/۸)

﴿۲۵﴾ القرآن الحکیم سورۂ طه آیت ۷۴

﴿۲۶﴾ القرآن الحکیم سورۃ ابراهیم آیت ۱۷

﴿۲۷﴾ القرآن الحکیم یٰسٓ ۸

Marfat.com

ہم نے انکی گردنوں میں طوق ڈال دیئے کہ وہ ٹھوڑیوں تک ہیں تو یہ اوپر کو منہ اٹھائے رہ گئے۔

اِذِ الْاَغْلٰلُ فِیْ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ یُسْحَبُوْنَ فِی الْحَمِیْمِ ثُمَّ فِی النَّارِ یُسْجَرُوْنَ ﴿۲۸﴾

جب انکی گردنوں میں طوق ہونگے اور زنجیریں..... گھسیٹے جائینگے کھولتے پانی میں..... پھر آگ میں دہکائے جائیں گے.....

لَوْ یَعْلَمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا حِیْنَ لَا یَکُفُّوْنَ عَنْ وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ وَلَا عَنْ ظُهُوْرِهِمْ وَلَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ

کسی طرح جانتے کافر اس وقت کو جب نہ روک سکیں گے اپنے مونہوں سے آگ اور نہ اپنی پیٹھوں سے اور نہ انکی مدد ہوگی.....

بَلْ تَاْتِیْهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ رَدَّهَا وَلَا هُمْ یُنْظَرُوْنَ ﴿۲۹﴾

بلکہ وہ ان پر اچانک آپڑے گی تو انہیں بے حواس کر دے گی..... پھر نہ وہ اسے پھیر سکیں گے اور نہ انہیں مہلت دی جائیگی۔

تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِیْهَا کٰلِحُوْنَ ﴿۳۰﴾

ان کے منہ پر آگ لپٹ مارے گی اور وہ اس میں منہ چرائے ہونگے.....

یَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِی النَّارِ یَقُوْلُوْنَ یٰلَیْتَنَا اَطَعْنَا اللّٰهَ وَ اَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ﴿۳۱﴾

﴿۲۸﴾ القرآن الحکیم المؤمن ۷۱.۷۲

﴿۲۹﴾ القرآن الحکیم الانبیاء ۳۹.۴۰

﴿۳۰﴾ القرآن الحکیم المؤمنون ۱۰۴

﴿۳۱﴾ القرآن الحکیم الاحزاب ۶۶

جس دن ان کے منہ الٹ الٹ کر آگ میں تلے جائینگے کہتے ہوں گے.....

ہائے!!! کسی طرح ہم نے اللہ کا حکم مانا ہوتا اور رسول کا حکم مانا ہوتا.....!!!

مسلمان بھائیو!!!

جہنم میں عذاب کی کوئی ایک قسم نہیں ہے..... بلکہ جس طرح اللہ جل جلالہ اور اس کے رسول گرامی صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کے فرمانبرداروں کے لیے نعمتوں کا اعداد وشمار نہیں..... یونہی نافرمانوں کے لیے سزا اور عذاب کا کوئی حساب نہیں..... نافرمان کو جہنم میں جہاں آگ میں جلایا جائے گا وہاں اس کا بچھونا بھی آگ کا بنادیا جائے گا.....اوڑھنا بھی آگ ہی ہوگی.....اس کو کپڑے بھی آگ کے پہنادیے جائیں گے.....جہنمیوں کے بچھونوں اور اوڑھنوں کے بارے میں قرآن حکیم میں ارشاد ہوتا ہے.....

لَهُمْ مِنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ﴿۳۲﴾

ان کے لیے آگ ہی بچھونا اور آگ ہی اوڑھنا۔

جہنمیوں کے لباس کے بارے میں قرآن عظیم فرمارہا ہے.....

قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ ﴿۳۳﴾

ان کے لئے آگ کے کپڑے بیونتے گئے ہیں.....!!!

سَرَابِيلُهُمْ مِنْ قَطِرَانٍ وَّتَغْشٰى وُجُوهَهُمُ النَّارُ ﴿۳۴﴾

ان کے کرتے رال کے ہوں گے اور ان کے چہرے آگ ڈھانپ لے گی.....!!!

جہنمیوں کو پہنائے جانے والے کپڑوں کی شدت کے بارے میں حضرت سیدنا جبرئیل علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں.....

لَوْ اَنَّ ثَوْبًا مِّنْ ثِيَابِ النَّارِ عُلِّقَ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ

﴿۳۲﴾ القرآن الحکیم سورۃ الاعراف آیت ۴۱

﴿۳۳﴾ القرآن الحکیم الحج ۱۹

﴿۳۴﴾ القرآن الحکیم سورۂ ابراھیم آیت ۵۰

Marfat.com

لَمَاتَ مَنْ فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًامِّنْ حَرِّہٖ﴿۳۵﴾

اگران آگ کے کپڑوں میں سے ایک کپڑا زمیں اورآسمان کے درمیان لٹکا دیا جائے تو اس کپڑے کی گرمی کی شدت سے زمین کی ہر جاندار چیز مرجائے۔

مسلمان بھائیو!!!

بچھونے اورلباس کے بعد جب کھانے کی باری آتی ہے تو قرآن عظیم فرماتا ہے.....

فَلَیْسَ لَہُ الْیَوْمَ ھٰھُنَا حَمِیْمٌ

تو آج یہاں اسکا کوئی دوست نہیں.....

وَلَاطَعَامٌ اِلَّامِنْ غِسْلِیْنٍ

اور نہ کچھ کھانے کو مگر دوزخیوں کا پیپ﴿۳۶﴾

ایک دوسرے مقام پرارشاد ہوتا ہے.....

اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُوْمِ طَعَامُ الْاَثِیْمِ

بے شک تھوہڑ کا درخت گنہگاروں کی خوراک ہے.....

کَالْمُھْلِ

گلے ہوئے تانبے کی طرح.....

یَغْلِیْ فِی الْبُطُوْنِ کَغَلْیِ الْحَمِیْمِ﴿۳۷﴾

﴿۳۵﴾ اخرجه الطبرانی فی الاوسط برقم (۲۵۸۱) واورده الهیثمی فی مجمع الزوائد برقم (۱۸۵۷۳) وقال فیه سلام الطویل وهو مجمع علی ضعفه اهـ ثم تنبهت علیه فی صفة النار لابن ابی الدنیا (ص۱٦۸) ورأیت فی شعب الایمان للبیهقی برقم (۷۱٦۷) بطریق اخری نحوه والله اعلم ۱۲

﴿۳٦﴾ القرآن الحکیم — الحاقة ۳۵. ۳٦

﴿۳۷﴾ القرآن الحکیم — الدخان ۴۳. ۴۴. ۴۵. ۴٦

Marfat.com

پیٹوں میں جوش مارتا ہے..... جیسے کھولتا پانی جوش مارے۔

سورۃ الغاشیۃ میں ارشاد ہوتا ہے.....

لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ

ان کیلئے کچھ کھانا نہیں مگر آگ کے کانٹے.....

لَا يُسْمِنُ وَ لَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ﴿۳۸﴾

کہ نہ فربہی لائیں اور نہ بھوک میں نفع دیں۔

سورۃ المزمل میں ارشاد ہوتا ہے.....

اِنَّ لَدَيْنَا اَنْكَالًا وَّ جَحِيْمًا

بے شک ہمارے پاس بھاری بیڑیاں ہیں اور بھڑکتی آگ.....

وَّ طَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۳۹﴾

اور گلے میں پھنستا کھانا اور دردناک عذاب۔

مسلمان بھائیو!!!

جہنمیوں کو دیئے جانے والے ''دوزخیوں کے پیپ'' کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کا فرمان ہے.....

وَلَوْ اَنَّ ذَنُوْبًا مِّنْ غِسْلِيْنَ يُرَاقُ فِي الدُّنْيَا لَاَنْتَنَ بِاَهْلِ الدُّنْيَا ﴿۴۰﴾

اور اگر دوزخیوں کے پیپ کا ایک ڈول دنیا میں بہا دیا جائے تو ساری دنیا میں بدبو پیدا کردے۔

﴿۳۸﴾ القرآن الحکیم الغاشیۃ ۶.۷

﴿۳۹﴾ القرآن الحکیم سورۃ المزمل آیت ۱۳

﴿۴۰﴾ اخرجہ الحاکم فی المستدرک من حدیث ابی سعید الخدری کتاب التفسیر (۲/۵۰۱) ثم تنبہت علیہ فی البعث والنشور للبیہقی (۲/۷۳) واللہ اعلم ۱۲

Marfat.com

زقوم یعنی تھوہڑ کے بارے میں فرمایا.....

فَلَوْ اَنَّ قَطْرَةً مِّنَ الزَّقُّوْمِ فِی الْاَرْضِ لَاَفْسَدَتْ عَلَی اَهْلِ الْاَرْضِ مَعِیْشَتَهُمْ

اگر تھوہڑ کا ایک قطرہ بھی زمین میں ٹپکا دیا جائے تو زمین والوں کی زندگانی کو تباہ کر دے.....!!!

پھر خود ہی فرمانے لگے.....

فَکَیْفَ بِمَنْ لَّیْسَ لَهٗ طَعَامٌ غَیْرُهٗ ﴿۴۱﴾

جب ایک قطرہ کی یہ حالت ہے تو اس شخص کا کیا حال ہوگا جسکا کھانا تھوہڑ کے سوا اور کچھ نہ ہوگا؟؟؟

جب جہنمیوں کو کھانے میں کانٹے دیئے جائیں گے تو وہ ان کے گلے میں پھنس جائیں گے۔ اس پر وہ پانی مانیں گے تو ان کو جو پانی پیش کیا جائے گا..... قرآن عظیم اس کا حال بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے.....

وَاِنْ یَّسْتَغِیْثُوْا یُغَاثُوْا بِمَاءٍ کَالْمُهْلِ

اور اگر پانی کیلئے فریاد کریں تو ان کی فریاد رسی اس پانی سے ہوگی جو پگھلے ہوئے دھات کی طرح ہے۔

﴿۴۱﴾ اخرجه ابن حبان برقم (۷٤۲۸) والترمذی فی ابواب صفه جهنم باب ما جاء فی صفة شراب اهل النار (۸۲/۲) وقال هذا حدیث حسن صحیح اه وابن ماجه فی الزهد باب صفة النار (ص ۳۳۱) والحاکم فی کتاب التفسیر (٤٥١/۲) وقال صحیح علی شرط الشیخین اه ثم اطلعت علیه فی تفسیر ابن ابی حاتم (۱۱٤/۳) والمسند لاحمد برقم (۲۹۷۱،۲۹۷۰،۲۵۹۹) والسنن الکبری للنسائی (۳۱۳/٦) والمستدرک للحاکم برقم (۳٦٤٤،۳۱۱٤) ثم قال صحیح علی شرط الشیخین اه والمعاجم الکبیر (۲۸۱/۹) والاوسط برقم (۷۷۳۸) والصغیر للطبرانی برقم (۹۱۱) والمسند للطیالسی برقم (۲۷٥٦) والبعث والنشور للبیهقی (٦۷/۲) والله جل وعلا اعلم

Marfat.com

يَشْوِى الْوُجُوْهَ﴿٤٢﴾

ان کے منہ بھون دے گا۔

وَيُسْقٰى مِنْ مَّاءٍ صَدِيْدٍ

اور اسے پیپ کا پانی پلایا جائیگا.....

يَتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ﴿٤٣﴾

بمشکل تھوڑا تھوڑا گھونٹ لے گا اور گلے سے نیچے اتارنے کی امید نہ ہوگی۔

وَسُقُوْا مَاءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآئَهُمْ﴿٤٤﴾

اور انہیں کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا کہ آنتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کردے۔

اس پانی کی شدت کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم فرماتے ہیں.....

فَاِذَا قُرِّبَ اِلَيْهِ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهٖ فِيْهِ﴿٤٥﴾

یعنی جب وہ پانی اس کے چہرے کے قریب لے جایا جائے گا تو اس کے چہرے کی کھال پانی کی گرمی کی شدت سے جل کر اس برتن کے اندر گر پڑے گی.....!!!

﴿٤٢﴾القرآن الحکیم الکھف ٢٩

﴿٤٣﴾القرآن الحکیم ابراھیم ١٦۔١٧

﴿٤٤﴾القرآن الحکیم محمد ١٥

﴿٤٥﴾اخرجہ ابن حبان برقم (٧٤٣٠) والترمذی فی ابواب صفۃ جھنم باب ما جاء فی صفۃ شراب اھل النار (٨٢/٢) والحاکم فی کتاب التفسیر (٥٠١/٢) وفی کتاب الاھوال (٦٠٤/٤) وصححھما واقرہ الذھبی ثم تنبھت علیہ فی جامع البیان للطبری (٤٦/٢٢٠١٢/١٨) وتفسیر ابن ابی حاتم (٢٠٠/٩) والمسند لاحمد برقم (١١٢٤٤) والمعجم الاوسط للطبرانی برقم (٣٢٥٥) والمسند لابی یعلی الموصلی (٣٨٨/٣) والمسند لعبد بن حمید (٩٣٣) والبعث والنشور للبیھقی (٧٣/٢) وصفۃ النار (ص٨٤) واللہ اعلم ١٢ نجم القادری عفی عنہ

ایک اور حدیث میں اس طرح ہے.....

يُقَرَّبُ اِلٰى فِيْهِ فَيَكْرَهُهٗ فَاِذَا اُدْنِىَ مِنْهُ شَوٰى وَجْهَهٗ وَوَقَعَتْ فَرْوَةُ رَأْسِهٖ فَاِذَا شَرِبَهٗ قَطَّعَ اَمْعَاءَهٗ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ دُبُرِهٖ ﴿٤٦﴾

وہ کھولتا ہوا پانی جب وہ اپنے منہ کے قریب کرے گا تو اسے ناپسند کرے گا (لیکن پیاس کی شدت سے) اسے مزید قریب کرے گا تو وہ پانی اس کے چہرے کو بھون ڈالے گا اور بالوں سمیت اس کے سر کی کھال گر پڑے گی پھر جب (پیاس کی شدت کے باعث) اسے پیئے گا تو پانی اس کی آنتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا..... یہاں تک کہ اس کے پیچھے کے مقام سے باہر نکل جائیگا۔

جناب ابوالدرداء رضی اللہ عنہ، رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم سے جہنمیوں کے کھانے اور پینے کی شدت کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم نے فرمایا.....

جہنمیوں پر بھوک ڈالی جائیگی تو (ان کو اس قدر بھوک لگے گی کہ) جہنم میں جس قدر ان پر عذاب ہوگا بھوک کی تکلیف، اس عذاب کی تکلیف کے برابر ہو جائیگی..... وہ فریاد کریں گے (کہ ہمیں کچھ کھانے کو دیا جائے).....تو ان کی فریاد رسی ایسے کھانے سے کی جائے گی جو آگ کے کانٹے ہونگے.....نہ تو وہ موٹا کریں گے اور نہ ہی بھوک مٹائیں گے.....وہ لوگ پھر فریاد کریں گے

﴿٤٦﴾ اخرجه الحاكم فى المستدرك كتاب التفسير (٣٥١/٢) وقال صحيح على شرط مسلم واقره الذهبى وايضا اخرجه فيه ثانيا (٣٦٨/٢.٣٦٩) والترمذى فى ابواب صفة جهنم باب ما جاء فى صفة شراب اهل النار (٨٢/٢) واحمد فى المسند (٢٢٦٤١) ثم تنبهت عليه فى جامع البيان للطبرى (١٦/٥٤٩، ١٨/١٤، ٢٢/١٦٨) وتفسير ابن ابى حاتم (٩/٢٢، ١٢/٩٨) والسنن الكبرى للنسائى (٦/٣٧٢) والمعجم الكبير للطبرانى (٧/٩٤) والبعث والنشور للبيهقى برقم (٥٣٤) وصفة النار لابن ابى الدنيا (ص ٨١) والله اعلم ١٢ ابو اريب نجم القادرى عفا الله عنه

(کہ ہمیں کوئی دوسری چیز کھانے کو دی جائے) پھر ان کی فریاد رسی حلق میں پھنسنے والے کھانے کے ساتھ کی جائیگی (جوان کے گلوں میں اٹک کر رہ جائیگا).....اس وقت انہیں یاد آئیگا کہ دنیا کے اندر حلق میں پھنسے ہوئے نوالے کو اتارنے کیلئے وہ پانی پیا کرتے تھے.....اس پر وہ لوگ پانی کیلئے فریاد کریں گے تو لوہے کی سیخوں کے ساتھ انہیں سخت کھولتا ہوا پانی دیا جائیگا..... جب وہ پانی ان کے چہروں کے قریب جائے گا تو ان کے چہروں کو بھون ڈالے گا.....پھر جب وہ کھولتا پانی ان کے پیٹوں میں داخل ہوگا تو پیٹ کے اندر جو کچھ بھی ہوگا اس کو کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔﴿۴۷﴾

مسلمان بھائیو!!!

وہ کھولتا ہوا پانی نہ صرف یہ کہ جہنمیوں کو پینے کے لیے دیا جائے گا بلکہ عذاب کی شدت کو بڑھانے کے لیے وہ پانی جہنمیوں کے سروں پر بھی ڈالا جائے گا..... اللہ ﷻ فرشتوں سے فرمائے گا.....

خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَاءِ الْجَحِيْم

اسے پکڑ کر ٹھیک بھڑکتی آگ کی طرف بروز گھسیٹتے لے جاؤ۔

ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَأْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ﴿۴۸﴾

پھر اس کے سر کے اوپر کھولتے پانی کا عذاب ڈالو۔

سورۃ الحج میں اس پانی کی گرمی کی شدت.....اور اس کی ہولنا کی کا بیان اس انداز میں کیا جاتا ہے.....

يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ

ان کے سروں پر کھولتا پانی ڈالا جائے گا۔

﴿۴۷﴾اخرجه الترمذی فی ابواب صفة جهنم باب ما جاء فی صفة طعام اهل النار (۸۲/۲)و رجاله قد وثقوا ثم تنبهت عليه فی جامع البيان للطبری (۷۸/۱۹)و البعث والنشور للبيهقی (۷۱/۲)و صفة النار لابن ابی دنيا (ص۹۲) و الله اعلم ۱۲

﴿۴۸﴾القرآن الحكيم الدخان ۴۷.۴۷

Marfat.com

يُصْهَرُ بِهٖ مَافِيْ بُطُوْنِهِمْ وَ الْجُلُوْدُ ﴿٤٩﴾

جس سے گل جائیگا جوان کے پیٹوں میں ہے اور انکی کھالیں۔

جو کھولتا پانی دوزخیوں کے سروں پر ڈالا جائیگا اس کی شدت کے بارے میں رسول انور صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم فرماتے ہیں.....

اِنَّ الْحَمِيْمَ لَيُصَبُّ عَلٰى رُءُوْسِهِمْ فَيَنْفُذُ الْحَمِيْمُ حَتّٰى يَخْلُصَ اِلٰى جَوْفِهٖ فَيَسْلُتَ مَافِيْ جَوْفِهٖ حَتّٰى يَمْرُقَ مِنْ قَدَمَيْهِ ﴿٥٠﴾

بے شک کھولتا ہوا پانی ان جہنمیوں کے سروں پر ڈالا جائیگا تو وہ کھولتا ہوا پانی (ان کی سر سے) اندر داخل ہو جائیگا یہاں تک کہ اس کے پیٹ میں پہنچ کر، پیٹ کے اندر جو کچھ ہے اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا یہاں تک اس کے قدموں سے جا کر باہر نکلے گا۔

میرے مسلمان بھائیو!!!

جہنم کا عذاب اس پر ختم نہیں ہو جاتا ..... بلکہ اسقدر عذاب ہونے کے باوجود جہنمی کو لوہے کے گرزوں۔ کے ساتھ پیٹا بھی جائے گا..... قرآن عظیم فرماتا ہے.....

وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ ﴿٥١﴾

اور ان جہنمیوں کو پیٹنے کیلئے لوہے کے گرز ہیں۔

ان گرزوں کے بھاری پن کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ

﴿٤٩﴾ القرآن الحکیم الحج ۱۹۔ ۲۰

﴿٥٠﴾ اخرجه الترمذی فی ابواب صفة جهنم باب ما جاء فی صفة شراب اهل النار (۸۲/۲) وقال حسن غریب صحیح اھ والحاکم فی کتاب التفسیر (۳۸۷/۲) وصححه واقره الذهبی فی المختصر ثم تنبهت علیه فی جامع البیان للطبری (۵۹۲/۱۸) وتفسیر ابن ابی حاتم (۳۶۵/۹) والمسند لاحمد (۸۵۰۹) والبعث والنشور للبیهقی (۴۸/۲) وصفة النار لابن ابی دنیا (ص۸۲) واللہ اعلم ۱۲ نجم القادری

﴿٥١﴾ القرآن الحکیم الحج ۲۱

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم فرماتے ہیں.....

لَوْ اَنَّ مِقْمَعًا مِّنْ حَدِيْدٍ وُضِعَ فِي الْاَرْضِ فَاجْتَمَعَ لَهُ الثَّقَلَانِ مَا اَقَلُّوْهُ مِنَ الْاَرْضِ ﴿۵۲﴾

دوزخیوں کو جن گرزوں کے ساتھ پیٹا جائے گا ان میں سے اگر لوہے کا ایک گرز زمین پر رکھ دیا جائے اور سارے جن اور انسان مل کر اسے زمین سے اٹھانا چاہیں تو نہ اٹھا سکیں۔

ان گرزوں کے ساتھ جہنمیوں کو جس شدت کے ساتھ پیٹا جائے گا.....اس سے متعلق

رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم فرماتے ہیں.....

لَوْ ضُرِبَ مِقْمَعٌ مِنْ حَدِيْدِ جَهَنَّمَ الْجَبَلَ لَتَفَتَّتَ كَمَا يُضْرَبُ بِهِ أَهْلُ النَّارِ فَصَارَ رَمَادًا ﴿۵۳﴾

جہنم کا لوہے کا گرز.....جس طرح جہنمیوں کو مارا جائے گا اگر اس طرح کسی پہاڑ پر مارا جائے تو وہ پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر راکھ بن جائے۔

میرے پیارے مسلمان بھائیو!!!

ان سارے شدائد کے علاوہ جو چیز جہنم کی تکلیف میں مزید اضافہ کرنے والی ہے وہ جہنم کے خونخوار سانپ اور بچھو ہیں جو جہنمیوں پر مسلط کر دیئے جائیں گے اور جب کسی کو ایک

﴿۵۲﴾ اخرجه الحاكم في كتاب الاهوال (٤/٦٠٠) وصححه واحمد في المسند برقم (١١٢٥٣) واورده الهيثمي في مجمع الزوائد (١٨٥٨٣) وعزاه الى احمد والى ابى يعلى وقال فيه ضعفاء وثقوا اه ثم تنبهت عليه في تفسير ابن ابى حاتم (٩/٣٦٦) والمسند لابى يعلى الموصلى (٣/٤٠٢) والبعث والنشور للبيهقى (٢/٥٩) وصفة النار لابن ابى الدنيا (ص٧٠٠٦١) والله اعلم ١٢

﴿۵۳﴾ اخرجه الحاكم في المستدرك كتاب الاهوال (٤/٦٠١) وصححه واقره الذهبى في المختصر واخرج احمد في المسند نحوه برقم (١١٨٠٨) واورده الهيثمي في مجمع الزوائد برقم (١٨٥٨٤) ثم رأيت في تفسير ابن ابى حاتم (٩/٣٦٦) نحوه والله اعلم ١٢

Marfat.com

بارکاٹ لیں گے توان کا زہر سالہا سال تک تکلیف دیتا رہے گا..... رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم فرماتے ہیں.....

إِنَّ فِي النَّارِ حَيَّاتٍ كَأَمْثَالِ أَعْنَاقِ الْبُخْتِ تَلْسَعُ إِحْدَاهُنَّ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حُمُوَتَهَا أَرْبَعِينَ خَرِيفًا ﴿٥٤﴾

بے شک جھنم کے اندر خراسانی اونٹوں کی گردنوں کی طرح (موٹے موٹے) سانپ ہیں کہ ان میں سے کوئی ایک، ایک بار ڈسے گا تو جھنمی اس کے زہر کی گرمی چالیس سال تک محسوس کرتا رہے گا۔

جہنم اعاذنا اللہ منہا کے اندر جنتیوں پر مسلط کیے جانے والے بچھوؤں کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی آلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم فرماتے ہیں.....

وَإِنَّ فِي النَّارِ عَقَارِبَ كَأَمْثَالِ الْبِغَالِ الْمُوكَفَةِ تَلْسَعُ إِحْدَاهُنَّ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حُمُوَتَهَا أَرْبَعِينَ سَنَةً ﴿٥٥﴾

اور بے شک جھنم کے اندر پالان ڈالی گئی خچروں کی طرح (بڑے بڑے) بچھو ہیں کہ ان میں سے کوئی ایک، ایک بار ڈسے گا تو دوزخی اس کے زہر کی گرمی کو چالیس سال تک محسوس کرتا رہے گا.....!!!

﴿٥٤﴾ اخرجه ابن حبان برقم (٧٤٢٨) والحاكم فى كتاب الاهوال (٤/٥٩٣) وصححه واقره الذهبى واحمد فى المسند برقم (١٧٨٦٤) واورده الهيثمى فى مجمع الزوائد برقم (١٨٥٩٣) ثم تنبهت عليه فى معرفة الصحابة لابى نعيم الأصبهانى (٣٦١٨) والبعث والنشور للبيهقى (٢/٨٦) وصفة النار لابن ابى الدنيا (ص١٠١) والله جل وعلا اعلم ١٢ ابو اريب نجم القادرى عفى عنه

﴿٥٥﴾ اخرجه احمد فى المسند برقم (١٧٨٦٤) واورده الهيثمى فى مجمع الزوائد برقم (١٨٥٩٣) وقال فيه ضعفاء وقد وثقوا اھ ثم تنبهت عليه فى معرفة الصحابة لابى نعيم الأصبهانى (٣٦١٨) والبعث والنشور للبيهقى (٢/٨٦) وصفة النار لابن ابى الدنيا (ص١٠١) والله اعلم ١٢

Marfat.com

جناب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں.....

عَقَارِبُ اَنْيَابُهَا كَالنَّخْلِ الطُّوَالِ ﴿٥٦﴾

جہنمیوں پر مسلط کیے جانے والے بچھو ایسے ہونگے کہ ان کے نوکیلے دانت لمبی کھجور کی طرح ہونگے۔

مسلمان بھائیو!!!

جہنم کے اندر ان طرح طرح کے عذابوں کی وجہ سے جہنمی اس قدر رو رو ئیں گے کی ان کی حالت نادیدنی ہو جائیگی.....رونے کی وجہ سے جہنمیوں کی جو حالت بن جائیگی اسے بیان کرتے ہوئے رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم فرماتے ہیں کہ.....

رو رو کر ان کے آنسو ختم ہو جائیں گے.....پھر وہ لوگ خون (کے آنسو) روئیں گے..... وہ اس قدر آنسو بہائیں گے کہ ان کے آنسوؤں کے چلنے کی وجہ سے ان کے چہروں میں بڑے بڑے گڑھے پڑ جائیں گے۔ ﴿٥٧﴾

﴿٥٦﴾ اخرجه الحاكم (٤/٥٩٣-٥٩٤) وقال صحيح على شرط الشيخين واقره الذهبي في التلخيص واورده الهيثمي في مجمع الزوائد برقم (١٨٦٠٠) ثم تنبهت عليه في جامع البيان للطبري (١٧/٢٧٦) وتفسير ابن ابي حاتم (٩/١٠٩) والمصنف لابن ابي شيبة (٨/٩٥) والمعجم الكبير للطبراني (٨/١٥٤) والمسند لابي يعلى الموصلي (٦/٢٠٩) والبعث والنشور (٢/٨٥) وصفة النار لابن ابي الدنيا (١٠٢) والله سبحانه وتعالى اعلم ١٢

﴿٥٧﴾ رواه ابن ماجه في الزهد باب صفة النار (٣٣٠-٣٣١) وابو يعلى نحوه في مسنده برقم (٤١٢٠) واورده الهيثمي في مجمع الزوائد برقم (١٨٦٠٤) وقال اضعف من فيه يزيد الرقاشي وقد وثق على ضعفه اهـ ثم تنبهت عليه في المصنف لابن ابي شيبة (٨/٩٣) والبعث والنشور للبيهقي (٢/١٢٠) وصفة النار لابن ابي الدنيا (ص ٢٢٠) والزهد لهناد بن السري (١/٣٤١) والضعفاء الكبير للعقيلي (٦/٣٣٦) ثم قال هذا يروى بغير هذا السناد باسناد ايضا لين اهـ والله اعلم ١٢ ابو اريب غفرله

Marfat.com

ایک دوسری حدیث میں یوں فرمایا.....

لَوْ اُجْرِیَتِ السُّفُنُ فِیْ دُمُوْعِھِمْ لَجَرَتْ ﴿۵۸﴾

یعنی جھنمی اس قدر روئیں گے کہ اگر ان کے آنسوؤں میں کشتیاں چلائی جائیں تو چل پڑیں.....!!!

برادران اسلام !!!

جہنم کا عذاب جہنمی کی حالت اس قدر بری کر دے گا کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم فرمانے لگے.....اگر اس مسجد میں سو یا سو سے زیادہ لوگ موجود ہوں اور ان میں ایک شخص اہل جھنم سے ہو.....وہ جھنمی سانس لے پھر سانس کو باہر نکالے تو مسجد سمیت تمام لوگ جل کر راکھ ہو جائیں۔ ﴿۵۹﴾

بلکہ ایک حدیث میں تو اس طرح فرمایا.....

لَوْ کَانَ فِیْ ھٰذَا الْمَسْجِدِ مِائَۃُ اَلْفٍ اَوْ یَزِیْدُوْنَ فَتَنَفَّسَ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ النَّارِ فَاَصَابَھُمْ نَفْسُہٗ لَأَحْرَقَ الْمَسْجِدَ وَمَنْ فِیْہِ ﴿۶۰﴾

﴿۵۸﴾ رواہ الحاکم فی کتاب الھوال (۶۰۵/۴) وصححہ واقرہ الذھبی ثم تنبہت علیہ فی البعث والنشور للبیھقی (۱۲۰/۲) وصفۃ النار لابن ابی الدنیا (ص ۲۲۰) والاھوال لہ (ص ۱۲۸) والزھد لھناد بن السری (۳۴۱/۱) واللہ اعلم ۱۲ ابو اریب غفرلہ

﴿۵۹﴾ رواہ ابو یعلی مسندہ برقم (۶۶۴۰) واوردہ الھیثمی فی مجمع الزوائد برقم (۱۸۶۰۲) ثم قال رواہ ابو یعلی عن شیخہ اسحاق ولم ینسبہ فان کان ابن راھویہ فرجالہ رجال الصحیح وان کان غیرہ فلم اعرفہ اھ واللہ اعلم ۱۲

﴿۶۰﴾ انظر مجمع الزوائد للھیثمی (۳۵/۵) ثم قال فیہ عبد الرحیم بن ھرون وھو ضعیف وذکرہ ابن حبان فی الثقات.....اھ اقول رواہ البیھقی فی البعث والنشور (۱۳۰/۲) وابن ابی الدنیا فی صفۃ النار (ص ۱۵۷) بطریق اخری واوردہ ابن حجر فی المطالب العالیۃ برقم (۴۷۱۸) ثم قال رواہ البزار من ھذا الوجہ ورجالہ ثقات اھ واللہ جل مجدہ اعلم ۱۲ ابو اریب نجم القادری عفی عنہ

Marfat.com

اگر اس مسجد میں ایک لاکھ یا اس سے بھی زیادہ لوگ موجود ہوں اور جہنمیوں میں سے کوئی شخص سانس لے اور ان کو وہ سانس پہنچے تو مسجد سمیت سب لوگوں کو جلا کر رکھ دے.....!!!

مسلمان بھائیو!!!

یقیناً جہنم کا عذاب بہت شدید عذاب ہے.....جس طرح جنت اللہ ﷻ کی رحمت اور مہربانیوں کا مظہر ہے یونہی جہنم اللہ جل جلالہ کے قہر وغضب کے اظہار کا مقام ہے.....اور یہ جہنم کے عذاب کی شدت ہی ہے کہ جناب میکائیل علیہ السلام باوجود اس کے کہ ملائکہ مقربین سے ہیں لیکن پھر بھی جہنم کی ہولناکیوں اور سختیوں کو دیکھتے ہیں تو ہنسنا چھوڑ دیتے ہیں.....رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم..... جناب جبرئیل علیہ السلام سے پوچھتے ہیں.....

مَالِیْ لَمْ اَرَ مِیْکَائِیْلَ ضَاحِکًا قَطُّ

کیا بات ہے.....میں نے کبھی بھی میکائیل کو ہنستے نہیں دیکھا؟؟؟

جناب جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی.....

مَا ضَحِکَ مِیْکَائِیْلُ مُنْذُ خُلِقَتِ النَّارُ ﴿۶۱﴾

جب سے جہنم کی تخلیق کی گئی اس وقت سے میکائیل کبھی بھی نہیں ہنسے.....!!!

مسلمان بھائیو!!!

یقیناً ہمارے ناتواں جسم جہنم کے اس شدید عذاب کو برداشت نہیں کر سکتے.....جہنم کی آگ جو دنیا کی آگ سے ستر یا سو درجہ زیادہ سخت ہے.....آگ کا بچھونا.....آگ کے کپڑے.....کھانے میں زقوم، غسلین اور آگ کے کانٹے..... پینے میں کھولتا ہوا پانی.....لوہے کے گرز.....زہریلے سانپ اور بچھوؤں کا ڈسنا.....ان ساری چیزوں کو برداشت کر لینا.....ہمارے

﴿۶۱﴾ اخرجه احمد فی المسند برقم (۱۳۳۸۶) واورده الهیثمی فی مجمع الزوائد برقم (۱۸۴۶۸) ثم قال رواه احمد من روایة اسماعیل نب عیاش عن امدنیین وهی ضعیفة وبقیة رجاله ثقات اهـ ثم تنبهت علیه فی الزهد لاحمد (۱/۳۷۵) وصفة النار لابن ابی الدنیا (ص ۲۲۶، ۲۳۰) واللہ اعلم ۱۲ ابو اریب نجم القادری غفرله

Marfat.com

ناتواں بدن میں اتنی طاقت نہیں ہے..... ہمارے کمزور جسم میں اتنی قوت نہیں ہے.....ہم تو دنیا کی گرمی برداشت نہیں کر سکتے .....ہم تو معمولی سا کانٹا بھی نہیں سہہ سکتے .....پھر جہنم کا یہ بھیانک اور ہولناک عذاب!!!

ہم سے کیونکر برداشت ہوگا؟؟؟

لھذا میرے پیارے مسلمان بھائیو!!!

ہمیں اس عذاب سے بچنے کے لیے اپنی روش کو تبدیل کر لینا چاہیئے .....

اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی نافرمانیوں سے باز آجانا چاہیئے .....اس سے پہلے کہ وہ وقت آجائے کہ ہمیں اس انداز میں پکارا جائے .....

اِمْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٦٢﴾

اے مجرمو! آج نیکوکاروں سے الگ ہو جاؤ۔

هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿٦٣﴾

یہ ہے وہ جھنم جس کا تم سے وعدہ تھا۔

اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ ﴿٦٤﴾

آج اس جھنم کی بھڑکتی آگ میں داخل ہو جاؤ!!!

فَاصْبِرُوْا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ ﴿٦٥﴾

اب چاہے صبر کرو یا صبر نہ کرو سب تم پر برابر ہے۔

اور کہیں پھر ہم وہاں پر یوں نہ کہتے رہ جائیں.....

رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ﴿٦٦﴾

﴿٦٢﴾ القرآن الحکیم یٰسٓ ۵۹

﴿٦٣﴾ القرآن الحکیم یٰسٓ ٦٣

﴿٦٤﴾ القرآن الحکیم یٰسٓ ٦٤

﴿٦٥﴾ القرآن الحکیم الطور ١٦

﴿٦٦﴾ القرآن الحکیم المؤمنون ١٠٧

Marfat.com

اے ہمارے رب ہمیں ایک بار اس دوزخ سے نکال دے.....اگر پھر بھی ہم ویسے ہی برے کام کریں جیسے پہلے کرتے تھے.....تو ضرور ہم ظالم ہیں.....!!!

اور پھر جواباً یوں کہہ دیا جائے.....

اِخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ﴿٦٧﴾

دھتکارے پڑے رہو اس میں اور مجھ سے بات نہ کرو.....!!!

برادران اسلام !!!

یقیناً اگر ہم نے اپنا انداز زندگی تبدیل نہ کیا.....گناہوں بھری زندگی سے توبہ کر کے اللہ عزوجل اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی طرف رجوع نہ کی.....اپنی زندگیوں کو اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی رضا کے مطابق ڈھالنے کی کوشش نہ کی.....نمازوں کی پابندی نہ کی.....روزہ کی ادائیگی نہ کی.....دیگر فرائض وواجبات کی ادائیگی میں سستی سے کام لیا.....اتباع رسول صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کو اہمیت نہ دی.....اور پھر اسی حالت میں موت آ گئی.....اور اللہ عزوجل نے اپنی رحمت سے ہمارے گناہوں کو معاف نہ فرمایا.....

تو عنقریب وہ وقت آنے والا ہے.....جب ہم بے بسی سے اپنی زندگی پر پچھتا رہے ہوں گے.....اپنے کیے پر پریشان ہونگے.....اپنی بداعمالیوں پر نادم ہوں گے.....اپنی حالت پر آہ وبکا کر رہے ہوں گے.....اس حالت سے نجات دیئے جانے کی فریادیں کر رہے ہوں گے.....دوبارہ دنیا میں بھیجے جانے کی التجائیں کر رہے ہوں گے.....لیکن اس وقت ہمارا پچھتاوا ہمارے کسی کام نہ آئے گا.....ہمارا پریشان ہونا ہمیں کوئی فائدہ نہ پہنچا سکے گا.....ہماری شرمندگی بے سود ہوگی.....ہماری آہ وبکا کا کچھ حاصل نہ ہوگا.....ہماری فریاد پر کسی طرح کی تخفیف نہ کی جائیگی.....دوبارہ دنیا میں بھیجے جانے کی التجا پوری نہ کی جائیگی.....!!!

﴿٦٧﴾ القرآن الحکیم المؤمنون ۱۰۸

Marfat.com

لہذا میرے نہایت ہی ذی قدر بھائیو!!!

یہ ہولناک وقت آنے سے پہلے پہلے ہمیں اپنے ربّ ﷻ کی طرف رجوع کر لینی چاہیئے .....اپنا انداز زندگی تبدیل کر لینا چاہیئے .....شریعت مطہرہ کی پابندی کر لینی چاہیئے .....اللہ ﷻ اور رسول کریم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی نافرمانی سے بچ جانا چاہیئے .....!!!

اللہ ﷻ ہمیں اپنے پیارے حبیب کریم صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم کی سنت مطہرہ کی پابندی کی توفیق عطا فرمائے اور جہنم کے عذاب سے پناہ عطا فرمائے۔

آمین

بحرمۃ طٰہٰ ویٰسٓ

صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وحزبہ وابنہ وبارک وکرم وسلم

العبد الفقیر الی مولاہ الغنی

رضوان القدیر ابو اریبہ محمد چمن زمان نجم القادری

عفا اللہ عنہ وعن والدیہ

المدرس بالجامعۃ الغوثیۃ الرضویۃ سکھر (سندھ)

الحمد للہ

Marfat.com

المآخـذ والمراجـع

﴿١﴾ القرآن الحكيم

ـــــــــ ا ـــــــــ

﴿٢﴾ اثبات عذاب القبر للبيهقي
﴿٣﴾ الآحاد والمثاني لابن ابي عاصم
﴿٤﴾ الاحاديث الطوال للطبراني
﴿٥﴾ الآداب للبيهقي
﴿٦﴾ الابانة الكبرى لابن بطة
﴿٧﴾ اخبار اصبهان لابي نعيم الاصبهاني
﴿٨﴾ اخبار مكة للفاكهي
﴿٩﴾ اخلاق حملة القرآن للآجري
﴿١٠﴾ اخلاق النبي ﷺ لابي الشيخ الاصبهاني
﴿١١﴾ الادب لابن ابي شيبة
﴿١٢﴾ الادب المفرد للبخاري
﴿١٣﴾ الاربعين للآجري
﴿١٤﴾ الاربعين للطوسي
﴿١٥﴾ الاربعين الصغرى للبيهقي
﴿١٦﴾ الاربعين العشارية لعبد الرحيم العراقي
﴿١٧﴾ الاربعين على مذهب المتحققين من الصوفية لابي نعيم الاصبهاني
﴿١٨﴾ الاربعين في شيوخ الصوفية للمالكي
﴿١٩﴾ اسعاف المبطأ للسيوطي
﴿٢٠﴾ الاسماء والصفات للبيهقي
﴿٢١﴾ الاعتبار واعقاب السرور لابن ابي الدنيا
﴿٢٢﴾ الاعتقاد للبيهقي
﴿٢٣﴾ اعتلال القلوب لابي نعيم الخرائطي
﴿٢٤﴾ اقتضاء العلم العمل للخطيب البغدادي
﴿٢٥﴾ امالي ابن بشران
﴿٢٦﴾ امالي ابن مردويه
﴿٢٧﴾ امالي الباغندي
﴿٢٨﴾ امثال الحديث لابي الشيخ الاصبهاني
﴿٢٩﴾ الامثال للرامهرمزي
﴿٣٠﴾ الاموال لابن زنجويه
﴿٣١﴾ الاوسط لابن المنذر
﴿٣٢﴾ الاهوال لابن ابي الدنيا
﴿٣٣﴾ الايمان لابن ابي شيبة
﴿٣٤﴾ الايمان لابن منده
﴿٣٥﴾ الايمان للعدني

ـــــــــ ب ـــــــــ

﴿٣٦﴾ البدع لابن وضاح
﴿٣٧﴾ بر الوالدين لابن الجوزي
﴿٣٨﴾ البر والصلة للحسين بن حرب
﴿٣٩﴾ البعث لابي داود
﴿٤٠﴾ البعث والنشور للبيهقي
﴿٤١﴾ بغية الملتمس

Marfat.com

ت

﴿٤٣﴾تاريخ بغداد للخطيب البغدادى
﴿٤٣﴾تاريخ دمشق لابن عساكر
﴿٤٤﴾التاريخ الكبير للبخارى
﴿٤٥﴾تخريج العياء للعراقى
﴿٤٦﴾تذكرة الحفاظ للذهبى
﴿٤٧﴾الترغيب فى فضائل الاعمال لابن شاهين
﴿٤٨﴾الترغيب والترهيب للمنذرى
﴿٤٩﴾تسمية ما روى عن الفضل بن دكين لابى نعيم الاصبهانى
﴿٥٠﴾تصحيفات المحدثين للعسكرى
﴿٥١﴾تعزية المسلم لابن هبة الله
﴿٥٢﴾تعظيم قدر الصلاة لمحمد بن نصر المروزى
﴿٥٣﴾التفسير لابن ابى حاتم
﴿٥٤﴾التفسير لابن كثير
﴿٥٥﴾التفسير الكبير لفخر الدين الرازى
﴿٥٦﴾التفسير لسعيد بن منصور
﴿٥٧﴾تفسير القرآن لعبد الرزاق الصنعانى
﴿٥٨﴾تقريب التهذيب لابن حجر العسقلانى
﴿٥٩﴾التلخيص للذهبى
﴿٦٠﴾التواضع والخمول لابن ابى الدنيا
﴿٦١﴾التوبة لابن ابى الدنيا
﴿٦٢﴾التوحيد لابن منده
﴿٦٣﴾تهذيب الآثار للطبرى

ث

﴿٦٤﴾الثقات لابن حبان

ج

﴿٦٥﴾الجامع لابن وهب
﴿٦٦﴾الجامع للترمذى
﴿٦٧﴾الجامع لمعمر بن راشد
﴿٦٨﴾جامع البيان لابن جرير الطبرى
﴿٦٩﴾جامع بيان العلم وفضله لابن عبد البر
﴿٧٠﴾الجامع لاخلاق الراوى وآداب السامع للخطيب البغدادى
﴿٧١﴾الجامع الصغير للسيوطى
﴿٧٢﴾جزء ابى الطاهر
﴿٧٣﴾جزء اثيب
﴿٧٤﴾جزء حديث نافع عن ابى نعيم لمحمد بن ابراهيم المقرئ
﴿٧٥﴾جزء سفيان بن عيينة
﴿٧٦﴾جزء على بن محمد العسيرى
﴿٧٧﴾جزء فيه فوائد ابن حيان
﴿٧٨﴾الجهاد لابن ابى عاصم
﴿٧٩﴾الجهاد لابن المبارك

ح

﴿٨٠﴾حديث اسماعيل بن جعفر
﴿٨١﴾حديث الزهرى

Marfat.com

﴿۸۲﴾حدیث عمر بن احمد لابن شاهین
﴿۸۳﴾حدیث هشام بن عمار
﴿۸٤﴾حلیة الاولیاء لابی نعیم الاصبهانی

ـــــــــــ خ ـــــــــــ

﴿۸۵﴾خلق افعال العباد للبخاری

ـــــــــــ د ـــــــــــ

﴿۸٦﴾الدر المنثور للسیوطی
﴿۸۷﴾الدعاء للطبرانی
﴿۸۸﴾الدعوات الکبیر للبیهقی
﴿۸۹﴾دلائل النبوة لابی نعیم
﴿۹۰﴾دلائل النبوة للبیهقی
﴿۹۱﴾الدیات لابن ابی عاصم

ـــــــــــ ذ ـــــــــــ

﴿۹۲﴾ذم الثقلاء للمرزبان
﴿۹۳﴾ذم الغیبة والنمیمة لابن ابی الدنیا

ـــــــــــ ر ـــــــــــ

﴿۹٤﴾الرسالة القشیریة للقشیری
﴿۹۵﴾الرقة والبکاء لابن ابی الدنیا
﴿۹٦﴾الرواة عن سعید بن منصور لابی نعیم الاصبهانی

ـــــــــــ ز ـــــــــــ

﴿۹۷﴾الزهد لابن ابی الدنیا
﴿۹۸﴾الزهد لابن ابی عاصم
﴿۹۹﴾الزهد لابی حاتم الرازی
﴿۱۰۰﴾الزهد لاحمد بن حنبل
﴿۱۰۱﴾الزهد للوکیع
﴿۱۰۲﴾الزهد لهناد بن السری
﴿۱۰۳﴾الزهد الکبیر للبیهقی
﴿۱۰٤﴾الزهد والرقائق لابن المبارک

ـــــــــــ س ـــــــــــ

﴿۱۰۵﴾السنة لابن ابی عاصم
﴿۱۰٦﴾السنة لابی بکر بن الخلال
﴿۱۰۷﴾السنة لعبد الله بن احمد
﴿۱۰۸﴾السنن لابن ماجه
﴿۱۰۹﴾السنن لابی داود
﴿۱۱۰﴾السنن للدارقطنی
﴿۱۱۱﴾السنن للدارمی
﴿۱۱۲﴾السنن للنسائی
﴿۱۱۳﴾السنن الصغیر للبیهقی
﴿۱۱٤﴾السنن الکبری للبیهقی
﴿۱۱۵﴾السنن الکبری للنسائی
﴿۱۱٦﴾السنن المأثورة للشافعی
﴿۱۱۷﴾السنن الواردة فی الفتن للدانی

Marfat.com

ش

﴿١١٨﴾شرح اصول اعتقاد اهل السنة والجماعة للالكائى ﴿١١٩﴾الشريعة للآجرى

﴿١٢٠﴾شعار اصحاب الحديث لابى احمد الحاكم ﴿١٢١﴾شعب الايمان للبيهقى

﴿١٢٢﴾الشمائل للترمذى

ص

﴿١٢٣﴾صحيح ابن حبان ﴿١٢٤﴾صحيح ابن خزيمة

﴿١٢٥﴾صحيح البخارى ﴿١٢٦﴾صحيح مسلم

﴿١٢٧﴾صحيفة همام بن منبه ﴿١٢٨﴾الصفات للدارقطنى

﴿١٢٩﴾صفة الجنة لابى نعيم الاصبهانى ﴿١٣٠﴾صفة النار لابن ابى الدنيا

﴿١٣١﴾الصمت لابن ابى الدنيا ﴿١٣٢﴾الصيام للفريابى

ض

﴿١٣٣﴾الضعفاء الكبير للعقيلى

ط

﴿١٣٤﴾الطبقات الكبرى لابن سعد ﴿١٣٥﴾طبقات المحدثين باصبهان لابى الشيخ الاصبهانى

﴿١٣٦﴾طرق حديث من كذب على للطبرانى

ع

﴿١٣٧﴾العزلة للخطابى ﴿١٣٨﴾العظمة لابى الشيخ الاصبهانى

﴿١٣٩﴾علل الدارقطنى ﴿١٤٠﴾العلل الكبير للترمذى

﴿١٤١﴾عمل اليوم والليلة لابن السنى

غ

﴿١٤٢﴾غرائب مالك بن انس لابن المظفر ﴿١٤٣﴾الغرباء للآجرى

ف

﴿١٤٤﴾الفتاوى الحديثية لابن حجر الهيتمى ﴿١٤٥﴾فتح القدير للامام كمال الدين

﴿١٤٦﴾فضائل الصحابة لاحمد بن حنبل ﴿١٤٧﴾فضائل القرآن للقاسم بن سلام

﴿١٤٨﴾فضل الصلاة على النبى ﷺ لاسماعيل بن اسحاق ﴿١٤٩﴾الفقيه والمتفقه للخطيب البغدادى

﴿١٥٠﴾فوائد تمام ﴿١٥١﴾فوائد الفاكهى

Marfat.com

﴿١٥٢﴾فيض القدير شرح الجامع الصغير

ق

﴿١٥٣﴾قصر الامل لابن ابى الدنيا ﴿١٥٤﴾القضاء والقدر للبيهقى

ك

﴿١٥٥﴾الكامل لابن عدى ﴿١٥٦﴾الكرم والجود للبرجلانى

﴿١٥٧﴾الكفاية فى علم الرواية للخطيب البغدادى ﴿١٥٨﴾الكنى والاسماء للدولابى

ل

﴿١٥٩﴾لسان الميزان لابن حجر العسقلانى

م

﴿١٦٠﴾مجمع الزوائد للهيثمى ﴿١٦١﴾مداراة الناس لابن ابى الدنيا

﴿١٦٢﴾المذكر والتذكر لابن ابى عاصم ﴿١٦٣﴾المرض والكفارات لابن ابى الدنيا

﴿١٦٤﴾مساوئ الاخلاق للخرائطى ﴿١٦٥﴾المستخرج لابى عوانة

﴿١٦٦﴾المستدرك للحاكم ﴿١٦٧﴾مسند ابراهيم بن ادهم لابن منده

﴿١٦٨﴾المسند لابن ابى شيبة ﴿١٦٩﴾المسند لابى يعلى الموصلى

﴿١٧٠﴾المسند لاحمد بن حنبل ﴿١٧١﴾المسند لاسحاق بن راهويه

﴿١٧٢﴾المسند للحارث ﴿١٧٣﴾المسند للحميدى

﴿١٧٤﴾المسند للروياني ﴿١٧٥﴾المسند للشاشى

﴿١٧٦﴾المسند للشافعى ﴿١٧٧﴾المسند للشهاب القضاعى

﴿١٧٨﴾المسند للطيالسى ﴿١٧٩﴾المسند لعبد بن حميد

﴿١٨٠﴾المسند لعبد الله بن المبارك ﴿١٨١﴾مسند الشاميين للطبرانى

﴿١٨٢﴾مشكل الآثار للطحاوى ﴿١٨٣﴾مشيخة ابن طهمان

﴿١٨٤﴾المصنف لابن ابى شيبة ﴿١٨٥﴾المصنف لعبد الرزاق

﴿١٨٦﴾المطالب العالية لابن حجر العسقلانى ﴿١٨٧﴾معانى الاخبار للكلاباذى

﴿١٨٨﴾المعجم لابن الاعرابى ﴿١٨٩﴾المعجم لابن المقرئ

﴿١٩٠﴾المعجم لابى يعلى الموصلى ﴿١٩١﴾معجم اسامى شيوخ ابى بكر الاسماعيلى

﴿١٩٢﴾المعجم الاوسط للطبرانى ﴿١٩٣﴾معجم الشيوخ لابن جميع الصيداوى

﴿١٩٤﴾معجم الصحابة لابن قانع ﴿١٩٥﴾المعجم الصغير للطبرانى

﴿١٩٦﴾المعجم الكبير للطبرانى ﴿١٩٧﴾معرفة السنن والآثار للبيهقى

﴿١٩٨﴾معرفة الصحابة لابى نعيم الاصبهانى
﴿١٩٩﴾المغازى للواقدى
﴿٢٠٠﴾المفاريد لابى يعلى الموصلى
﴿٢٠١﴾مكارم الاخلاق لابن ابى الدنيا
﴿٢٠٢﴾مكارم الاخلاق للخرائطى
﴿٢٠٣﴾مكارم الاخلاق للطبرانى
﴿٢٠٤﴾المنتقى لابن الجارود
﴿٢٠٥﴾المنتقى من كتاب الطبقات لابى عروبة الحرانى
﴿٢٠٦﴾موارد الظمآن للهيثمى
﴿٢٠٧﴾الموطأ للامام مالك
﴿٢٠٨﴾ميزان الاعتدال

ن

﴿٢٠٩﴾الناسخ والمنسوخ للنحاس
﴿٢١٠﴾نسخة وكيع عن الاعمش
﴿٢١١﴾النفقة على العيال لابن ابى الدنيا

و

﴿١٢١﴾وصايا العلماء عند حضور الموت لابن زبر الربعى
﴿٢١٣﴾الورع لابن ابى الدنيا

ى

﴿٢١٤﴾اليقين لابن ابى الدنيا

Marfat.com

شرح علامہ جامی کی معرکۃ الآراء بحث ''**الحاصل والمحصول**'' کی عدیم المثال شرح

الموسوم بـــــ

بلغـــة العـاقـل

فـــــی

المحصول والحاصل

شارح

ابواریب محمد چمن زمان نجم القادری

محص اللہ ذنوبہ۔

الجامعۃ الغوثیۃ الرضویۃ سکھر (سندھ)

(زیر طبع)

Marfat.com

عشاقان درود وسلام کے لیے ایک سو ساٹھ احادیث مرفوعہ پر مشتمل تحفہ

الموسوم بـــ

القربۃ الی رب العالمین

بـــ

الصلاۃ علی سید المرسلین

صلی اللہ جل وعلا علیہ وعلی ابویہ وآلہ وصحبہ وازواجہ وبارک وکرم وسلم

مؤلف

ابواریب محمد چمن زمان نجم القادری

محص اللہ ذنوبہ۔

جامعہ غوثیہ رضویہ سکھر (سندھ)

(زیر طبع)

Marfat.com

تصانیفِ اعلیٰ حضرت سے ماخوذ سیرتُ الرسول ﷺ کا عظیم علمی و تحقیقی مجموعہ

سیرتِ مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ

افادات شیخ الاسلام والمسلمین رحمۃ اللہ علیہ
امام احمد رضا خاں محدّث بریلوی

مکمل چار جلدوں میں

امام ابُوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی حیات و افکار کا تحقیقی و مطالعاتی جائزہ

امام اعظم رضی اللہ عنہ

تصنیف
اُستاد ابُوزہرہ مصری

ترجمہ
علّامہ وارث علی نعیمی

امجد الاحادیث

افادات صدر الشریعہ بدر الطریقہ
حضرت مولانا محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ

تالیف مُفتی محمد ابُوالحسن قادری مصباحی بہرائچی (ساؤتھ افریقہ)

مکمل 2 جلدیں

اسٹاکسٹ: چوھدری کتاب گھرجی ٹی روڈ دینہ ضلع جھلم

علماء خطباء واعظین مقررین کیلئے بے مثال تحفہ

اسرارِ خطابت

8 مکمل جلدیں

مصنف
پیر محمد مقبول احمد سرور

پورے سال کے خطباتِ جمعہ سے بے نیاز کر دینے والی کتاب

شبیر برادرز
اردو بازار ○ لاہور

متن و ترجمہ صحیح بخاری شریف

3 جلدیں مکمل

استاذ العلماء شیخ الفضلاء
حضرت مفتی محمد ابراہیم حنفی چشتی
جعل اللہ اخواہ خیرا من اولاہ

متن و ترجمہ صحیح مسلم شریف

امیر المسلمین فی الحدیث
امام ابو الحسین مسلم بن حجاج القشیری

استاذ زمن واقف اسرار آیات و سنن
ابو اسعد محمد محی الدین جہانگیر

3 جلدیں مکمل

فتوحات جہانگیری شرح صحیح بخاری

المعروف بہ

جمال السنہ

تقریباً 8 جلدیں مکمل

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر
مسلم ماڈل ہائی سکول
اردو بازار لاہور
042 7246006

امام احمد رضا

محدث بریلوی علیہ الرحمۃ کی تقریباً 300 تصانیف سے ماخوذ
3663 احادیث و آثار اور 555 افاداتِ رضویہ
پر مشتمل علوم و معارف کا گنج گرانمایہ

جامع الاحادیث

مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی
صدر المدرسین جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

10 جلدیں مکمل

تالیف مفتی محمد ابو الحسن قادری مصباحی بہرائچی

امجد الاحادیث

صدر الشریعہ بدر الطریقہ
حضرت مولانا محمد امجد علی اعظمی

2 جلدیں مکمل

اظہارِ خطابت

مصنف خطیب اہلسنت صاحبزادہ مقبول احمد سرور

ہر جلد میں
2 ماہ کے خطبات